بفیضانِ نظر سراجُ الاُمّہ، کاشفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، فقیہِ افخم حضرتِ سیّدنا امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

بفیضانِ کرم اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین و ملّت، شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

محرم الحرام ۱۴۴۰ھ

ستمبر/اکتوبر 2018ء

اداروں کی بربادی کے اسباب	01	کاش میں موبائل ہوتا!	23
امام حسن و حسین اور خوفناک اژدہا	13	دوست کیسے بنائیں؟	27
لعنت کے اسباب	19	حضرت عمر کی اہلِ بیت سے محبت	38
یزید کے سیاہ کارنامے	21	شہیدِ کربلا کی شان	40

ماہِ محرم الحرام ہمیں اپنا تَن، مَن، دَھن راہِ خدا میں پیش کرنے کا درس دیتا ہے۔

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

فریاد

اِداروں کی بربادی کے اَسباب

کسی بھی فیکٹری، دفتر(Office) یا ادارے میں کام کرنے والے افراد عموماً دو طرح کے ہوتے ہیں: نگران(Supervisor) اور ماتحت، اِن ہی کے دَم قدم سے دفاتر اور ادارے چلا کرتے ہیں۔ دفتری عملے کے باہمی تعلقات(Relationship) بھی دو طرح کے ہوتے ہیں:(1) نگران اور ماتحتوں کا تعلق (2) ماتحتوں کا آپس میں تعلق۔ جب تک یہ تعلقات ٹھیک رہتے ہیں دفتر کا ماحول خوشگوار رہتا ہے، کام اچھے انداز میں ہوتا ہے اور ادارہ ترقی کرتا ہے، جبکہ باہمی تعلقات کشیدہ ہونے کی صورت میں دفتر کا ماحول خراب ہوتا، کام پر اثر پڑتا ہے۔ دونوں قسم کے تعلقات کے بارے میں کچھ تفصیل ملاحظہ فرمائیے: **(1) نگران اور ماتحتوں کا تعلق** نگران اگر اپنے ماتحتوں کی عزتِ نفس کا خیال رکھنے والا، خوش اخلاق، نرم مزاج، مسکرا کر بات کرنے والا، شیریں گفتار ہو تو دفتر یا ادارے میں حقیقی مدنی ماحول بنانے میں کافی آسانی ہوگی۔ فطری طور پر ہر انسان خوش اخلاق شخص کے قریب آتا ہے۔ مذکورہ بالا اوصاف کا حامل نگران نہ صرف ہر دل عزیز بن جائے گا بلکہ ماتحت اس کی ہدایات پر بخوشی عمل کرکے ادارے کی شبانہ روز ترقی میں اہم کردار ادا کریں گے۔ اس کے برعکس تُند مزاج، بداخلاق، بات بات پر ماتحتوں کو جھاڑنے لتاڑنے والے، ابے تبے کے عادی اور فحش زبان استعمال کرنے والے نگران کی کامیابی بہت مشکل ہے۔ اس کے شَر سے بچنے کے لئے ماتحت اگرچہ کچھ نہ کہیں تاہم ان کے دل میں نفرت بیٹھ جاتی ہے اور وہ اس کے سائے سے بھی بھاگتے ہیں جس کا نتیجہ ادارے کی بربادی کی صورت میں برآمد ہوتا ہے۔ **(2) ماتحتوں کا آپس میں تعلق** ایک ساتھ کام کرنے والے ماتحتوں کے باہمی تعلقات بھی ادارے کی ترقی کے لئے اہم ہوتے ہیں۔ اگر آپس میں محبت اور اتفاق کا ماحول نہ ہو اور ساتھ بیٹھنے اور کام کرنے والوں کو ایک دوسرے کی شکل سے بھی نفرت ہو تو بھلا ایسا ادارہ کس طرح ترقی کرسکتا ہے۔ ایک دوسرے کی عزت نہ کرنا، گالی گلوچ، فحش گفتار اور بحث و تکرار نیز دوسروں کے ذاتی معاملات میں دخل اندازی باہمی تعلقات کو خراب کرنے اور گناہوں میں مبتلا ہونے کے اسباب ہیں۔ **دنیا و آخرت کو برباد کرنے والے تین گناہ** کام کے مقام (Work Place) پر ہونے والے گناہوں میں بدگمانی، حسد اور شماتت (دشمن و مخالف کی مصیبت پر خوش ہونا) بھی شامل ہیں۔ ساتھ کام کرنے والے مسلمان کی ترقی (Promotion) نیز تنخواہ اور دیگر مراعات میں اضافے پر بدگمانی کرنا کہ افسروں کی خوشامد و چاپلوسی، سفارش یا رشوت سے اسے حاصل کیا ہے۔ حسد کرتے ہوئے تمنا کرنا کہ یہ ترقی چھن جائے، تنخواہ یا مراعات (سہولتیں) کم ہوجائیں اور اگر ساتھ کام کرنے والے کسی فرد کا نقصان ہوجائے تو اس پر شماتت یعنی خوش ہونا، فی زمانہ یہ بیماریاں عام ہیں۔ یہ تینوں یعنی بدگمانی، حسد اور شماتت ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔ ان کی بدولت نہ صرف آخرت برباد ہوتی ہے بلکہ ان کی وجہ سے ادارے کا کام بھی متاثر ہوتا ہے۔ **باطنی بیماریوں کا علاج ضروری ہے** ہر مسلمان پر لازم ہے کہ دیگر گناہوں کے ساتھ ساتھ بدگمانی، حسد اور شماتت وغیرہ سے بھی بچے اور اگر ان کا شکار ہوچکا ہو تو علاج کا سامان کرے۔ ان تینوں گناہوں کی پہچان حاصل کرنے نیز ان کے اسباب اور علاج کی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"باطنی بیماریوں کی معلومات"** کا مطالعہ فرمائیے۔ میری تمام عاشقانِ رسول سے فریاد ہے کہ خدارا! جس طرح دنیوی بیماریوں سے ڈرتے اور ان کے علاج کی تدبیر کرتے ہیں اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ گناہوں کی بیماریوں سے خوف کھائیں اور مبتلا ہونے کی صورت میں علاج فرمائیں۔ خدا کی قسم! گناہوں کے امراض دنیا اور آخرت دونوں میں باعثِ نقصان اور ایمان برباد ہونے کی صورت میں ہمیشہ کے لئے جہنم کا سامان ہیں۔

اصل بربادکُن امراض گناہوں کے ہیں   بھائی کیوں اس کو فراموش کیا جاتا ہے (وسائلِ بخشش مرمّم، ص432)

محرم الحرام ۱۴۴۰ھ جلد: 2
ستمبر / اکتوبر 2018ء شمارہ: 10

ماہ نامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر
یا رب جا کر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ)

ہدیہ فی شمارہ: سادہ: 40 رنگین: 60
سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات: سادہ: 800 رنگین: 1100
مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کی صورت میں:
سادہ: 480 رنگین: 720
☆ ہر ماہ شمارہ مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر رقم جمع کروا کر سال بھر کے لئے 12 کوپن حاصل کریں اور ہر ماہ اسی شاخ سے اس مہینے کا کوپن جمع کروا کر اپنا شمارہ وصول فرمائیں۔
ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)
12 شمارے رنگین: 725 12 شمارے سادہ: 480
نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے
Call: +922111252692 Ext:9229-9231
OnlySms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس
ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران باب المدینہ کراچی
فون: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2660
Web: www.dawateislami.net
Email: mahnama@dawateislami.net
Whatsapp:+923012619734

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

شرعی تفتیش: حافظ محمد جمیل عطاری مدنی مدظلہ العالی (دارالافتاء اہل سنت، مرکز سادی)
گرافکس ڈیزائنگ: یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن عطاری

https://www.dawateislami.net/magazine
☆ ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

فریاد — اداروں کی بربادی کے اسباب 1 — حمد / سلام / منقبت 3
قرآن وحدیث — صبر 4
محبت و نفرت کس کے لئے؟ 6 — پل صراط کی حقیقت 7
فیضانِ امیرِ اہلِ سنت — مدنی مذاکرے کے سوال جواب 9
دارالافتاء اہلِ سنت — محرم الحرام میں نئے کپڑوں اور شادی کا حکم 11
مدنی منوں اور مدنی منیوں کے لئے — امام حسن و امام حسین اور خوفناک اژدہا 13
دادی اماں نے دلخراش واقعہ سنایا 14 — چڑیا کی نصیحتیں 15
مضامین — جمعہ کے دن کی نیکیاں (قسط: 1) 16
مدنی پھولوں کا گلدستہ 17 — لعنت کے اسباب 19
یزید کے سیاہ کارنامے 21 — کاش میں موبائل ہوتا 23
عاشورا 25 — سیرتِ مصطفےٰ کا مطالعہ کیسے کریں؟ 26
دوست کیسے بنائیں؟ (قسط: 1) 27 — عیادت کی فضیلت 29
تاجروں کے لئے
امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا ذریعہ معاش 30 — احکامِ تجارت 31
اسلامی بہنوں کے لئے — حضرت سیدتنا ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا 33
اسلامی بہنیں قعدہ میں کیسے بیٹھیں؟ 34 — دودھ ضائع ہونے سے بچائیے 35
بزرگانِ دین کی سیرت
حضرت سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ 36 — حضرت عمر کی اہلِ بیت سے محبت 38
شہیدِ کربلا کی شان 40 — حضرت سیدنا فضیل بن عیاض 42
تاج الشریعہ ہم میں نہ رہے! 44 — اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے 45
متفرق — غارِ ثور 47
اشعار کی تشریح 48 — آئینۂ قیامت 49
امیر اہلِ سنت کا صوتی پیغام 50 — تعزیت و عیادت 51
صحت و تندرستی — بخار کی صورت میں ابتدائی طبی امداد 52
بالوں کا گرنا 53 — سونف کے فائدے 55
قارئین کے صفحات — آپ کے تاثرات اور سوالات 56
اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے — دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں 59

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ، اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے نماز کے بعد حمد وثنا و دُرُود شریف پڑھنے والے سے فرمایا: ”دُعا مانگ قبول کی جائے گی، سوال کر، دیا جائے گا۔“
(نسائی، ص220، حدیث:1281)

حمد / مناجات

یاخدا میری مغفرت فرما

یاخدا میری مغفرت فرما
باغِ فردوس مرحمت فرما

تُو گناہوں کو کر مُعاف اللہ
میری مقبول مَعذرت فرما

مُصطفٰے کا وسیلہ توبہ پر
تُو عِنایت مُداوَمت فرما

موت ایماں پہ دے مدینے میں
اور محمود عاقِبت فرما

سرفراز اور سُرخرو مولٰی
مجھ کو تُو روزِ آخرت فرما

مشکلوں میں مِرے خدا میری
ہر قدم پر مُعاوَنت فرما

ہو نہ عطّاؔر حشر میں رُسوا
بے حساب اس کی مغفرت فرما

وسائلِ بخشش (مُرَمَّم)، ص75
از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

سلام

اے شہنشاہِ مدینہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

اے شہنشاہِ مدینہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام
زینتِ عرشِ مُعَلّٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ کہتے ہوئے پیدا ہوئے
حق نے فرمایا کہ بخشا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

دست بستہ سب فرِشتے پڑھتے ہیں اُن پر دُرُود
کیوں نہ ہو پھر وِرد اپنا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

مومنو! پڑھتے نہیں کیوں اپنے آقا پر دُرُود
ہے فرِشتوں کا وظیفہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

بُت شِکَن آیا یہ کہہ کر سر کے بَل بُت گِر گئے
جُھوم کر کہتا تھا کعبہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

سر جُھکا کر با ادب عشقِ رسول اللہ میں
کہہ رہا تھا ہر ستارہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

میں وہ سُنّی ہوں جمیؔلِ قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

قبالۂ بخشش، ص95
از مداحُ الحبیب مولانا جمیل الرحمٰن قادری رضوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی

منقبت

باغِ جنّت کے ہیں بہرِ مدح خوانِ اہلِ بیت

باغِ جنّت کے ہیں بہرِ مدح خوانِ اہلِ بیت
تم کو مژدہ نار کا اے دشمنانِ اہلِ بیت

کس زباں سے ہو بیان مدح و شانِ اہلِ بیت
مدح گوئے مصطفٰے ہے مدح خوانِ اہلِ بیت

ان کے گھر میں بے اجازت جبرئیل آتے نہیں
قدر والے جانتے ہیں قدر و شانِ اہلِ بیت

جمعہ کا دن ہے کتابیں زِیست کی طے کرکے آج
کھیلتے ہیں جان پر شہزادگانِ اہلِ بیت

کس شقی کی ہے حکومت ہائے کیا اندھیر ہے
دن دہاڑے لُٹ رہا ہے کاروانِ اہلِ بیت

گھر لُٹانا جان دینا کوئی تجھ سے سیکھ جائے
جانِ عالَم ہو فِدا اے خاندانِ اہلِ بیت

بے ادب گستاخ فرقہ کو سُنادے اے حسؔن
یوں کہا کرتے ہیں سُنّی داستانِ اہلِ بیت

ذوقِ نعت، ص71
از برادرِ اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطاری*

﴿وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌؕ-بَلْ اَحْیَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ(۱۵۴) وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِؕ-وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ(۱۵۵)﴾

اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں اس کا شعور نہیں۔ اور ہم ضرور تمہیں کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنادو۔ (پ2، البقرۃ:154، 155)

اس سے پچھلی آیت میں فرمایا گیا ہے: اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد مانگو، بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔ (پ2، البقرۃ: 153) اس آیت سے صبر کرنے والوں کی ایک عظیم قسم یعنی شہید کے متعلق بیان ہے۔ آدمی شہید ہو کر دنیاوی نعمتوں سے محروم ہو جاتا ہے جو ظاہراً ایک افسوس ناک چیز ہے لیکن فرمایا گیا کہ شہید تو فانی زندگی اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر کے دائمی زندگی حاصل کر لیتا ہے لہٰذا افسوس کس بات کا؟ یہ بات تو قطعی ہے کہ شہداء زندہ ہیں لیکن ان کی حیات کیسی ہے اس کا ہمیں شعور نہیں اسی لئے ان پر شرعی احکام عام میت کی طرح ہی جاری ہوتے ہیں جیسے قبر، دفن، تقسیم میراث، ان کی بیویوں کا عدت گزارنا، عدت کے بعد کسی دوسرے سے نکاح کر سکنا وغیرہ۔

اس آیت میں شہید کو زبان سے مردہ کہنے سے منع کیا گیا ہے، جبکہ دوسری جگہ انہیں دل میں مردہ سمجھنے سے بھی منع کر دیا گیا چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًاؕ-بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ(۱۶۹)﴾ اور جو اللہ کی راہ میں شہید کئے گئے ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، انہیں رزق دیا جاتا ہے۔ (پ4، آل عمرٰن:169)

موت کے بعد اللہ تعالیٰ شہیدوں کو زندگی عطا فرماتا ہے، ان کی روحوں پر رزق پیش کیا جاتا ہے، انہیں راحتیں دی جاتی ہیں، ان کے عمل جاری رہتے ہیں، ان کا اجر و ثواب بڑھتا رہتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کے بدن میں جنت کی سیر کرتی اور وہاں کے میوے اور نعمتیں کھاتی ہیں۔ (شعب الایمان، 7/115، رقم:9686)

نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اہلِ جنّت میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: اے ابنِ آدم! تو نے اپنی منزل و مقام کو کیسا پایا۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب عزَّوجلَّ! بہت اچھی منزل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا "تو مانگ اور کوئی تمنا کر۔" وہ عرض کرے گا: میں تجھ سے اتنا سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے دنیا کی طرف لوٹا دے اور میں دس مرتبہ تیری راہ میں شہید کیا جاؤں۔ (وہ یہ سوال اس لئے کرے گا) کہ اس نے شہادت کی فضیلت ملاحظہ کر لی ہو گی۔ (سنن نسائی، 3/343، حدیث:3160)

آیت نمبر 155 میں فرمایا کہ "اور ہم ضرور تمہیں کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے

* دار الافتاء اہل سنت عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو"۔ (پ2، البقرۃ:155) آزمائش سے فرمانبردار اور نافرمان کے حال کا ظاہر کرنا مراد ہے۔ امام شافعی رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے بقول خوف سے اللہ تعالٰی کا ڈر، بھوک سے رمضان کے روزے، مالوں کی کمی سے زکوٰۃ و صدقات دینا، جانوں کی کمی سے امراض کے ذریعہ اموات ہونا، پھلوں کی کمی سے اولاد کی موت مراد ہے کیونکہ اولاد دل کا پھل ہوتی ہے۔

آزمائشیں اور صبر زندگی میں قدم قدم پر آزمائشیں ہیں، اللہ تعالٰی اپنے بندوں کو کبھی مرض سے، کبھی جان و مال کی کمی سے، کبھی دشمن کے ڈر خوف سے، کبھی کسی نقصان سے، کبھی آفات و بَلیات سے اور کبھی نت نئے فتنوں سے آزماتا ہے اور دینِ اسلام پر عمل کرنا اور اس کی دعوت دینا تو خصوصاً وہ راستہ ہے جس میں قدم قدم پر آزمائشیں ہیں، اسی سے فرمانبردار و نافرمان، محبت میں سچے اور محبت کے صرف دعوے کرنے والوں کے درمیان فرق ہوتا ہے۔ نوح عَلَیْہِ الصّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اپنی قوم سے تکالیف اٹھانا، ابراہیم عَلَیْہِ الصّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا آگ میں ڈالا جانا، فرزند قربان کرنا، ایوب عَلَیْہِ الصّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بیماری میں مبتلا کیا جانا، ان کے مال و اولاد ختم کر دیا جانا وغیرہا یہ سب آزمائشوں پر صبر ہی کی مثالیں ہیں جن میں ہمارے لئے یہ درس ہے کہ جب بھی کوئی مصیبت یا تکلیف آئے تو بے صبری نہ کریں بلکہ صبر کریں اور اللہ تعالٰی کی رضا پر راضی رہیں۔

تکالیف میں صبر پر بہت ثواب ہے رسولِ کریم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "مسلمان کو جو تکلیف، رنج، ملال اور اذیت و غم پہنچے، یہاں تک کہ اس کے پیر میں کوئی کانٹا ہی چبھے تو اللہ تعالٰی ان کے سبب اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔" (بخاری، 4/3، حدیث:5641)

مصیبت پر صبر کی صلاحیت حاصل کرنے کے طریقے

صبر کی صلاحیت پانے کے طریقے یہ ہیں: (1) تکلیف کے وقت فوراً اللہ تعالٰی کی طرف رجوع کریں جیسے قرآن مجید میں فرمایا کہ مصیبت پہنچنے پر صابرین کہتے ہیں: ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ (پ2، البقرۃ:156) بارگاہِ الٰہی کی طرف رجوع کرنے سے ہمت و حوصلہ بڑھ جاتا ہے اور مصیبت کم نظر آنا شروع ہو جاتی ہے۔ (2) آدمی صبر کے ثواب پر نظر رکھے جیسے صابرین کی فضیلت میں فرمایا: "یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے بخششیں اور رحمت ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔" (پ2، البقرۃ:157) نیز فرمایا: صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔ (پ23، الزمر:10) (3) صابرین کی سیرت پڑھے جیسے "حضرت فتح موصلی رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی زوجہ پھسل گئیں تو ان کا ناخن ٹوٹ گیا، اس پر وہ ہنس پڑیں، ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کو درد نہیں ہو رہا؟ انہوں نے فرمایا: "اس کے ثواب کی لذّت نے میرے دل سے درد کی تلخی کو زائل کر دیا ہے۔" (احیاء العلوم، 4/172) (4) مصیبت آتے ساتھ ہی صبر کی طرف ذہن لے جائے کہ "صبر صدمہ کی ابتداء میں ہوتا ہے۔" (بخاری، 1/433، حدیث:1283) (5) جو چیزیں اپنے اختیار میں ہیں انہیں استعمال میں لائے مثلاً زبان سے دعا کرے، کلماتِ حمد ادا کرے کہ بے صبری کے انداز سے بچے، جیسے زبان سے اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں شکوہ و شکایت کے کلمات بولنا، سینہ پیٹنا اور گریبان چاک کرلینا وغیرہ۔ صبر کی بہترین صورت یہ ہے کہ مصیبت زدہ پر مصیبت کے آثار ظاہر نہ ہوں یہ صبرِ جمیل ہے۔

سیّدنا امام حسین رضی اللہُ تعالٰی عنہ کی شان و عظمت اس لئے بھی انتہائی بلند ہے کہ میدانِ کربلا میں آپ پر جان، مال، اولاد، بھوک، پیاس، خوف وغیرہا سب آزمائشیں اکٹھی آئیں اور آپ تمام آزمائشوں میں سرخرو ہوئے اور رضائے الٰہی پر راضی رہے، زبان سے حمدِ الٰہی بجالاتے رہے اور اتنی تکالیف میں ایک لفظ بھی بے صبری کا ادا نہ کیا حتی کہ سجدے کی حالت میں اپنی جان کا نذرانہ بارگاہِ خداوندی میں پیش کر دیا۔

حدیث شریف اور اس کی شرح

محبت اور نفرت کس کے لئے؟

عاطف حسین عطاری مدنی*

حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رحمت ہے: اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اَلْحُبُّ فِی اللہِ وَالْبُغْضُ فِی اللہِ یعنی اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے محبت کرنا اور اللہ تعالیٰ ہی کی خاطر کسی سے نفرت کرنا سب سے زیادہ فضیلت والا عمل ہے۔

(ابوداود، 4/ 264، حدیث:4599)

علّامہ عبدالرءوف مُناوی علیہ رحمۃ اللہ الکافی اِس حدیثِ پاک کی وضاحت میں لکھتے ہیں: ایسی مَحبّت جس میں اللہ پاک کی رِضا مقصود ہو، نمود و نمائش اور نفسانی خواہش کی آمیزش نہ ہو افضل اعمال میں سے ہے۔ کسی شخص کا کسی نیک آدمی سے دل کی خوشی کی وجہ سے محبت نہ کرنا بلکہ اُس کے ایمان وعرفان کی وجہ سے مَحبّت کرنا، نیز بُرے آدمی سے ذاتی انتقام کے علاوہ صرف اُس کے کفر اور گناہوں کی وجہ سے نفرت کرنا افضل اعمال میں داخل ہے۔ (فیض القدیر، 2/ 36، تحت الحدیث:1241 ملتقطا)

مشہور مُفَسِّر حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: حقیقت یہ ہے کہ نماز، زکوۃ، جہاد بھی اَلْحُبُّ فِی اللہِ کی شاخیں ہیں کہ مسلمان ان اعمال سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہے اور تمام گناہوں سے نفرت اَلْبُغْضُ فِی اللہِ کی شاخیں ہیں کہ مؤمن تمام گناہوں سے اللہ تعالیٰ کے لیے نفرت کرتا ہے، یوں ہی نمازیوں عابدوں سے محبت اللہ کے لیے ہے، کُفّار اور فُسّاق سے نفرت اللہ کے لیے۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/ 601)

اللہ تعالیٰ تم سے محبت فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کے لئے باہم محبت رکھنے کی بھی کیا شان ہے، چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لئے دوسری بستی میں گیا۔ اللہ کریم نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ بھیجا جس نے اس سے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ جواب دیا: اس بستی میں میرا ایک بھائی ہے، اس سے ملنے جارہا ہوں۔ فرشتے نے دریافت کیا: کیا تم نے اس پر کوئی احسان کیا ہے جسے وصول کرنا چاہتے ہو؟ اس شخص نے جواب میں کہا: اس کے سوا اور کوئی بات نہیں کہ میں اللہ کے لئے اس سے محبت کرتا ہوں۔ یہ سن کر فرشتے نے کہا: میں تمہارے پاس اللہ کا یہ پیغام لایا ہوں کہ جس طرح تم اس سے محبت کرتے ہو، اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت فرماتا ہے۔ (مسلم، ص1065، حدیث:6549)

انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام بھی رشک کریں گے حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری عزّت وجلال کے لئے آپس میں محبت کرنے والوں کے لئے نور کے منبر ہوں گے، انبیا اور شہدا ان پر رشک کریں گے۔ (ترمذی، 4/ 174، حدیث:2397)

حکایت قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا، وہ اپنے گمان میں گناہوں سے بَرِی ہو گا، اللہ پاک اُس سے فرمائے گا: کیا تو میرے دوستوں سے دوستی رکھتا تھا؟ وہ عرض کرے گا: میں تو لوگوں سے دور رہتا تھا، اللہ پاک فرمائے گا: کیا تو میرے دشمنوں سے دشمنی رکھتا تھا؟ وہ عرض کرے گا: میری لوگوں سے کوئی دشمنی نہیں تھی، اللہ پاک فرمائے گا: وہ میری رحمت نہیں پاسکتا جو میرے دوستوں سے دوستی اور میرے دشمنوں کے ساتھ دشمنی نہ رکھے۔ (حلیۃ الاولیاء، 5/ 212، رقم:6869 ملخصا)

خدا کے دوستوں سے دوستی ہر گز نہ چھوڑیں گے
نبی کے دشمنوں کی دشمنی ہر گز نہ چھوڑیں گے

(وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص414)

* شعبہ اصلاحی کتب، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

اسلامی عقائد و معلومات

پُل صراط کی حقیقت

محمد عدنان چشتی عطاری مدنی*

پُل صراط کا منظر نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جہنّم پر ایک پُل ہے جو بال سے زِیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے، اس پر لوہے کے کُنڈے اور کانٹے ہیں جسے اللہ پاک چاہے گا یہ اُسے پکڑیں گے۔ لوگ اُس سے گزریں گے، بعض پلک جھپکنے کی طرح، بعض بجلی کی طرح، بعض ہوا کی طرح، بعض بہترین اور اچھے گھوڑوں اور اُونٹوں کی طرح (گزریں گے) اور فرشتے کہتے ہوں گے: ”رَبِّ سَلِّمْ، رَبِّ سَلِّمْ“ (یعنی اے پروردگار سلامتی سے گزار، اے پروردگار سلامتی سے گزار) بعض مسلمان نجات پائیں گے، بعض زخمی ہوں گے، بعض اَوندھے ہوں گے اور بعض منہ کے بل جہنّم میں گر پڑیں گے۔ (مسند احمد، 9/415، حدیث:24847) حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ان کی رفتاروں میں یہ فرق ان کے نیک اعمال اور اخلاص کی وجہ سے ہوگا جیسا عمل، جیسا اخلاص ویسی وہاں کی رفتار۔ یہاں اَشِعَّۃُ اللَّمعات نے فرمایا کہ اعمال سببِ رفتار ہیں اور حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نگاہِ کرم اصلی وجہ رفتار کی ہے جتنا کہ حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے قُرب زیادہ اتنی رفتار تیز۔ (مراٰۃ المناجیح، 7/474)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے پُل صراط ہر ایک کے لئے بال سے زیادہ باریک نہیں ہوگا بلکہ جس کے لئے اللہ کریم چاہے گا اُس کے لئے وسیع و عریض وادی کی طرح ہوگا جیسا کہ حضرت سیّدُنا سعید بن ابو ہلال رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: میرے پاس یہ بات پہنچی ہے کہ قیامت کے روز پُل صراط بعض لوگوں پر بال سے بھی زیادہ باریک ہوگا اور بعض کے لئے کُشادہ وادی کی طرح ہوگا۔

(الزہد لابن المبارک، ص122، حدیث:406)

عقیدہ ”صِراط“ حق ہے۔ اس پر ایمان لانا واجب (شرح الصاوی علی جوہرۃ التوحید، ص389) اور اِس کا انکار گمراہی ہے۔ (المعتقد مع المعتمد، ص335) اس پُل سے گزرے بغیر کوئی جنت میں نہیں جاسکتا کیونکہ جنت میں جانے کا یہی راستہ ہے۔

(الحدیقۃ الندیۃ، 2/15)

پُل صراط سے سب گزریں گے پُل صراط سے ہر ایک کو گزرنا ہے جیسا کہ قراٰنِ مجید میں ہے: ﴿وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَاۚ-كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِیًّاۚ(۷۱)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو تمہارے ربّ کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے۔ (پ16، مریم: 71) حضرت سیّدنا عبدُاللہ بن مَسعود، حضرت سیّدنا حسن اور حضرت سیّدنا قَتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہم سے روایت ہے کہ جہنم پر وارد ہونے سے مراد پُل صراط پر سے گزرنا ہے جو کہ جہنم کے اوپر بچھایا گیا ہے۔ (تفسیر البحر المحیط، مریم، تحت الآیۃ:71، 6/197)

سب سے پہلے گزرنے والے سب سے پہلے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم گزر فرمائیں گے، پھر اور انبیا و مرسلین، پھر یہ اُمّت پھر اور اُمّتیں گزریں گی۔ (بہار شریعت، 1/147)

سب سے تیز رفتار لوگ اللہ کریم نے حضرتِ سیّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام سے ارشاد فرمایا: اے داؤد! کیا تم جانتے ہو پُل صراط پر سب سے تیزی سے گزرنے والے کون ہوں گے؟ وہ جو میرے فیصلے پر راضی رہے اور ان کی زبانیں میرے ذکر سے تَر رہیں۔ (حلیۃ الاولیاء، 4/70، رقم:4783 مختصراً)

سب سے آخر میں گزرنے والا پُل صراط سے گُزرنے والا آخری شخص پیٹ کے بَل گِھسٹ گِھسٹ کر گزرے گا، وہ اللہ کریم کی بارگاہ میں عرض کرے گا: یا اللہ مجھے اتنی دیر

*رکن مجلس المدینۃ العلمیہ

کیوں لگی؟ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: تجھے میں نے دیر نہیں کروائی بلکہ تجھے تیرے اعمال نے دیر کروائی ہے۔

(التذکرۃ للقرطبی، ص318 مختصراً)

پُل صراط سے گزرنے والے جنّتیوں پر انعام

ایک مرتبہ حضرتِ سیّدُنا کعبُ الاَحْبار علیہ رحمۃ اللہ الغفّار نے سورۂ مریم کی یہی آیت ﴿وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا﴾ تلاوت کی: پھر فرمایا: تم جانتے ہو کہ دوزخ پر لوگوں کا گزر کس طرح ہوگا؟ پھر خود ہی فرمانے لگے: جہنم لوگوں پر ایسے ظاہر ہوگا گویا چربی کی تہ جمی ہے، جب نیک و بد کے قدم اس پر جم جائیں گے تو ایک منادی ندا دے گا: اے جہنم! اپنے اصحاب پکڑلے اور میرے اصحاب چھوڑ دے پھر جہنم میں جانے والے اس میں گرنے لگیں گے وہ انہیں اس طرح پہچان لے گا جیسے کوئی باپ اپنے بیٹے کو پہچانتا ہے، مؤمن اسے اس طرح پار کرلیں گے کہ ان کے کپڑوں پر کوئی نشان نہیں ہوگا۔ (حلیۃ الاولیاء، 5/403، رقم: 7527) جنّتیوں پر یہ انعام بھی ہوگا کہ انہیں جہنم کی ہلکی سی آواز بھی سُنائی نہیں دے گی چنانچہ اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَهَاۚ وَ هُمْ فِیْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ﴾ (پ17، الانبیآء:102)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہ اس کی ہلکی سی آواز بھی نہ سنیں گے اور وہ اپنی دل پسند نعمتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ (صراط الجنان، 6/380)

پُل صراط کی مسافت

پُل صراط کی مسافت کتنی ہے اس کے بارے میں مختلف اقوال ہیں:

(1) بہت سے علما و مفسرین نے حضرت سیّدنا امام مجاہد اور حضرت سیّدنا امام ضحّاک رَحِمَہُمَا اللہ تعالٰی سے نقل فرمایا کہ پُل صراط کا سفر تین ہزار سال کی راہ ہے، ایک ہزار سال اوپر چڑھنے کے، ہزار سال نیچے اُترنے کے اور ہزار سال اس کی سطح پر چلنے کے۔ (عمدۃ القاری، 13/482، تفسیر قرطبی، پ30، البلد:11، 10/47)

(2) حضرتِ سیّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحمۃُ اللہ تعالٰی عَلَیہ سے منقول ہے: پُل صراط کا سفر پندرہ ہزار سال کی راہ ہے، پانچ ہزار سال اوپر چڑھنے کے، پانچ ہزار سال نیچے اُترنے کے اور پانچ ہزار سال (اس کی پشت پر) چلنے کے۔ اس پر سے وہ گزر سکے گا جو خوفِ خدا کے باعث ناتوان و کمزور ہوگا۔

(البدور السافرۃ، ص334، مختصراً)

ہمارے نبی کی دُعا اور فرشتوں کی نِدا

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: تمہارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم صراط پر کھڑے رَبِّ سَلِّمْ رَبِّ سَلِّمْ دُعا کر رہے ہوں گے۔ (مسلم، ص106، حدیث: 482ملتقطاً) اور فرشتے بھی اس پر کھڑے عرض کررہے ہوں گے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! سلامتی سے گزار، سلامتی سے گزار۔ (حلیۃ الاولیاء، 3/310، رقم: 4054)

پُل صراط پر مؤمنوں کا شِعار

نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: پُل صراط پر مؤمنین کا شِعار ہوگا: رَبِّ سَلِّمْ رَبِّ سَلِّمْ یعنی یااللہ! ہمیں سلامتی کے ساتھ گزار، سلامتی کے ساتھ گزار۔ (ترمذی، 4/195، حدیث:2440)

اللہ کریم ہمیں سلامتی سے پل صراط سے پار لگائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

پل صراط کے بارے میں مزید جاننے کیلئے شیخ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ ”پُل صراط کی دہشت“ پڑھئے۔

یاالٰہی جب چلوں تاریک راہِ پُل صراط
آفتاب ہاشمی نورالہدیٰ کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
ربِّ سلِّم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو

(حدائق بخشش، ص133)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے چند سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

سجدۂ تلاوت کا طریقہ

سوال: سجدۂ تلاوت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: باوضو قبلہ رُخ کھڑے کھڑے اَللہُ اَکْبَر کہتے ہوئے سجدے میں جائیں اور تین یا پانچ بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھ کر اَللہُ اَکْبَر کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیں۔ اس میں نہ ہاتھ کانوں تک اٹھانے ہیں، نہ ناف کے نیچے باندھنے ہیں اور نہ ہی سلام پھیرنا ہے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، 1/ 731، 733)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

نیزے پر سرِ مبارک نے تلاوتِ قراٰن کی

سوال: لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ جب یزیدیوں نے امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کا سرِ مبارک جسم سے جدا کر کے اسے نیزے پر رکھا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سرِ مبارک نے نیزے پر قراٰنِ پاک کی تلاوت کی، کیا یہ درست ہے؟

جواب: جی ہاں، مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے ”امام حسین کی کرامات“ کے صفحہ 17 پر ہے کہ حضرتِ سیّدنا زید بن اَرْقم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے: جب یزیدیوں نے امام عالی مقام، حضرتِ سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سرِ انور کو نیزے پر چڑھا کر کُوفہ کی گلیوں میں گشت کیا اُس وقت میں اپنے مکان کے بالاخانہ پر تھا۔ جب سرِ مبارک میرے سامنے سے گزرا تو میں نے سنا کہ سرِ پاک نے (پارہ 15، سُورۃُ الْکَہْف کی آیت نمبر:9) تلاوت فرمائی: ﴿اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِیْمِ كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ (غار) اور جنگل کے کنارے والے ہماری ایک عجیب نشانی تھے۔ (شواہد النبوۃ، ص 231) اسی طرح ایک دوسرے بزرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ جب یزیدیوں نے سرِ مبارک کو نیزہ سے اُتار کر ابنِ زیاد بدنِہاد کے محل میں داخل کیا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مقدّس ہونٹ ہل رہے تھے اور زبانِ اقدس پر پارہ 13 سورۂ ابراہیم کی آیت نمبر 42 کی تلاوت جاری تھی: ﴿وَ لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور ہرگز اللہ کو بے خبر نہ جاننا ظالموں کے کام سے۔ (روضۃ الشہداء مترجم، 2/385 ملخصاً)

عبادت ہو تو ایسی ہو تلاوت ہو تو ایسی ہو
سرِ شَبِّیر تو نیزے پہ بھی قراٰں سناتا ہے

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

جبریلِ امین پیارے آقا کی بارگاہ میں کتنی بار حاضر ہوئے؟

سوال: حضرتِ سیّدنا جبریلِ امین علیہ الصّلوٰۃ والسّلام ربّ تعالٰی کے حکم سے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور دیگر انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃ والسّلام کی بارگاہ میں کتنی بار حاضر ہوئے؟

جواب: حضرتِ سیّدنا آدم صَفِیُّ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے پاس 12 مرتبہ، حضرتِ سیّدنا ادریس علٰی نَبِیِّنَا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے پاس 4 مرتبہ، حضرتِ سیّدنا نوح علٰی نَبِیِّنَا وعلیہ الصّلوٰۃ

وَالسَّلام کے پاس 50 مرتبہ، حضرتِ سیّدنا ابراہیم خلیلُ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کے پاس 42 مرتبہ، حضرتِ سیّدنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کے پاس 400 مرتبہ، حضرتِ سیّدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کے پاس 10 مرتبہ حاضر ہوئے جبکہ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ معظم میں چوبیس ہزار (24000) مرتبہ حاضر ہوئے۔

(ارشاد الساری، 1/101)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

معجزہ ہو گیا! معجزہ ہو گیا!

سوال: اگر کوئی خلافِ توقع بات ہوجائے مثلاً کوئی خطرناک حادثے میں بچ جائے تو اکثر لوگ اس وقت یہ الفاظ کہتے ہیں: معجزہ ہو گیا، معجزہ ہو گیا، ایسا کہنا کیسا ہے؟

جواب: ایسے موقع پر "معجزہ ہو گیا" کہنے کے بجائے "اللہ پاک نے بچالیا" کہنا چاہئے کیونکہ معجزہ کہتے ہیں "اظہارِ نبوت کے بعد نبی سے کوئی ایسا کام ظاہر ہو جو عادتاً محال (یعنی ناممکن) ہو۔"

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

وہیل چیئر پر طواف کرنا کیسا؟

سوال: وہیل چیئر پر طواف کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر کوئی چلنے پر قادر نہ ہو تو وہیل چیئر یا کسی کے کندھے اور ڈولی وغیرہ کے ذریعے طواف کر سکتا ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

چھوٹی مچھلیاں صاف کئے بغیر کھانا کیسا؟

سوال: بعض لوگ چھوٹی چھوٹی مچھلیاں بغیر پیٹ چاک کئے اور بغیر صاف کئے ان کا سالن بنا کر چاول کے ساتھ کھاتے ہیں، کیا چھوٹی مچھلیاں اس طرح کھا سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں، کھا سکتے ہیں۔ بہارِ شریعت میں ہے: چھوٹی مچھلیاں بغیر شکم چاک کئے (یعنی بغیر پیٹ کاٹے) بھون لی گئیں ان کا کھانا حلال ہے۔ (بہارِ شریعت، 3/325)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

لوہے یا تانبے وغیرہ کی انگوٹھی پہن کر نماز پڑھنا کیسا؟

سوال: اگر کوئی شخص لوہے یا تانبے وغیرہ کی انگوٹھی پہن کر نماز پڑھے تو کیا اس کی نماز ہو جائے گی؟

جواب: ایسے شخص کی نماز مکروہِ تحریمی ہو گی اور مکروہِ تحریمی نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہوتا ہے۔ اگر کسی نے اس طرح نماز پڑھی ہے تو وہ انگوٹھی اتار کر واجبُ الاِعادہ کی نیت سے دوبارہ نماز پڑھے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

بل کم زیادہ کرنا یا کروانا کیسا؟

سوال: میں ایک چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ ہوں، اگر کسی کا بل کم بنا ہو مگر آفیسر کہے کہ اس کا بل زیادہ کر دو تو کیا میں ایسا کر سکتا ہوں؟

جواب: نہیں کر سکتے، اللہ پاک قراٰنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ۪﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔ (پ6، سورۃ المآئدہ:2) لہٰذا آفیسر کا اس طرح کہنا اور ماتحت کا اس کے کہنے پر حساب کتاب غلط بنانا حرام و جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ اسی طرح بعض گاہک بھی دکانداروں سے اس طرح کے کام کرواتے ہیں، تو جو بھی ایسا کرتے یا کرواتے ہیں انہیں اس سے لازمی بچنا چاہئے کہ یہ ناجائز، گناہ و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

دارالافتاء اہلسنّت

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک وبیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے پانچ منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

(1) محرم الحرام میں نئے کپڑوں اور شادی کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا محرم الحرام کے پہلے دس دن میں نئے کپڑے پہن سکتے ہیں اور گھر میں کلر وغیرہ بھی کرواسکتے ہیں؟ اور کیا محرم الحرام کے مہینے میں شادی کرنا جائز ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

محرم الحرام کے پہلے دس دنوں میں بھی نئے کپڑے پہن سکتے ہیں اور گھر میں کلر بھی کرواسکتے ہیں اور محرم کے مہینے میں شادی بھی کرسکتے ہیں شرعاً اس کی مُمانعت نہیں ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیب	مُصَدِّق
ابوحذیفہ شفیق رضا عطاری مدنی	عبدہ المذنب فضیل رضا عطاری عفا عنہ الباری

(2) محرم الحرام میں قربانی کا گوشت کھانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میرے گھر میں قربانی کا گوشت پڑا ہوا ہے۔ چند دن پہلے میرا ایک عزیز گھر میں آیا اس نے بتایا کہ قربانی کا گوشت محرم سے پہلے پہلے ختم ہوجانا چاہئے محرم میں قربانی کا گوشت کھانا گناہ ہے۔ میری راہنمائی فرمائیں کہ قربانی کا گوشت کب تک کھاسکتے ہیں کیا واقعی محرم میں کھانا گناہ ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مستحب یہ ہے کہ قربانی کے گوشت میں سے خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے اور افضل یہ ہے کہ سارے گوشت کے تین حصّے کئے جائیں ایک حصّہ فُقَرا کو اور ایک حصّہ دوست واحباب کو دے اور ایک حصّہ اپنے گھر والوں کیلئے رکھ لے۔ اگر سارا گوشت اپنے گھر میں رکھا اور استعمال کرلیا تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں اور جب تک چاہیں رکھ سکتے ہیں استعمال کرسکتے ہیں محرم سے پہلے پہلے ختم کرنا شرعاً ضروری نہیں، ابتداءِ اسلام میں تین دن سے زیادہ رکھنے کی ممانعت تھی جو بعد میں منسوخ ہوگئی۔ لہٰذا قربانی کرنے والا یا جسے وہ دے جب تک چاہیں استعمال کرسکتے ہیں۔ یادرہے کہ محرم میں قربانی کا گوشت کھانے کو گناہ کہنا اٹکل سے بغیر تحقیق کے غلط مسئلہ بتانا ہے جو بلاشبہ ناجائز وگناہ ہے اس لئے کہنے والے پر توبہ واجب ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبہ

عبدہ المذنب فضیل رضا عطاری عفا عنہ الباری

(3) بیوی مہر معاف کردے تو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ نکاح کے وقت جو مہر مقرر ہوا تھا اگر عورت اپنی رضامندی سے اُسے معاف کردے تو کیا اس طرح حق مہر معاف ہوجاتا ہے؟ اور پھر عورت بعد از طلاق اس کا مطالبہ کرسکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر عورت بغیر کسی دباؤ کے اپنی خوشی سے اپنا مہر معاف

کردے اور شوہر مہر کی معافی کو رد نہ کرے بلکہ قبول کرلے یا بس خاموش ہی رہے تو مہر معاف ہو جاتا ہے اور اب بیوی اس مہر کا مطالبہ نہیں کرسکتی نہ طلاق سے پہلے اور نہ ہی طلاق کے بعد۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــہ

عبدہ المذنب فضیل رضا عطاری عفا عنہ الباری

(4) پھوپھی اور بھتیجی کو نکاح میں جمع کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا بیوی کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی بھتیجی سے نکاح کرنا جائز ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بیوی کے نکاح میں ہوتے ہوئے بیوی کی بھتیجی سے نکاح کرنا حرام ہے۔ اس حوالہ سے ضابطہ یہ ہے کہ دو عورتیں کہ اُن میں جس ایک کو مرد فرض کریں، دوسری اس کے لئے حرام ہو ایسی دو عورتوں کو نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں مثلاً دو بہنیں کہ ایک کو مرد فرض کریں تو بھائی بہن کا رشتہ ہوا۔

یا پھوپھی، بھتیجی کہ پھوپھی کو مرد فرض کریں تو چچا بھتیجی کا رشتہ ہوا اور بھتیجی کو مرد فرض کریں تو پھوپھی، بھتیجے کا رشتہ ہوا۔

یا خالہ، بھانجی کہ خالہ کو مرد فرض کریں تو ماموں، بھانجی کا رشتہ ہوا اور بھانجی کو مرد فرض کریں تو بھانجے، خالہ کا رشتہ ہوا، لہٰذا ایسی دو عورتوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔

اور اگر دو عورتوں میں ایسا رشتہ پایا جائے کہ ایک کو مرد فرض کریں تو دوسری اس کے لئے حرام ہو اور دوسری کو مرد فرض کریں تو پہلی حرام نہ ہو تو ایسی دو عورتوں کے جمع کرنے میں حرج نہیں، مثلاً عورت اور اس کے شوہر کی لڑکی کہ اس لڑکی کو مرد فرض کریں تو وہ عورت اس پر حرام ہوگی کہ اس کی سوتیلی ماں ہوئی اور عورت کو مرد فرض کریں تو لڑکی سے کوئی رشتہ پیدا نہ ہوگا یونہی عورت اور اس کی بہو۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــہ

عبدہ المذنب فضیل رضا عطاری عفا عنہ الباری

(5) مکان بیچ کر اُسی میں کرایہ پر رہنے کی شرط لگانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں ایک مکان خریدنا چاہتا ہوں مگر بیچنے والے کی طرف سے یہ شرط لگائی جارہی ہے کہ دو سال تک وہ مکان میں کرائے دار کے طور پر رہے گا۔ پوچھنا یہ ہے کہ اس شرط کے ساتھ میرا مکان خریدنا جائز ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بیع میں عقد کے تقاضے کے خلاف کوئی ایسی شرط لگانا جس میں عاقدین میں سے کسی ایک، یا مبیع کا فائدہ ہو، اس شرط پر عرف بھی جاری نہ ہو اور شریعت میں اس کا جواز بھی وارد نہ ہوا ہو تو ایسی شرط مفسدِ عقد (اگریمنٹ میں فساد لانے والی) ہوتی ہے۔ صورتِ مُسْتَفْسَرہ (پوچھی گئی صورت) میں بائع یعنی بیچنے والے کا مکان کرایہ پر لینے کی شرط عقد کے تقاضے کے خلاف ایسی شرط ہے، جس میں بائع کا فائدہ ہے، اس پر عرف بھی جاری نہیں اور نہ ہی شریعت میں اس کا جواز آیا ہے لہٰذا اس شرط کے ساتھ بیع کرنا (بیچنا) ناجائز و فاسد ہوگا، دونوں پر لازم ہے کہ اس شرط کے ساتھ بیع سے اجتناب کریں، اگر بیع کرنی ہے تو شریعت کے مطابق بغیر کسی ناجائز شرط کے کریں، ناجائز شرط کے ساتھ بیع کرنے کی صورت میں دونوں گناہ گار ہوں گے اور اس بیع کو ختم کرنا بھی لازم ہوگا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجِیب
عبدہ المذنب فضیل رضا عطاری عفا عنہ الباری	ابو محمد محمد سرفراز اختر عطاری

مزار شریف حضرت سیدنا امام حسین

مزار شریف حضرت سیدنا امام حسن

روشن مستقبل
مدنی منوں اور مدنی منیوں کے لئے

امام حَسَن و حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہما اور خوفناک اژدہا

محمد بلال رضا عطاری مدنی*

امام حسن اور امام حسین لاپتا ہوگئے! دِن کا وقت تھا، مدینۂ مُنوّرہ میں ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے صحابۂ کِرام علیہمُ الرِّضوان کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ اِتنے میں حضرت اُمِّ اَیْمَن رضی اللہ تعالٰی عنہا گھبرائی ہوئی حاضِر ہوئیں اور عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رضی اللہ تعالٰی عنہما لاپتا ہوگئے ہیں۔ یہ غمناک خبر سنتے ہی ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بے قراری کے عالَم میں صحابۂ کِرام علیہمُ الرِّضوان سے اِرشاد فرمایا: **"اُٹھو! میرے بیٹوں کو تلاش کرو!"** چنانچہ جس صحابی کا جس طرف رُخ تھا اُسی طرف تلاش میں نکل گئے۔

منہ سے آگ نکالنے والا خوفناک اُژدہا مَدنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی ایک طرف تشریف لے گئے، چلتے چلتے ایک پہاڑ آگیا، جب اس کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ ایک اُژدہا (Dragon) اپنی دُم پر کھڑا ہے اور اُس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں جبکہ قریب ہی امام حَسَن اور امام حُسَین رضی اللہ تعالٰی عنہما خوف کے مارے ایک دوسرے سے لپٹے کھڑے ہیں۔ یہ دیکھتے ہی ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تیزی سے اُژدہے کی طرف بڑھے، اُژدہے نے جیسے ہی اللہ کے رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھا تو ڈر کے مارے ایک پتّھر کے پیچھے چھپ گیا۔ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم امام حَسَن اور امام حُسَین رضی اللہ تعالٰی عنہما کے پاس آئے، دونوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ کیا اور اُن کے چاند سے چہروں پر دستِ شفقت پھیرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: **میرے ماں باپ تم پر قُربان! تم دونوں اللہ پاک کے ہاں بہت عزّت و عظمت والے ہو۔** اِس کے بعد آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے امام حَسَن اور امام حُسَین رضی اللہ تعالٰی عنہما کو اپنے ایک ایک کندھے پر سوار کرلیا۔ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے عظیم کندھوں پر جنّتی نوجوانوں کے سرداروں کی سُواری کا یہ دِلکش منظر دیکھ کر قریب موجود صحابی حضرتِ سیّدنا سلمان فارِسی رضی اللہ تعالٰی عنہ کہنے لگے: **اللہ کریم آپ دونوں کو بَرَکتیں عطا فرمائے، آپ حضرات کی سُواری کتنی اعلیٰ ہے۔** یہ سن کر پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: **یہ دونوں سُوار بھی تو بہت عمدہ ہیں اور اِن کے والِد** (یعنی حضرت علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجہَہُ الکریم) **کا مقام تو ان دونوں سے بھی بڑا ہے۔**[1]

حکایت سے حاصل ہونے والے مَدنی پھول

پیارے مَدنی مُنّو اور مَدنی مُنّیو! ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم امام حَسَن اور امام حُسَین رضی اللہ تعالٰی عنہما سے بہت محبّت کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے: "اے اللہ پاک! میں ان سے محبّت کرتا ہوں تو بھی انہیں اپنا پیارا بنالے۔"[2] نیز فرماتے تھے: "حَسَن و حُسَین دنیا میں میرے 2 پھول ہیں۔"[3] ہمیں چاہئے کہ حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رضی اللہ تعالٰی عنہما بلکہ سبھی اَہْلِ بیتِ اَطْہار اور تمام صحابۂ کِرام علیہمُ الرِّضوان سے دِل و جان سے پیار کریں اور اِن حضرات کے صدقے اپنے لئے **"روشن مستقبل"** کی دُعا کیا کریں۔

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کَرَم کی
زَہرا ہے کلی جس میں حُسَین اور حَسَن پھول

(حدائقِ بخشش، ص79)

---

(1) ماخوذ از معجم کبیر، 3/65، حدیث: 2677 (2) مصنف عبد الرزاق، 10/164، حدیث: 4713 (3) ترمذی، 5/427، حدیث: 3795

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت، المدینۃ العلمیہ باب المدینہ کراچی

دادی امّاں نے دلخراش واقعہ سنایا

ابو عبید عطاری مدنی*

دادی اماں کوئٹہ سے پشاور کیا آئیں گھر کا ہر فرد خوش تھا خاص طور پر کاشف، بلال اور ننھی عائشہ تو دادی کے پاس ہی بیٹھ گئے تھے، امی نے جیسے تیسے کر کے بچوں کو کمرے سے باہر نکالا تو دادی آرام کے لئے لیٹ گئیں۔ رات کھانا کھانے کے بعد تینوں بچے پھر دادی کے گرد جمع ہوگئے اور کہانی سنانے کی ضد کرنے لگے، **دادی** محرم کا مہینا شروع ہوچکا ہے، اس لئے آج تمہیں ایک سچی کہانی سناؤں گی، بچوں نے ایک آواز میں کہا: ہم ضرور سنیں گے۔ **دادی** سینکڑوں سال پہلے صحابیِ رسول حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے انتقال کے بعد یزید نے ملک کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا، ایک آدمی نے اسے مشورہ دیا: سب لوگوں کو کہو کہ وہ تمہیں اپنا حاکم تسلیم کرلیں جو تمہاری بات مان لے تو ٹھیک ہے اور جو انکار کرے اسے قتل کردو، یزید کو یہ مشورہ پسند آیا اس نے لوگوں پر سختی کی تو بہت سارے لوگوں نے یزید کو اپنا حاکم مان لیا، یزید ایک نالائق آدمی تھا اس لئے بعض صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم نے اسے حاکم ماننے سے انکار کردیا ان میں ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نواسے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی شامل تھے۔ کوفہ کے رہنے والوں نے امام حسین کے پاس بہت سارے خط بھیجے اور کہا: ہماری جانیں آپ پر قربان ہیں آپ ہمارے پاس تشریف لے آیئے ہم سب آپ کو حاکم مانتے ہیں۔ امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پہلے اپنے چچا کے بیٹے حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ تعالٰی عنہما کو کوفہ بھیجا تاکہ دیکھ کر بتائیں کہ یہ لوگ اپنی بات میں کتنے سچے ہیں؟ اگر ان کی بات سچ ہوئی تو ہم کوفہ جائیں گے۔ حضرت مسلم رضی اللہ تعالٰی عنہ کوفہ پہنچے تو 12 ہزار لوگوں نے ان کی بات ماننے کا یقین دلایا، حضرت مسلم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے امام حسین کو خط میں ساری تفصیل لکھ دی اور کہا: آپ کوفہ آجایئے، کوفہ کے گورنر ابن زیاد کو معلوم ہوا تو اس نے حضرت مسلم رضی اللہ تعالٰی عنہ کو پکڑنے کا حکم دے دیا، یہ دیکھ کر کوفہ والوں نے حضرت مسلم کا ساتھ چھوڑ دیا حضرت مسلم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک گھر میں پناہ لے لی، ابن زیاد نے انہیں گرفتار کرلیا اور شہید کردیا۔ دادی سانس لینے کے لئے خاموش ہوئیں تو بچوں کے سوالات شروع ہوگئے، **کاشف** پھر کیا امام حسین کوفہ آگئے تھے؟ **دادی** امام حسین 3 ذوالحجہ کو 82 افراد کے ساتھ مکہ سے روانہ ہوئے تھے اور ابھی راستے میں تھے کہ حضرت مسلم بن عقیل کی شہادت کی خبر مل گئی، امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ہم تب تک واپس نہیں جائیں گے جب تک خون کا بدلہ نہ لے لیں یا پھر اس راہ میں قربان ہوجائیں گے۔ **بلال** کوفہ والوں نے امام حسین کو بلایا تھا اب تو انہوں نے خوب مدد کی ہوگی؟ **دادی** کوفہ کے لوگ بہت برے تھے انہوں نے امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اپنے پاس بلوایا لیکن ان کی کوئی مدد نہیں کی بلکہ دشمنوں کے ساتھ مل کر ان پر حملہ کردیا امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے جب یہ دیکھا کہ ان کے ساتھی کم تعداد میں ہیں اور مقابلے میں بہت سارے لوگ ہیں تو انہوں نے بے عزتی والی زندگی گزارنے کے بجائے عزت سے مرنا پسند کیا۔ یزید کی 22 ہزار کی فوج کے سامنے 82 افراد تھے جن میں عورتیں بچے اور بیمار بھی تھے اور وہ بھی جنگ کے ارادے سے نہیں آئے تھے دشمنوں نے لشکر والوں کا پانی تک بند کردیا مرد عورتیں بچے سب پیاس اور بھوک سے پریشان ہوگئے تھے امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھی ایک ایک کرکے راہِ خدا میں شہید ہونے لگے آخر کار 10 محرم 61 ہجری جمعہ کے دن نہایت بہادری اور ہمت سے لڑتے

*ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

ہوئے امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی شہید ہوگئے مگر یزید جیسے نالائق حکمران کی بات نہیں مانی۔ **ننھی عائشہ** دادی! یزید کیا اچھا آدمی نہیں تھا؟ **دادی** یزید بہت بُرا آدمی تھا، گندے کام کرتا تھا، شراب پیتا تھا اور نمازیں قضا کرتا تھا۔ **بلال** یزید اتنا بُرا تھا تو دوسرے لوگوں نے یزید کو اپنا حاکم کیوں مانا تھا؟ **دادی** کچھ لوگوں نے اسے حاکم مان کر بڑے بڑے عہدے اور وزارتیں لے لیں اور اپنی جائیدادیں بنائیں جبکہ اچھے لوگوں نے اسے دل سے اپنا حاکم نہیں مانا تھا، اگر وہ ایسا نہ کرتے یزید انہیں قید میں ڈال دیتا ان پر ظلم کرتا اور انہیں قتل کردیتا۔ **کاشف** امام حسین نے یزید کی بات کیوں نہیں مان لی؟ **دادی** امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دوستوں، گھر والوں بلکہ خود اپنی جان کو راہِ خدا میں پیش کرکے دینِ اسلام کو طاقت ور بنایا ہے۔ اگر امام حسین بھی یزید کی بات مان لیتے تو ہمیں دینِ اسلام کی خاطر قربانی دینے کا جذبہ کیسے ملتا، ہم یہ کیسے کہتے کہ ہمارے اندر ایسے بہادر افراد بھی ہونے چاہئیں جو ظلم کرنے والوں کے آگے ڈٹ کر کھڑے ہوجائیں، مشکل اور پریشانی والے حالات میں دشمنوں کے سامنے سر نہ جھکائیں اور ہمت و بہادری کے ساتھ ان کے سامنے اپنا سینہ تان لیں۔ **بلال** دادی! میرا ایک دوست کہہ رہا تھا کہ یزید نے امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کو شہید نہیں کیا تھا کیونکہ وہ تو وہاں موجود ہی نہیں تھا؟ **دادی** جو کچھ کربلا کے میدان میں اور اس کے بعد خاندانِ نبوت کے ساتھ ہوا وہ سب یزید کے حکم اور خوشی سے ہوا تھا اس لئے یزید اس واقعہ کا سب سے بڑا ذمہ دار ہے۔ میرے بچو! جو لوگ یزید کو اچھا کہتے ہیں ان کے قریب بھی مت جاؤ اور امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی محبت کا دم بھرتے رہو کیونکہ جو دنیا میں جس سے محبت کرتا ہے کل آخرت میں اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ چلو بچو! اب کافی دیر ہوگئی ہے جلدی سے اپنے کمرے میں جاکر سوجاؤ پھر صبح فجر کی نماز بھی پڑھنی ہے۔

جانوروں کی سبق آموز کہانیاں

چڑیا کی نصیحتیں

شاہ زیب عطاری مدنی*

ایک چڑیا شکاری کے جال میں پھنس گئی۔ اس نے شکاری سے کہا: اگر تم مجھے چھوڑ دو تو میں تمہیں تین اہم نصیحتیں کروں گی: ایک ابھی، دوسری آزاد ہونے کے بعد اور آخری نصیحت اس وقت کروں گی جب درخت کی شاخ پر بیٹھ جاؤں گی۔ شکاری نے چڑیا کی بات مان لی، چڑیا نے پہلی نصیحت یہ کی: "جو بات ممکن نہ ہو اس کا یقین مت کرنا۔" شکاری نے چڑیا کو چھوڑا تو اس نے دوسری نصیحت کی: "جو وقت گزر گیا اس پر غم نہ کرنا۔" پھر فوراً کہنے لگی: اے انسان! تم نے مجھے چھوڑ کر بڑی غلطی کی کیونکہ میرے پیٹ میں ایک قیمتی موتی ہے جس کا وزن ایک پاؤ (250 گرام) ہے، اگر تم مجھے نہ چھوڑتے اور ذبح کرلیتے تو اس موتی کو بیچ کر امیر ہوجاتے۔ یہ سن کر وہ شخص افسوس کرنے لگا کہ کاش! میں اس چڑیا کو نہ چھوڑتا تو میری زندگی سنور جاتی۔ اب چڑیا اُڑ کر درخت کی شاخ پر جا بیٹھی۔ شکاری نے تیسری نصیحت کا مطالبہ کیا تو اس نے کہا: تمہیں نصیحت کرنا بے کار ہے کیونکہ تم نے میری پہلی دو نصیحتوں پر کب عمل کیا ہے! جو تیسری پر عمل کروگے۔ میرا کُل وزن بھی پاؤ (250 گرام) نہ ہوگا تو بھلا ایک پاؤ کا موتی میرے پیٹ میں کیسے ہوسکتا ہے؟ یہ کہتے ہوئے چڑیا وہاں سے اُڑ گئی۔

پیارے پیارے مدنی منّو اور مدنی منّیو! اس حکایت سے تین مدنی پھول حاصل ہوئے: (1) بلاوجہ ہر ایک کی بات پر یقین نہیں کرنا چاہئے۔ (2) لالچ بری چیز ہے اس سے بچنا چاہئے۔ (3) اچھی نصیحت کو اپنانا چاہئے۔

*مدرس جامعۃ المدینہ کنزالایمان باب المدینہ کراچی

کچھ نیکیاں کمالے

عبد الماجد نقشبندی عطاری مدنی*

جمعہ کے دن کی نیکیاں (قسط:1)

اسلام میں جمعۃ المبارک کے دن کو بڑی فضیلت حاصل ہے، یہاں تک کہ قراٰن پاک کی ایک پوری سورت "سورۂ جمعہ" کے نام سے نازل ہوئی ہے، جس میں نمازِ جمعہ کی فرضیت اور دیگر احکام بیان کئے گئے ہیں۔ جمعۃ المبارک کے چند فضائل ملاحظہ کیجئے: **جمعہ غریبوں کا حج ہے** سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْجُمُعَۃُ حَجُّ الْمَسَاكِيْن یعنی جُمُعہ مساکین کا حج ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ اَلْجُمُعَةُ حَجُّ الْفُقَرَاء یعنی جُمُعہ غریبوں کا حج ہے۔ (کنزالعمال، جز7، 4/290، حدیث: 21027، 21028) حضرتِ علّامہ عبد الرءوف مناوی علیہ رحمۃ اللہ القَوی فرماتے ہیں: جو شخص حج کے لئے جانے سے عاجز ہو اُس کا جمعہ کے دن مسجد کی طرف جانا حج کی طرح ہے۔ (فیض القدیر، 3/474، تحت الحدیث:3636) **ستّر گنا ثواب** حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ الحنّان کے فرمان کے مطابق، جُمُعہ کو حج ہو تو اس کا ثواب ستّر حج کے برابر ہے، جُمُعہ کی ایک نیکی کا ثواب ستّر گنا ہے۔ (چونکہ جمعہ کا شرف بہت زیادہ ہے لہٰذا) جُمُعہ کے روز گناہ کا عذاب بھی ستّر گنا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/336، 323، 325) **جمعہ کے دن کی جانے والی چند نیکیاں** جمعہ کے دن نمازِ جمعہ سے قبل اور بعد کئی ایسی نیکیاں ہیں جنہیں بجالا کر ہم ثواب کا عظیم خزانہ حاصل کرسکتے ہیں، نمازِ جمعہ کی تیاری سے متعلق چند نیکیاں ملاحظہ کیجئے: **(1) ناخن تراشے** جمعہ کے دن ناخن تراشنا اور مونچھوں کو کتروانا ہمارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک عادت تھی۔ (شعب الایمان، 3/24، حدیث: 2763) جمعہ کے دن ناخن کاٹنا حصولِ شفا کا سبب ہے چنانچہ مروی ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن ناخن کاٹتا ہے اللہ تعالٰی اس سے بیماری نکال کر شِفا داخل کر دیتا ہے۔ (مصنف عبدالرزاق، 3/93، حدیث: 5325) یاد رکھئے! جمعہ کے دن ناخن ترشوانا مستحب ہے، ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جمعہ کا انتظار نہ کرے کہ ناخن بڑا ہونا اچھا نہیں کیونکہ ناخنوں کا بڑا ہونا تنگیٔ رزق کا سبب ہے۔ (بہار شریعت، 3/582) **(2) غسل کیجئے، خوشبو لگائیے اور اچھے کپڑے پہنئے** فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اچھے کپڑے پہنے پھر اگر اس کے پاس خوشبو تھی تو اسے لگایا، پھر جمعہ کے لئے سکون و وقار کے ساتھ چلا اور کسی کی گردن نہ پھلانگی (اس طرح کہ نہ تو لوگوں کی گردنیں پھلانگے اور نہ ساتھیوں کو چیر کر ان کے درمیان بیٹھے بلکہ جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جائے) اور نہ کسی کو تکلیف پہنچائی، پھر نماز ادا کی اور امام کے لوٹنے تک انتظار کیا تو اس کے دو جمعوں کے درمیان کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (مجمع الزوائد، 2/385، حدیث:3039، مراٰۃ المناجیح، 2/334) معجم اوسط میں ہے کہ نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے جمعہ کے دن پہننے کے لئے مخصوص لباس تھا۔ (معجم اوسط، 2/352، حدیث:3516) **(3) نیا لباس جمعہ کے دن پہنئیں** جب کبھی نیا لباس سلوائیں تو جمعہ کے دن سے پہننا شروع کریں کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم عام طور پر نیا لباس جمعہ کے دن زیب تن فرمایا کرتے تھے۔

(جامع صغیر، ص408، حدیث:6563)

اللہ کریم ہمیں جمعۃ المبارک کا ادب کرنے اور ان نیکیوں کو بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* شعبہ فیضان صحابہ واہل بیت، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

مدنی پھولوں کا گلدستہ

بُزرگانِ دین رحمہم اللہ المبین، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اور امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی پھول

باتوں سے خوشبو آئے

عورتوں کی ہر بات ماننے کا نقصان

1 ارشادِ سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ: اپنی عورتوں کو "نہ" سننے کا عادی بناؤ کیونکہ "ہاں" (یعنی ان کی ہر بات ماننا) انہیں بے باک بنادیتا ہے۔ (الکواکب الدریۃ، قسم اول، 1/86)

دنیاوی راحتوں اور تکلیفوں کی حقیقت

2 ارشادِ سیّدنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجہَہُ الکریم: جس تکلیف کے بعد جنت ملنے والی ہو وہ تکلیف نہیں ہے اور جس راحت کا انجام دوزخ پر ہو وہ راحت نہیں ہے۔ (المستطرف، 1/140)

اپنی رائے کو کافی سمجھنے والا

3 ارشادِ سیّدنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجہَہُ الکریم: اپنی رائے کو کافی سمجھنے والا خطرے میں ہے۔ (المستطرف، 1/131)

سب سے بڑا سردار کون؟

4 ارشادِ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ: سب سے بڑا سردار وہ شخص ہے کہ جب اس سے کچھ مانگا جائے تو سب سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا ہو، محافل میں حسنِ اَخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھا ہو اور اس کے ساتھ بُرا سلوک کیا جائے تو حِلم وبُردباری کا مظاہرہ کرے۔ (تاریخ ابن عساکر، 59/186)

موت کو پیشِ نظر رکھنے کا فائدہ

5 ارشادِ سیدنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی: اگر تم موت اور اس کی آمد کو پیشِ نظر رکھو تو امید اور اس کے دھوکے کو بھول جاؤ۔ (المستطرف، 1/127)

نصیحت گیلی مٹی کی طرح ہے

6 ارشادِ سیّدنا محمد بن تمام علیہ رحمۃ اللہ السّلام: نصیحت کی مثال گیلی مٹی کی سی ہے جسے دیوار پر لگایا جاتا ہے، اگر اس پر چپک جائے تو نفع دیتی ہے اور اگر گر جائے تو بھی اپنا اثر چھوڑ جاتی ہے۔ (المستطرف، 1/139)

لوگوں کے اچھے گمان پر پورا اُترنے کی کوشش کرو

7 ارشادِ سیّدنا احمد بن محمد علیہ رحمۃ اللہ الصّمد: لوگوں کا تمہارے بارے میں خوفِ خدا سے ڈرنے یارات میں عبادت کرنے کا گمان ہو تو ان کے حسنِ ظن پر پورے اُترو۔ ایسے مت بنا کہ لوگ تمہیں نیک سمجھیں اور تمہارا معاملہ اس کے برعکس ہو کہ یہ نقصان ونِفاق ہے۔ (الکواکب الدریۃ، 2/34)

باکرامت ولی کا دیگر سے افضل ہونا ضروری نہیں

8 ارشادِ سیّدنا محمد عبدالرءوف مُناوی علیہ رحمۃ اللہ الکافی: کسی ولی اللہ سے کرامت کا ظاہر ہونا اس بات کی دلیل نہیں کہ وہ دیگر اولیاء سے افضل ہے۔ (الکواکب الدریۃ، قسم اول، 1/21)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

جنازہ کے موقع پر نیک بندوں کی کیفیت

1 سلف صالح کی حالت جنازہ میں یہ ہوتی کہ ناواقف کو نہ معلوم ہوتا کہ ان میں اہلِ میت کون ہے اور باقی ہمراہ کون، سب ایک سے مَغْمُوم و مَحْزُون (غمزدہ) نظر آتے اور اب حال یہ ہے کہ (لوگ) جنازے میں دنیاوی باتوں میں مشغول ہوتے

ہیں، موت سے انہیں کوئی عبرت نہیں ہوتی، ان کے دل اس سے غافل ہیں کہ میّت پر کیا گزری! (فتاویٰ رضویہ، 9/145)

اسلام میں چُھوت کا تصور نہیں

2 مسلمانوں کے مذہب میں چُھوت (بیماری اُڑ کر لگنے کا تصور) نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/ 622)

جھوٹی زبانی توبہ کرنے والے دھوکے باز

3 بہت عَیّار (فریبی) اپنے بچاؤ اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے زبانی توبہ کر لیتے ہیں اور قلب میں وہی فساد بھرا ہوا (ہوتا) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/ 146)

گندگیوں کی ماں

4 شراب حرام ہے اور سب نجاستوں گندگیوں کی ماں ہے۔ اس کے پینے والے کو دوزخ میں دوزخیوں کا جلتا لہو اور پیپ پلایا جائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/ 659)

مسلمان کے لئے بددعا نہ کی جائے

5 سُنّی مسلمان اگر کسی پر ظالم نہیں تو اُس کے لئے بددُعا نہ چاہئے بلکہ دعائے ہدایت کی جائے کہ جو گناہ کرتا ہے چھوڑ دے۔ (فتاویٰ رضویہ، 23/182)

بے نمازی کسی کام کا نہیں

6 (بے نمازی) ایسا مسلمان ہے جیسا تصویر کا گھوڑا ہے کہ شکل گھوڑے کی اور کام کچھ نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 23/99)

مسجد بنانے کی فضیلت

7 مسجد بنانا خیرِ کثیر ہے خصوصاً اگر وہاں مسجد کی حاجت ہو تو اس کے فضل (فضیلت) کی حد ہی نہیں (یعنی بہت ہی فضیلت کا کام ہے)۔ (فتاویٰ رضویہ، 23/396، ملتقطاً)

عطار کا چمن، کتنا پیارا چمن!

مُعاشَرے میں رہ کر گناہوں سے بچنا کمال ہے

1 گھر وغیرہ کی چاردیواری میں رہ کر زبان، آنکھوں اور پیٹ وغیرہ کا قفلِ مدینہ لگانا اپنی جگہ مگر مُعاشَرے (Society) میں لوگوں کے درمیان رہ کر یہ سب کرنا کمال ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 6شوال المکرم 1435ھ)

بُزرگی کا معیار

2 بُزُرگی کا تعلق علم و عقل سے ہوتا ہے جوانی اور بڑھاپے سے نہیں۔ (مَدَنی مذاکرہ، 8رجب المرجب 1437ھ)

اللہ پاک کی بندے سے محبت کی علامت

3 کسی کو اچھے عقیدے اور اچھے اعمال کی توفیق ملنا، اس بات کی علامت ہے کہ ربّ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔

(مَدَنی مذاکرہ، 5ربیع الاول 1438ھ)

مُعتدل تاثیر والی روٹی

4 گندم میں جَو کا آٹا ملا کر پکائیں تو روٹی مُعتدل اثر والی ہوجائے گی کیونکہ جَو کی تاثیر ٹھنڈی اور گندم کی تاثیر گرم ہوتی ہے۔ (مَدَنی مذاکرہ، 4ربیع الاول 1438ھ)

عورت کے لئے ایک بڑی نیکی

5 اللہ پاک کی رضا کے لئے شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے شوہر کو خوش کرنا بہت بڑے ثواب کا کام ہے۔

(مَدَنی مذاکرہ، 15رجب المرجب 1437ھ)

ماں باپ کا علاج کسی بھی طرح کروائیں

6 اولاد کو چاہئے کہ ماں باپ کا علاج اپنا پیٹ کاٹ کر (یعنی روکھی سوکھی کھا کر اور تنگی سے گزارہ کر کے بھی) کروانا پڑے تو کروائے۔ (مَدَنی مذاکرہ، 21محرم الحرام 1436ھ)

معاشرے کے ناسور

لعنت کے اسباب

عثمان فاروقی عطاری مدنی*

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارا روزمرہ کا مُشاہدہ ہے کہ لوگ بلا جھجک (Without Hesitation) ایک دوسرے پر لعنت کرتے رہتے ہیں اور انہیں یہ احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ کس قدر قبیح (بُرے) فعل کا اِرْتِکاب کررہے ہیں۔

لعنت در حقیقت کیا ہے؟ حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: لعنت یعنی رحمتِ الٰہی سے دور ہو جانے کی بددُعا کرنا۔[1] فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهٖ یعنی مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔[2] حضرت علّامہ عبدالرءوف مُناوی علیہ رحمۃ اللہ الکافی اس کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی اس گناہ کو قتل کے گناہ کا دَرَجہ دیا گیا ہے۔[3]

بَسااوقات کسی بدنامِ زمانہ شخص کو لعنت کا ہَدَف (Target) بنایا جاتا ہے، اس بارے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن کے والد ماجد رَئِیسُ الْمُتَکَلِّمِیْن حضرت علّامہ مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: کسی پر لعنت کرنا ثواب نہیں، اگر کوئی شخص دن بھر شیطان پر لعنت کرتا رہے، کیا فائدہ! اس سے بہتر کہ اس قدر وقت ذکر و دُرُود میں صَرْف کرے کہ عظیم ثواب ہاتھ آئے، اگر اس کام میں ہمارے لئے کچھ فائدہ ہوتا تو اللہ پاک شیطان پر لعنت کرنے کا حکم دیتا، لہٰذا احتیاط اسی میں ہے کہ جس کے (کفر پر) مرنے کی (یقینی) خبر نہ ہو اس پر لعنت نہ کرے اگر وہ لعنت کے لائق ہے تو اس پر لعنت کہنے میں وقت ضائع کرنا ہے اور اگر وہ لعنت کا مُستَحِق نہیں تو بے وجہ گناہ اپنے سر لینا ہے۔[4] یہاں تک کہ بے جان چیزوں پر بھی لعنت کرنے کو منع فرمایا گیا اور بے قصور پر لعنت کرنے والے کو لعنت کا حق دار قرار دیا گیا جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ ایک بار نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس ایک شخص نے کسی سبب سے ہوا (Air) کو بُرا بھلا کہا اس پر آپ علیہ الصّلٰوۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا: ہوا کو بُرا بھلا نہ کہو کیونکہ یہ تو (اللہ پاک کے) حکم کی پابند ہے، جس نے کسی ایسی چیز پر لعنت کی جس کی وہ اہل نہ تھی تو وہ لعنت اسی پر لوٹ آئے گی۔[5]

خوش قسمتی سے اگر ہم لعنت کرنے کے مذموم (قابلِ مذمّت) عمل سے بچے ہوئے بھی ہوں مگر بدقسمتی سے ایسے کئی غیر شرعی کاموں میں مبتلا ہوتے ہیں جو ہمیں لعنت کا مُستَحِق بنا رہے ہوتے ہیں، قراٰنِ پاک اور احادیثِ مبارکہ میں ایسے کئی بدنصیب لوگوں کا ذکر ہوا ہے، جن کو ذیل میں مختلف عنوانات کے تحت تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

معاشرتی لحاظ سے جھوٹ بولنے والا[6]، والدین کو گالی دینے والا[7]، شوہر کی ناراضی میں رات گزارنے والی عورت[8]، دوسروں کو بُرے نام سے پکارنے والا[9]، فتنہ و فساد پھیلانے والا[10]، پارسا عورت پر بُرائی کا اِلزام لگانے والا[11]، دریا یا تالاب کے کنارے یا بیچ راستے میں یا پھل دار درخت کے سائے میں پیشاب کرنے والا[12] اور زبردستی لوگوں پر حاکم بننے والا[13] لعنت کے عِتاب میں گرفتار ہیں۔

بننے سنورنے کے لحاظ سے مرد جو عورتوں کی اور عورت جو مردوں کی صورت اپنائے[14]، کسی انسان یا اپنے ہی بالوں کو سر کے بالوں میں جوڑنے والی، جُڑوانے والی، اسی طرح ابرو (Eye Brow) کے بال نوچ کر خوبصورت بنانے اور بنوانے والی

* شعبہ فیضان اولیا و علما، المدینۃ العلمیہ باب المدینہ کراچی

اور کسی نوک دار چیز کے ذریعہ جلد میں رنگ بھرنے، نقش و نگار (Tattoos) بنانے یا پھر نام لکھنے والی اور یہ عمل کروانے والی عورت بھی لعنت کی سزاوار ہے۔[15]

مُعاشی لحاظ سے سود لینے اور دینے والا، اس کے کاغذات (Documents) تیار کرنے والا اور اس پر گواہ بننے والا[16]، شراب بنانے، بنوانے اور بیچنے والا، اس کی قیمت کھانے والا، شراب خریدنے والا اور جس کے لئے شراب خریدی گئی سب لعنت کے مستحق ہیں۔ اس کے علاوہ شراب پینے پلانے والے، شراب اُٹھانے والے اور جس کے پاس شراب اُٹھا کر لائی گئی یہ سب بھی ملعون ہیں۔[17]

دینی لحاظ سے جس نے کفر کیا اور کفر پر مرا[18]، اللہ کی وَحْدَانِیّت اور نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نبوت کا انکار کرکے[19] اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچانے والا[20]، بغیر علم کے شَرعی مسائل بتانے والا[21]، تقدیر کو جھٹلانے والا، اللہ پاک کی حرام کردہ چیزوں کو حلال سمجھنے والا، سنتِ رسول کو چھوڑ دینے والا[22] اور بحیثیتِ قوم لوگوں کا نیکی کی بات کا حکم نہ دینا، بُرائی سے منع نہ کرنا اور ظالم کو ظلم سے روک کر اسے درست بات کی طرف نہ لانا بھی لعنت کا سبب ہے۔[23] اس کے علاوہ جانور کے چہرے کو داغنا یا چہرے پر مارنا[24]، نعمت ملنے پر ڈھول باجے بجانا اور مصیبت کے وقت چیخنا چلانا بھی لعنت کا سبب قرار دیا گیا ہے۔[25]

یاد رکھئے! دینِ اسلام میں جن کافروں پر لعنت کی گئی وہ ہمیشہ کے لئے اللہ کی رحمت اور جنّت سے دور ہوگئے جیسے ابوجَہْل، فرعون وغیرہ جبکہ جن گناہگار مسلمانوں پر لعنت کی گئی اس سے مراد اللہ تعالٰی کی خاص رَحمتوں، قُربتوں سے دور ہونا ہے، اس صورت میں بحیثیتِ مجموعی لعنت کرنا تو جائز ہے جیسے جھوٹوں پر اللہ کی لعنت اور ظالموں پر خدا کی لعنت کہہ سکتے ہیں، کسی خاص شخص پر لعنت نہیں کرسکتے۔[26]

آج کی بے سُکون زندگی میں ہماری بد اعمالیوں کا بڑا دَخْل ہے جیسا کہ مذکورہ جرائم کا مُرتکِب ہونا رحمتِ الٰہی سے دور ہونے کا ایک سبب ہے یا دوسروں پر لَعْن طَعْن کرکے لڑائی جھگڑے کے ذریعے نفرتوں کے بیج بونا باہمی امن کے تباہ ہونے کی ایک بڑی وجہ ہے لہٰذا غضبِ الٰہی سے بچنے، رَحمتِ خداوندی پانے، گھریلو اور معاشرتی امن و امان حاصل کرنے کے لئے ہمیں دینِ اسلام میں بیان کئے گئے لعنت کا مستحق بنانے والے اعمال سے بچنا ہوگا ساتھ ہی لَعْن طَعْن کرنے کے مذموم عمل کو بھی ترک کرنا ہوگا۔ رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مؤمن کی شان بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: مؤمن نہ طعنہ دینے والا ہوتا ہے، نہ لعنت کرنے والا، نہ فُحش بکنے والا بے ہودہ ہوتا ہے۔[27]

اللہ پاک ہمیں لَعْن طَعْن کرنے اور لعنت کے اسباب سے محفوظ فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) مراٰۃ المناجیح، 5/127 (2) بخاری، 4/127، حدیث: 6105 (3) فیض القدیر، 5/472، تحت الحدیث: 7621 (4) فضائل دعا، ص197 بتغیر (5) ترمذی، 3/394، حدیث: 1985 (6) پ3، اٰل عمرٰن: 61 (7) صحیح ابن حبان، 4/298، حدیث: 4400 (8) مسلم، ص578، حدیث: 1436 (9) فیض القدیر، 6/163، تحت الحدیث: 8666 (10) فیض القدیر، 4/606، تحت الحدیث: 5975 (11) پ18، نور: 23 (12) ابوداؤد، 1/43، حدیث: 26 (13) مسلم، ص623، حدیث: 1508 (14) مسند احمد، 1/727، حدیث: 3151 (15) ابوداؤد، 4/106، حدیث: 4170، بہار شریعت، 3/596، مرقاۃ، 8/245، تحت الحدیث: 4468 (16) مسلم، ص663، حدیث: 1598 (17) ترمذی، 3/47، حدیث: 1299 (18) پ2، بقرۃ: 161 (19) مدارک، ص950 (20) پ22، احزاب: 57 (21) کنزالعمال، جز: 10، 5/84، حدیث: 29014 (22) مستدرک، 3/375، حدیث: 3996 (23) ابوداؤد، 4/163، حدیث: 4337 (24) ابوداؤد، 3/37، حدیث: 2564 (25) کنزالعمال، جز: 8، 15/95، حدیث: 40654 (26) فضائل دعا، 192 ملخصاً (27) ترمذی، 3/393، حدیث: 1984۔

یزید کے سیاہ کارنامے

آصف جہانزیب عطاری مدنی*

انسان کا کردار و عمل اس کے تعارف (Introduction) کا ایک ذریعہ ہے، اگر کردار اچھا ہو تو اس شخص کو معاشرے میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور اگر کردار بُرا ہو تو معاشرے میں ایسے شخص کی کوئی عزّت نہیں ہوتی۔ تاریخ میں جہاں ایسی روشن و تابندہ ہستیاں گزری ہیں جن کا نام علم و فضل کی علامت اور اُن کا ذکر باعثِ برکت ہے وہیں ایسے بدکردار، ظالم و جَفا کار لوگ بھی گزرے ہیں جو انسانیت کے نام پر بدنُما دھبّہ بن گئے۔

تاریخ کا ایک ایسا ہی ظالم، جابر، فاسق و فاجر حکمران یزید پلید بھی گزرا ہے۔ یہ وہ بدنصیب شخص ہے جس کی پیشانی پر اہلِ بیتِ کرام اور صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے بے گناہ قتل کا سیاہ داغ ہے، جس پر ہر زمانے میں دنیائے اسلام ملامت کرتی رہی ہے اور قیامت تک اس کا نام تحقیر کے ساتھ لیا جاتا رہے گا۔ جب بھی اس کے مظالم اور سیاہ کرتوتوں کا تذکرہ ہوتا ہے تو روح تڑپ کر رہ جاتی ہے۔ کردار و عمل اور حیا سے عاری یہ شخص گانے باجے کا دلدادہ، کتے پالنے کا شوقین اور شراب نوشی کا رَسیا تھا، اکثر اوقات اس کے ہاں شراب کی ناپاک بزمیں جاری رہتیں۔ (البدایۃ والنھایۃ، 5/749 ملتقطاً، انساب الاشراف للبلاذری، 5/299 ماخوذاً) جب یزید کو شراب کی حُرمت یاد دلائی جاتی تو یہ بدبخت کہتا: ”اگر دینِ احمد (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) میں شراب نوشی حرام ہے تو پھر مسیح ابنِ مریم (علیہ السَّلام) کے دین پر پی لو۔“ (اَسْتَغْفِرُ اللہ)

(روح البیان، پ1، البقرۃ، 1/179، تحت الآیۃ: 89)

یزید پلید کی بدبختی اور شقاوت کے ثبوت کے لئے یہی اعمال کافی تھے مگر اس بدبخت نے تین ایسے دل سوز کام کئے کہ ایک مسلمان کہلانے والا ان کا تصور بھی نہیں کر سکتا، جب ان واقعات کا تصور ذہن میں آتا ہے تو دل خون کے آنسو روتا اور کلیجہ منہ کو آتا ہے۔

(1) شہادتِ امامِ حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ یزید پلید کے دور میں یزیدی لشکر نے نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول، گلشنِ رسول کے مہکتے پھول امامِ عالی مقام امام حسین اور آپ کے رُفقا رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے اور نہایت بے دردی سے میدانِ کربلا میں شہید کر دیا، شہدائے کربلا کے جسموں کی بے حرمتی کی، ان کے بے گور و کفن مقدس جسموں کو گھوڑوں کی ٹاپوں سے روندا۔

(تاریخ طبری، 5/454، 455 ماخوذاً)

(2) واقعۂ حَرّہ[1] یزید نے مدینۂ طیبہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّتَعظِیماً کے مکینوں سے زبردستی بیعت لینے کے لئے ایک لشکر بھیجا جس نے مدینۂ طیبہ میں خون ریزی کا ایسا بازار گرم کیا جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی، یزیدی لشکر نے مدینۂ طیبہ کے مکینوں پر ظلم و بربریت کی انتہا کر دی، وہاں کے سات سو نامور قریشی، انصاری اور مہاجرین کے علاوہ دس ہزار عام لوگوں کو قتل کیا جن میں آزاد، غلام، عورتیں اور بچے سب ہی شامل تھے۔ (وفاء الوفاء، 1/125 ماخوذاً)

یزیدی لشکر نے صرف قتل و غارت ہی پر اِکْتِفا نہ کیا بلکہ

(1) مدینۂ منورہ کی مشرقی جانب ایک جگہ کا نام ہے۔

وہاں پر خوب لوٹ مار مچائی، تین دن تک مدینۂ طیبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّتَعظِیماً میں ہر ناجائز کام ان ظالموں نے کیا۔ (البدایۃ والنھایۃ، 5/732 ماخوذاً) یزیدی لشکر نے مسجدِ نبوی شریف کی بھی شدید بے حُرمتی کی، جس مسجد میں رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام علیھمُ الرِّضوان کے ساتھ نمازیں ادا فرمائیں اس پاکیزہ مسجد میں گھوڑے باندھے۔ (وفاء الوفاء، 1/126 ماخوذاً)

ایامِ حرہ میں مسجدِ نبوی میں تین دن تک اذان واقامت نہ ہوئی۔ نبیِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی قبرِ مبارک سے ہلکی آواز آتی جسے سن کر جلیل القدر تابعی بزرگ حضرت سعید بن مُسَیّب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نمازوں کے اوقات پہچان لیتے تھے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، 2/400، حدیث: 5951 ملتقطاً)

(3) مکۂ معظمہ پر حملہ اور بیتُ اللہ پر سنگ باری مدینۃُ الرَّسول میں لوٹ مار اور قتل وغارت گری کے بعد ان بدبختوں نے صحابیِ رسول حضرت سیِّدنا عبدُاللہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما کو شہید کرنے کے لئے مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّتَعظِیماً کا رُخ کیا، ان سنگ دلوں نے یہ بھی نہ سوچا کہ اس حرمِ پاک کی عظمتیں قراٰن وحدیث میں بیان کی گئی ہیں، انسان تو انسان یہاں کے تو شجر وحجر کی بھی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے مگر جب دل دنیا کی لالچ میں اندھے ہوچکے ہوں اور آنکھوں پر حرص وہوس کے پردے پڑے ہوں تو پھر نہ خاندانِ رسول کا لحاظ رہتا ہے نہ حرمین طیبین کا پاس! ان لوگوں نے حضرت سیِّدنا عبدُاللہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما کو شہید کرنے کی مکمل تیاری کی کیونکہ یہی ان کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ تھے چنانچہ اس بے حس وبے عقل لشکر نے مکۂ مکرمہ کا محاصرہ کرلیا، ایک ماہ سے زائد کے اس محاصرے سے جب کامیابی نہ ملی تو ان بدبختوں نے بیتُ اللہ شریف پر منجنیقوں سے سنگ باری شروع کردی، اس پتھراؤ کے نتیجے میں خانۂ کعبہ شریف میں آگ لگ گئی اور اس کے پردے جل گئے۔ کعبہ کی چھت پر حضرت سیِّدنا اسماعیل علٰی نَبِیِّنَاوعلیہ الصّلوۃ وَالسَّلام کے فدیے میں جنّت سے بھیجے گئے دُنبے کے سینگ محفوظ تھے وہ متبرک سینگ بھی اس آگ کی نذر ہوگئے۔ ابھی یہ قبیح افعال جاری ہی تھے کہ یزید پلید کی موت کی خبر آگئی۔

(تاریخ الخلفاء، ص167 ملخصاً، الکامل فی التاریخ، 3/464)

جس اِقتدار کی خاطر اس بدبخت نے کربلا میں ظلم وستم کی آندھیاں چلائیں، مدینۂ طیبہ کے مکینوں کا خون اپنے سَر لیا، بیتُ اللہ کی عظمت وحُرمت کو پامال کیا وہ اقتدار اس کے لئے کچھ زیادہ ہی ناپائیدار ثابت ہوا۔ بدنصیب یزید پلید صرف تین برس اور چھ ماہ تختِ حکومت پر خباثتیں کرکے ربیع الاوّل 64ھ کو ملکِ شام کے شہر حمص کے علاقے حُوّارِین میں کم وبیش 39 سال کی عمر میں مر گیا۔ (الکامل فی التاریخ، 3/464)

موت آئی پہلواں بھی چل دیئے
خوبصورت نوجواں بھی چل دیئے
دنیا میں رہ جائے گا یہ دبدبہ
زور تیرا خاک میں مل جائے گا
تیری طاقت تیرا فن عہدہ ترا
کچھ نہ کام آئے گا سرمایہ تیرا

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص709)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ذوالحجۃ الحرام 1439ھ کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کا نام نکلا: "حبیب اللہ (لاڑکانہ، بابُ الاسلام، سندھ)، حافظ حسین سلیم (سردارآباد، فیصل آباد)، بنت صابر (بابُ المدینہ، کراچی)" انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے۔ **درست جوابات** (1) امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، (2) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام** (1) محمد طارق عطاری (نارووال)، (2) بنتِ نذیر (مرکزالاولیاء، لاہور)، (3) محمد یامین (ٹھٹھہ، بابُ الاسلام سندھ)، (4) بنتِ محمد ارشد ہاشمی (مدینۃ الاولیاء، ملتان)، (5) محسن حسن (بابُ المدینہ، کراچی)، (6) عبداللہ عطاری (منڈی بہاؤ الدین)، (7) فیصل محمود (راولپنڈی)، (8) بنتِ جاوید اختر (تحصیل راولپنڈی)، (9) میر داد حسن عطاری (ساہیوال)، (10) محمد محسن رضا (زم زم نگر، حیدرآباد)، (11) محمد ارشد عطاری (گوجرانوالہ)، (12) محمد ارشاد عطاری (مرکزالاولیاء، لاہور)

نوجوانوں کے مسائل

کاش میں موبائل ہوتا!

ابو رجب عطاری مدنی*

چھٹی کا دن تھا، شوہر حسبِ معمول موبائل پر مصروف تھا اور بیوی قریب بیٹھی پیپر چیک کر رہی تھی۔ اچانک اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ کیا ہوا؟ کیوں رو رہی ہو؟ شوہر نے گھبرا کر پوچھا۔ میں نے آج اپنی کلاس میں بچوں کو ماہانہ ٹیسٹ میں لفظ "کاش!" کے تحت ایک مضمون (Essay) لکھنے کو دیا تھا، بچوں نے مختلف عنوانات (Topics) پر لکھا ہے: کسی نے "کاش! میں قلم ہوتا" پر لکھا تو کسی نے "کاش! میں کتاب ہوتا" وغیرہ کے عنوان پر، لیکن ایک بچے کے مضمون نے مجھے افسردہ (Depressed) کر دیا اور میں اپنے آنسوؤں پر قابو نہ رکھ سکی۔ شوہر کہنے لگا: اس نے ایسا کیا لکھ دیا؟ جواب میں بیوی نے کہا: اس بچے نے "کاش! میں موبائل ہوتا" کے تحت لکھا ہے: میں اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا ہوں، اب ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ وہ مجھ پر خصوصی توجہ دیتے، میری بات سنتے، میرے مسائل (Problems) کو سمجھتے اور ان کو حل کرتے مگر ایسا نہیں ہے، اب تو میں ان کی رہی سہی توجہ سے بھی محروم ہو رہا ہوں، ابو ایک فرم میں اہم عہدے پر ہیں، وہ گھر پر آتے ہیں تو موبائل فون میں مصروف ہو جاتے ہیں، میں کچھ بات کرنا چاہوں تو کہتے ہیں: اپنی امی سے بات کر لو۔ اگر کبھی سننے پر تیار ہو بھی جائیں تو جونہی موبائل کی بیل بجتی ہے بات ادھوری (Incomplete) چھوڑ کر فوراً موبائل اٹھاتے ہیں، اسی طرح امی بھی موبائل میں مصروف رہتی ہیں، کاش! میں موبائل ہوتا، تو کم از کم اپنے امی ابو کیلئے اہم تو ہوتا! ان کے پاس میرے لئے وقت ہی وقت ہوتا! یہ سن کر شوہر نے کہا: ٹھیک ہے کہ یہ بچہ اپنے والدین کے رویّے (Attitude) کی وجہ سے پریشان ہے لیکن تم کیوں رو رو کر اپنی جان ہلکان کر رہی ہو؟ بیوی تڑپ کر بولی: یہ سب کچھ کسی اور نے نہیں ہمارے اپنے اکلوتے بیٹے نے لکھا ہے۔ اب شوہر بھی شرم کے مارے کچھ بول نہ پایا اور آنکھیں بند کر کے اپنے رویّے پر پچھتانے لگا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس دنیا میں ہر شخص کسی نہ کسی حوالے سے مصروف ہے، لیکن بارہا ایسا ہوتا ہے کہ ایک مصروفیت کی وجہ سے دوسرا اہم کام کرنے سے رہ جاتا ہے جیسا کہ فرضی حکایت میں بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح ❁ بیٹا کمانے میں اتنا مصروف ہو جاتا ہے کہ بوڑھے والدین کے پاس تھوڑی دیر بیٹھنے اور ان سے پیار کے دو بول بولنے کا موقع نہیں ملتا ❁ بیوی گھر اور بچوں میں اتنی مصروف ہو جاتی ہے کہ سکون سے بیٹھ کر شوہر کی بات سننے کے لئے اس کے پاس وقت نہیں ہوتا ❁ اپنی اپنی مصروفیات کی وجہ سے پڑوسی اتنا قریب رہتے ہوئے بھی ایک دوسرے کے دُکھ سُکھ میں شریک نہیں ہو پاتے ❁ گھر کا مالک اتنا مصروف ہوتا ہے کہ اس کے پاس

*مدرس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

دن رات ڈیوٹی کرنے والے گھر کے چوکیدار کی طرف مسکرا کر دیکھنے کا وقت نہیں ہوتا ❁ بعضوں کی دفتری مصروفیت اتنی ہوتی ہے کہ وہ دفتر کا کام گھر پر بھی لے آتے ہیں جس کے نتیجے میں گھریلو زندگی نارمل نہیں رہتی ❁ باپ دولت کمانے میں اتنا مصروف ہو جاتا ہے کہ اسے خبر ہی نہیں ہوتی کہ اس کی اولاد کیسی صحبت (Company) میں اُٹھتی بیٹھتی ہے! اس کے اخلاق بگڑ رہے ہیں یا سنور رہے ہیں! ❁ بعض اپنے دوستوں کے ساتھ ایسے مصروف ہوتے ہیں کہ قریبی رشتہ داروں بلکہ سگے بھائی کو بھی وقت نہیں دیتے ❁ بعض لوگ مختلف کاموں میں ایسے مصروف ہوتے ہیں کہ اہم ترین کام فرض نمازوں کی ادائیگی سے بھی مسلسل محروم رہتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ مصروفیات کی بھرمار ہمیں سوچنے کی فرصت ہی نہیں دیتی کہ ہم کس کس کو نظر انداز کر رہے ہیں!

انعام بھی سزا بھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس مصروفیت کو ہم بہت اہم سمجھ رہے ہوتے ہیں وہ حقیقتاً اہم نہیں ہوتی بلکہ کم اہم یا بے کار ہوتی ہے، اس بات کو ایک حکایت سے سمجھئے: مشہور ہے کہ خلیفہ ہارون رشید کے دربار میں ایک شخص پیش ہوا اور اپنے کمالات دکھانے کی اجازت چاہی۔ اجازت ملنے پر اس نے زمین میں ایک سوئی کھڑی کی اور خود کچھ فاصلے پر جاکر ایک اور سوئی نشانہ لے کر پھینکی، وہ سوئی پہلی سوئی کے ناکے (Hole) میں پہنچ گئی۔ یہ دیکھ کر حاضرین نے خوب داد دی مگر ہارون رشید نے حکم دیا کہ اسے ایک دینار انعام میں دیا جائے اور دس کوڑے مارے جائیں۔ لوگوں نے وجہ پوچھی تو کہنے لگا: ایک دینار اس کی محنت اور نشانے میں مہارت کا انعام ہے لیکن اس نے اپنا وقت ایسے کام میں صَرف (خرچ،Spend) کیا جس کا دوسروں کو کوئی فائدہ نہیں لہٰذا میں نے اس کو دس کوڑے مارنے کی سزا دی۔

اس حکایت میں اپنا وقت ون ویلنگ، پتنگ بازی، کھیل تماشوں، مختلف کرتب اور فضول کام سیکھنے میں خرچ کرنے والوں کے لئے خاص طور پر سبق ہے کہ ”کرنے کے کام کرو ورنہ، نا کرنے کے کاموں میں پڑ جاؤ گے۔“

اسلام کی حسین تعلیم فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ یعنی انسان کے اسلام کی خوبیوں میں سے ایک خوبی فضول باتوں کو چھوڑ دینا ہے۔ (ترمذی،4/142، حدیث:2324)

اس حدیثِ پاک کی شرح میں حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: یعنی کامل مسلمان وہ ہے جو ایسے کلام، ایسے کام، ایسی حرکات و سکنات سے بچے جو اس کے لیے دین یا دنیا میں مفید نہ ہوں، وہ کام یا کلام کرے جو اسے یا دنیا میں مفید ہو یا آخرت میں۔ (مراٰۃ المناجیح،6/465)

زندگی کن کاموں میں گزاری؟ قیامت کے دن ایک سوال یہ بھی ہوگا: عمر کن کاموں میں صَرف کی؟

(ترمذی،4/188، حدیث:2424 ماخوذاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم میں سے ہر ایک کو اپنی اپنی مصروفیات کا جائزہ لینا چاہئے کہ کہیں ہماری مصروفیات گناہوں بھری تو نہیں ہیں؟ مثلاً فلمیں ڈرامے دیکھنا، میوزک سننا، سود و رشوت کی وصولی، زمینوں پر قبضے، اِغوا برائے تاوان وغیرہ گناہوں بھری مصروفیات ہی تو ہیں۔ اس کے برعکس فرض نمازوں کی ادائیگی، علمِ دین سیکھنا، نیکی کی دعوت دینا، صلۂ رحمی (رشتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک) کرنا، رزقِ حلال کمانا وغیرہ نیکیوں پر مشتمل مصروفیات ہیں۔ رہیں وہ مصروفیات جن کا نہ دنیا میں کوئی فائدہ نہ آخرت میں! تو وہ فضول و بے کار مصروفیات ہیں۔

اللہ پاک ہمیں اپنی زندگی امتحانِ آخرت کی تیاری میں مصروف رہ کر گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عاشورا

محمد آصف خان عطاری مدنی*

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشورا (10 محرم الحرام) کو دینِ اسلام میں خاص فضیلت حاصل ہے۔ ہمیں شبِ عاشورا عبادت میں گزارنی چاہئے اور عاشورا کے دن روزہ بھی رکھنا چاہئے۔ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی اس دن کا بہت اکرام (عزت) فرماتے تھے چنانچہ حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: میں نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عاشورا اور رمضان المبارک کے علاوہ کسی دن کے روزے کو اور دن پر فضیلت دے کر جستجو (رغبت) فرماتے نہ دیکھا۔ (بخاری، 1/657، حدیث:2006) حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: رَمَضان کے بعد مُحَرَّم کا روزہ افضل ہے اور فرض کے بعد افضل نماز صَلٰوۃُ اللَّیل (یعنی رات کی نفل نماز) ہے۔ (مسلم، ص456، حدیث:2755) جب بھی عاشورا کا روزہ رکھیں تو ساتھ ہی 9 یا 11 مُحَرَّمُ الحرام کا روزہ بھی رکھ لینا بہتر ہے۔ اگر کسی نے صرف 10 محرم الحرام کا روزہ رکھا تب بھی جائز ہے۔ مسلمان ماہِ محرم میں دس 10 دنوں تک اور خصوصاً دسویں محرم کو کھانے پینے کی مختلف اشیاء مثلاً شربت، مٹھائی، بریانی، گوشت روٹی، کھچڑا وغیرہ پر فاتحہ دلا کر حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ و دیگر شہدائے کربلا کے ایصالِ ثواب کے لئے مسلمانوں کو کھلاتے اور بانٹتے ہیں، سبیلیں بھی لگاتے ہیں۔

حقوق اللہ و حقوق العباد کا خیال رکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سبیل لگانا اور لنگر بانٹنا جائز اور کارِ ثواب ہے مگر ان امور میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خیال رکھنا نہایت ہی ضروری ہے۔ ماہِ محرم الحرام میں بعض لوگ رات بھر جاگ کر شہدائے کربلا کے ایصالِ ثواب کیلئے کھچڑا تو بناتے ہیں لیکن مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جماعت تو جماعت وقت کے اندر نماز پڑھنے میں بھی سستی کر جاتے ہیں۔ یونہی بسا اوقات کھچڑا وغیرہ نیاز بنانے کے لئے روڈ پر گڑھے وغیرہ کھودے جاتے ہیں جو بعد میں راہ گیروں کے لئے تکلیف کا سبب بنتے ہیں، نیز رات بھر ٹیپ ریکارڈر پر باآواز بلند مختلف کلام چلائے جاتے ہیں جو عبادت یا آرام کرنے والوں کے لئے آزمائش کا باعث ہوتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور فرمائیے! جن مقدس ہستیوں کے ایصالِ ثواب کے لئے آپ نیاز وغیرہ مستحب کام کر رہے ہیں کیا وہ جماعت ضائع اور نماز قضا کرنے نیز مسلمانوں کو تکلیف دینے وغیرہ گناہوں سے خوش ہوں گے یا ناراض؟ ایک مستحب کام کرنے کے لئے کئی ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والے کاموں کا ارتکاب کرنا کہاں کی عقلمندی ہے؟

اگر واقعی اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رضامندی مطلوب ہے اور شہدائے کربلا کا فیضان پانا چاہتے ہیں تو نیاز وغیرہ تیار کرنے سمیت زندگی کے ہر مرحلے پر شریعت کی پاسداری کو اپنا معمول بنالیجئے۔ خبردار! ان مستحب کاموں کے درمیان نہ راستہ بند یا تنگ ہو، نہ جماعت یا نماز چھوٹے اور نہ ہی کسی مسلمان کو تکلیف ہو، عین شریعت کے مطابق یہ تمام کام کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے اسیران و شہدائے کربلا کا ایسا فیضان جاری ہوگا کہ آپ کی دنیا و آخرت سنور جائے گی اور اللہ کے کرم سے جنت میں ان مقدس ہستیوں کا قرب نصیب ہوگا۔

عشق میں پاسِ شریعت ہو ضرور
عاشقو یہ ہے ترازوئے حبیب

(قبالۂ بخشش، ص60)

* ناظم المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

اَلْعِلْمُ نُوْرٌ

سیرتِ مصطفےٰ کا مطالعہ کیسے کریں؟

محمد ناصر جمال عطاری مدنی*

نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک زندگی کا لمحہ لمحہ ہمارے لئے راہِ ہدایت ہے کیوں کہ اللہ تعالٰی نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زندگی کو کامل نمونہ (Complete Role Model) بنایا اور آپ کی پیروی کا حکم دیا۔ نبیِّ رحمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت کو محفوظ کرنے کی خوب خوب کوشش کی گئی۔ مصطفےٰ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرتِ مبارکہ کے مطالعہ کے سلسلے میں چند مدنی پھول حاضر ہیں، انہیں پیشِ نظر رکھ کر مطالعہ کرنے سے کئی فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں:

1 مطالعہ کے لئے کتب کا انتخاب کیجئے، ابتدا میں مکتبۃ المدینہ سے شائع ہونے والی کتب و رسائل (مثلاً بڑھا پجاری، نور والا چہرہ، سیاہ فام غلام، سیرتِ مصطفےٰ، سیرتِ رسولِ عربی) کا مطالعہ کرلیجئے۔ سیرت کے موضوع پر مستند سُنّی علمائے کرام ہی کی کتب لیجئے، کسی بدمذہب یا غیر مسلم کی لکھی گئی کتاب پڑھنے سے مکمل طور پر گُریز کیجئے علمائے کرام اس سے سختی سے منع فرماتے ہیں چنانچہ حضور سیّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: وہ کتابیں کہ بے دینوں یا بدمذہبوں نے لکھیں کہ ایسی کتابیں پڑھنا پڑھانا حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 693/23) 2 یاد رکھئے! آپ اس مقدس ذات کے شب و روز کو الفاظ کے ذریعے دیکھ رہے ہیں جو عالمین کے لئے رحمت اور محبوبِ ربُّ العزت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں جن کی عقیدت "ایمان کا مرکز" اور "اسلامی زندگی کا محور" ہے اس سے مکمل طور پر فائدہ حاصل کرنے کے لئے ظاہر و باطن کی پاکیزگی نہایت ضروری ہے لہٰذا ظاہری طہارت کے لئے وضو کیجئے اور باطنی طہارت کے لئے اپنے ذہن کو دنیا کے خیالات سے خالی کیجئے اور تصورِ رسول میں ڈوب کر مطالعہ کیجئے۔ 3 اَعُوْذُ بِالله، بسمِ الله اور درود شریف پڑھ کر کتاب شروع کیجئے اور دل جمعی کے ساتھ پڑھتے رہئے، بے توجہی کے ساتھ ہرگز مت پڑھئے کیوں کہ جذبۂ عقیدت اور والہانہ جوشِ محبت جس قدر عروج پر ہوگا کتاب کے مضامین اتنی جلدی ذہن میں بیٹھیں گے۔ 4 اگر آپ چاہتے ہیں کہ سیرت کے مضامین آپ کے ذہن میں تر و تازہ رہیں تو اس کے لئے تھوڑی سی محنت کرنی ہوگی وہ یہ کہ سیرت کی کتاب پڑھتے جایئے اور کچھ سوالات بناتے جایئے، تقریباً 30 منٹ مطالعہ کرنے کے بعد سوالات کا صفحہ اپنے سامنے رکھئے اور خود سے ان کے جوابات لیجئے، اگر یہ مشق مسلسل جاری رہی تو آپ خود محسوس کریں گے کہ سیرت سے متعلق کئی گوشے آپ کے ذہن میں نہایت مُنظَّم انداز میں محفوظ ہوگئے ہیں۔ 5 مطالعہ کے دوران اگر کوئی بات سمجھ نہ آئے تو علمائے اہلِ سنّت کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنی مشکل پیش کیجئے اور ان کا عطا کردہ حل قبول کرلیجئے۔ 6 اپنے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی یاد کو ہمیشہ تر و تازہ رکھنے کے لئے مطالعہ کے دوران بعض اعمال کو اپنی عملی زندگی کا حصہ بنالیجئے اس طرح جب جب وہ کام کریں گے نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک یاد سے دل و دماغ پُر بہار رہیں گے۔

اللہ پاک ہمیں نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت کا مطالعہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ اولیا و علما، المدینۃ العلمیہ

(قسط:1)

دوست کیسے بنائیں؟

راشد علی عطاری مدنی*

انسانی زندگی میں بعض لوگوں سے تعلقات اس حد تک بڑھ جاتے ہیں جنہیں کسی رشتے کا نام تو نہیں دیا جاتا لیکن انہیں نبھانا ضروری سمجھا جاتا ہے، ان میں ایک اہم تعلق دوستی (Friendship) کا بھی ہے۔ دوستی کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ ہمارے معاشرے میں تقریباً سبھی لوگ کسی نہ کسی سے دوستی کا دم بھرتے ہیں۔

روزمرّہ کے مشاہدات اور تاریخ (History) کے مطالعہ سے بخوبی آشکار ہوتا ہے کہ بہت سے لوگ اچھے دوستوں کی وجہ سے دنیا میں بھی کامیاب رہے اور آخرت کی بھلائی والے کاموں میں بھی لگے رہے، جبکہ ایسوں کی بھی کمی نہیں جو برے دوستوں کی وجہ سے دنیا و آخرت کی بربادی والے راستے پر چل نکلے۔ ایک مسلمان کو کیسے دوست بنانا چاہئے اور اسلامی معاشرے میں دوستی کے تقاضے کیا ہیں؟ آیئے اس بارے میں چند مدنی پھول ملاحظہ کرتے ہیں:

دوست بنانے سے پہلے یاد رکھئے! دوستی کے نتائج فقط دنیوی معاملات تک ہی نہیں ہوتے بلکہ اس کا بندے کے دین و آخرت پر بھی اثر پڑتا ہے، لہٰذا کسی سے بھی دوستی کرنے سے پہلے رسولِ کریم، رءوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ فرمانِ عظیم لازمی پیشِ نظر رکھنا چاہئے کہ "اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ" یعنی آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، لہٰذا تم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ وہ دیکھے کس سے دوستی کر رہا ہے۔ (مستدرک، 5/237، حدیث:7399)

دوستی کس سے کریں؟ دوستی اور مصاحبت ہمیشہ نیک، صالح اور قراٰن و سنّت کے احکام پر عمل پیرا ہونے والوں کی ہی اختیار کرنی چاہئے، کیونکہ صحبت اثر رکھتی ہے۔ اچھے اور بُرے دوست کی مثال اس حدیث پاک سے سمجھئے چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اچھے برے ساتھی کی مثال مُشک اٹھانے اور بھٹی دھونکنے (آگ بھڑکانے) والے کی طرح ہے، مُشک اٹھانے والا یا تجھے ویسے ہی دے گا یا تُو اس سے کچھ خرید لے گا یا اس سے اچھی خوشبو پائے گا اور بھٹی دھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلادے گا یا تُو اس سے بدبو پائے گا۔ (مسلم، ص1084، حدیث6692)

یاد رکھئے! اچھے دوست کی ہمنشینی سَعادتِ دارین (دنیاو آخرت کی بھلائی) ہے جبکہ بُرے دوست کی صحبت دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت بھی تباہ کرسکتی ہے چنانچہ حضرت سیِّدُنا مجاہد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے روایت ہے کہ جب کوئی مَرتا ہے تو اس کے اہلِ مجلس اس پر پیش کئے جاتے ہیں اگر وہ (مرنے والا) اہلِ ذکر سے ہوتا ہے تو ذکر والے اور اگر کھیل کود والوں میں سے ہوتا ہے تو کھیل کود والے پیش کئے جاتے ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء، 3/324، رقم:4115)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہمیں نیکوکاروں کی صحبت اختیار کرنی چاہئے تاکہ مرتے وقت اہلِ ذکر کو ملاحظہ کریں تو ہمارے لبوں پر بھی اللہ تعالٰی کا ذکر جاری ہو۔

اچھے دوست کی پہچان اچھا دوست اور ہمنشین کیسا ہوتا ہے اس کے بارے میں دو فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) اچھا ہمنشین وہ ہے کہ اس کے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے اور اس کی گفتگو سے تمہارے عمل میں

*ناظم ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

اضافہ ہو اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ (جامع صغیر، ص247، حدیث: 4063) (2) اچھا ساتھی وہ ہے کہ جب تو خدا کو یاد کرے وہ تیری مدد کرے اور جب تو بُھولے تو یاد دلا دے۔

(جامع صغیر، ص244، حدیث:3999)

دوست بُری صحبت میں پڑجائے تو اگر کبھی دوست سے کوئی غلطی ہو جائے یا وہ بُری صحبت میں پڑ جائے تو یک لخت (فوراً) اس سے دوری اختیار کرنے کے بجائے اسے سمجھانا چاہئے کیونکہ اچھے دوست کے اوصاف میں سے اہم ترین وصف (خوبی) یہ بھی ہے کہ وہ اپنے دوست کو بری صحبت میں نہیں چھوڑتا، بلکہ اسے برائی سے نکالنے کی کوشش کرتا اور اس کے لئے بارگاہِ الٰہی میں دعا کرتا ہے، اس کی عملی صورت حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مبارک عمل سے ملاحظہ کیجئے چنانچہ منقول ہے کہ ملک شام کا رہنے والا ایک بہادر شخص امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بارگاہ میں آیا کرتا تھا۔ ایک بار وہ کافی عرصہ تک نہ آیا تو آپ نے اس کے متعلق پوچھا، آپ کو بتایا گیا کہ وہ شراب کے نشے میں رہنے لگا ہے، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اسے ایک خط بھیجا جس میں لکھا تھا: عمر بن خطاب کی جانب سے فلاں کی طرف، تم پر سلام ہو، میں تمہارے ساتھ اس اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ گناہوں کو بخشنے والا، توبہ قبول فرمانے والا، شدید پکڑ کرنے والا اور خوب مہربان بھی ہے اس کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ پھر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ساتھیوں سے فرمایا: اپنے بھائی کے لئے اللہ تعالٰی سے دعا کرو کہ اللہ کریم اس کے دل کو پھیر دے اور اس کی توبہ قبول کرلے۔ جب وہ مکتوب اس شخص کے پاس پہنچا تو اس نے پڑھنا شروع کیا اور بار بار کہتا جاتا: گناہوں کو بخشنے والا! توبہ قبول کرنے والا! میرے رب نے مجھے اپنی پکڑ سے ڈرایا ہے اور میری بخشش کا وعدہ کیا ہے۔

(تفسیر ابن ابی حاتم، پ24، غافر، تحت الآیۃ:2، 10/ 3263، رقم:18416)

ایک روایت میں ہے کہ وہ شخص بار بار یہی کہتا رہا اور خود پر روتا رہا، اس نے شراب نوشی سے بھی سچی پکی توبہ کرلی، جب یہ بات امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: جب تم اپنے کسی بھائی کو بھٹکتا ہوا دیکھو تو اسی طرح اس کا راستہ روکو اور اسے نصیحت کرو اور اس کے حق میں اللہ تعالٰی سے دعا کرو کہ وہ اسے توبہ کی توفیق دے۔ (حلیۃ الاولیاء، 4/ 102، رقم :4902)

نیک اعمال کو دوست بنائیے بعض لوگ مال و دولت کو دوست رکھتے ہیں ان کی نظر میں وہی سب کچھ ہوتا ہے، بعض لوگ اپنے اہلِ خانہ (Family Members) کو سب سے بہتر دوست رکھتے ہیں، جبکہ بعض لوگوں کی نظر میں دوستی کے سب سے زیادہ اہل نیک اعمال ہوتے ہیں، کیونکہ بندے کا سب سے اچھا اور بہترین دوست تو وہی ہے جو اس کے ساتھ قبر میں جائے اور وہاں کی وحشت و گھبراہٹ کی گھڑیوں میں اس کا غم خوار ہو اور بے شک ایسا دوست تو صرف نیک اعمال ہی ہیں۔ مذکورہ تین قسم کے دوستوں کا ذکر حدیث پاک میں بھی آیا ہے چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: دوست تین قسم کے ہیں ایک وہ دوست جو کہے: تیرا وہ ہے جو تونے خرچ کیا اور جو تونے روکا وہ تیرا نہیں، یہ تیرا مال ہے۔ ایک وہ دوست جو کہتا ہے: میں تیرے مرنے تک تیرے ساتھ ہوں پھر میں لَوٹ جاؤں گا اور تجھے چھوڑ دوں گا، یہ تیرے اہل وعیال اور خاندان والے ہیں جو تیرے ساتھ زندگی گزارتے ہیں یہاں تک کہ تو اپنی قبر میں پہنچ جاتا ہے اور وہ تجھے چھوڑ جاتے ہیں۔ ایک دوست وہ ہے جو کہے گا: میں تیرے آنے میں بھی تیرے ساتھ ہوں اور جانے میں بھی، وہ تیرا عمل ہے، تو انسان (حسرت سے) کہے گا: اللہ کی قسم! (دنیا میں) تُو میرے لئے ان تینوں سے زیادہ آسان تھا۔

(مستدرک، 1/ 254، حدیث:256)

(بقیہ آئندہ شمارے میں)

عِیادت کی فضیلت

محمد حامد سراج عطاری مدنی*

اس میں کوئی شک نہیں کہ صحت اور بیماری زندگی کا حصہ ہیں، کبھی انسان بھرپور صحت سے لطف اندوز ہوتا ہے تو کبھی بیماری میں مبتلا ہو کر صبر و شکر کرتے ہوئے گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے جیسا کہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مسلمان کو پہنچنے والا کوئی دُکھ، تکلیف، غم، ملال، اَذِیَّت اور درد ایسا نہیں، خواہ اس کے پیر میں کانٹا ہی چبھے مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالٰی اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ (بخاری،4/3، حدیث:5641) دین ہمیں جس طرح خوشیوں میں دوسروں کا ساتھ دے کر ان کی خوشیاں بڑھانے کی ترغیب دیتا ہے اسی طرح غم کی کالی اور تاریک گھٹاؤں میں دوسروں پر سائبان تاننے کی بھی تعلیم دیتا ہے۔ دوسروں کے درد کو اپنا درد سمجھنے اور اس کا احساس کرنے کی حقیقی تصویر عیادت کی صورت میں نظر آتی ہے۔ یقیناً ایک مسلمان کا دوسروں کی تکلیف کا احساس کرکے دل جوئی اور دل داری کی خاطر اپنی مصروفیات میں سے وقت نکال کر عیادت کے لئے جانے میں اُس فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا عملی اظہار ہوتا ہے کہ جس میں تمام مسلمانوں کو ایک عمارت کی مانند قرار دیا گیا ہے۔ (مسلم، ص1070، حدیث:6585)

مریض کی عیادت پر مشتمل اسلامی تعلیمات اس بات کی عکاسی کرتی ہیں کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو کسی بھی حال میں تنہا نہیں چھوڑا۔ پھر یہ دین کی پُر اثر تعلیمات ہی ہیں کہ جن میں عیادتِ مریض کو اخلاقیات میں اعلیٰ درجہ دینے کے ساتھ ساتھ اس میں کئی اُخْرَوِی فوائد بھی رکھے گئے۔

عیادت کی فضیلت پر 2 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو گیا تو واپس ہونے تک جنت کے پھل چننے میں رہا۔ (مسلم، ص1065، حدیث:6551)

(2) جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کیلئے صبح کو جائے تو شام تک اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے ہیں اور اس کیلئے جنت میں ایک باغ ہوگا۔ (ترمذی،2/290، حدیث:971)

عیادت کے آداب مریض کی عیادت میں اسے تکلیف پر صبر کی تلقین کیجئے۔ یاد ہوں تو ایسی احادیث سنائیے جن میں یہ ذکر ہے کہ بیماری گناہوں کا کفارہ ہوجاتی ہے۔ اس کو توبہ واستغفار اور اللہ پاک کو یاد کرنے کا کہئے اور حالتِ مرض میں نماز پڑھنے اور جو عبادات کر سکتا ہو اُن عبادات کی تلقین کیجئے۔ عیادت کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ علاج کیلئے حسبِ حیثیت کچھ رقم نذر کی جائے یہی اَنْسَب (زیادہ بہتر) ہے ورنہ مریض کے حال کے مناسب کچھ کھانے پینے کی چیزیں مثلاً پھل وغیرہ دیئے جائیں۔ مریض اپنے مرض کی وجہ سے جن دنیاوی کاموں اور ذمہ داریوں کو پورا نہ کرسکے، اس میں بھی حتَّی المقدور تعاون کیا جائے۔ ایک اہم بات یہ ہے کہ عیادت میں اتنی دیر نہ بیٹھا جائے کہ مریض یا اس کے اہلِ خانہ تنگ ہوجائیں، دورانِ ملاقات مریض سے تسلی آمیز کلمات کہے جائیں اور ایسی باتیں کی جائیں جن سے وہ خوش ہو اور اس کا دل بہلے۔

حکایت ایک شخص مریض کی عیادت کو گیا اور کافی دیر بیٹھا رہا تو مریض نے کہا: لوگوں کی بھیڑ کی وجہ سے ہمیں تکلیف ہوئی ہے، وہ آدمی کہنے لگا، میں اُٹھ کر دروازہ بند کر دوں؟ مریض نے کہا: ہاں! لیکن باہر سے۔ (مرقاۃ المفاتیح،4/60)

اللہ کریم ہمیں اسلام کی تعلیمات کی روشنی میں مریض کی عیادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* شعبہ فیضان صحابہ واہل بیت، ...

امام محمد بن سیرین علیہ رحمۃ اللہ المبین کا ذریعۂ معاش

عبدالرحمٰن عطاری مدنی*

تعارف حضرت سیدنا امام محمد بن سیرین علیہ رحمۃ اللہ المبین کی کنیت ابو بکر ہے۔ آپ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ امام ابنِ سیرین علیہ رحمۃ اللہ المبین مشہور جلیل القدر تابعی بزرگ، بہت بڑے عالم، فقیہ، محدث، عبادت گزار، دنیا سے بے رغبت اور متقی و پرہیز گار تھے۔ امام المُعَبِّرِیْن حضرت سیدنا محمد بن سیرین بصری کی ولادت 33ھ میں ہوئی اور وصال 10 شوال 110ھ میں بصرہ میں ہوا۔ (الطبقات الکبریٰ، 7/143تا154، تاریخ بغداد، 2/415،422) حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: (فقیر) نے (آپ کی) قبرِ انور کی زیارت کی ہے، بصرہ کے قریب ہی ہے، خواجہ حسن بصری اور محمد بن سیرین ایک ہی حجرہ میں آرام فرما ہیں، آپ تعبیرِ خواب کے امام مانے جاتے ہیں، آپ کا تعبیر نامہ مشہور ہے۔ (ترجمۃ الاکمال مع مراٰۃ المناجیح، 8/85)

چہرے کا رنگ تبدیل ہو جاتا حضرت سیدنا اَشْعَث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: امام ابنِ سیرین علیہ رحمۃ اللہ المبین سے جب کوئی شرعی مسئلہ پوچھا جاتا تو آپ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو جاتا گویا آپ وہ ابنِ سیرین نہیں ہوتے جو سوال پوچھنے سے پہلے تھے۔ ایک بزرگ کا بیان ہے: امام ابنِ سیرین علیہ رحمۃ اللہ المبین کی خدمت میں حاضری کے دوران مختلف تذکرے ہوتے مگر جب موت کا ذکر آتا تو آپ کے چہرے کا رنگ مُتغیّر ہو جاتا۔ (الاکمال للتبریزی، ص618 ملتقطاً)

ذریعۂ آمدن اور دامنِ احتیاط آپ کپڑے کا کام کرتے تھے۔ (الاعلام للزرکلی، 6/154 مفہوماً) حضرت سیدنا ہِشَام بن حَسّان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: امام محمد بن سیرین علیہ رحمۃ اللہ المبین تجارت کرتے تھے، جب آپ کو کسی چیز میں شبہ ہوتا تو اسے چھوڑ دیا کرتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء، 5/492) ایک مرتبہ آپ ایک سودا کرنے لگے جس میں آپ کو 80 ہزار کا نفع ہوتا لیکن آپ کے دل میں اس کے متعلق سود کا شائبہ پیدا ہوا تو آپ نے اسے چھوڑ دیا۔ حالانکہ خدا کی قسم! اس میں سود نہیں تھا۔ (حلیۃ الاولیاء، 2/302، صفۃ الصفوۃ، جز3، 2/163) حضرت ہِشَام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ آپ نے (شبہ کی وجہ سے) چالیس ہزار کا نفع چھوڑ دیا حالانکہ آج علما اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ (سیر اعلام النبلاء، 5/493)

مسلمانوں کو خوفزدہ کرنے سے احتراز حضرت سیّدنا امام محمد بن سیرین علیہ رحمۃ اللہ المبین کے کچھ مکانات تھے جنہیں آپ صرف ذِمّیوں[1] کو کرائے پر دیتے تھے، آپ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو ارشاد فرمایا: جب مہینا ختم ہوتا ہے تو میں ڈرتا ہوں اور یہ بات پسند نہیں کرتا کہ میری وجہ سے کوئی مسلمان خوف زدہ ہو۔ (صفۃ الصفوۃ، جز3، 2/164)

حلال کمانے کی نصیحت حضرت ہِشَام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص تجارت کے ارادے سے سفر پر روانہ ہوتا تو امام ابنِ سیرین علیہ رحمۃ اللہ المبین اسے نصیحت فرماتے: اللہ پاک سے ڈرتے رہنا اور جو حلال رزق تمہارے مقدر میں لکھ دیا گیا ہے اس کی تلاش میں کوشش کرنا، اگر حرام کو پانے کی کوشش کرو گے تب بھی تمہیں ملے گا اتنا ہی جتنا تمہارے مقدر میں لکھ دیا گیا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 2/299)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) ذِمّی اس کافر کو کہتے ہیں جس کے جان و مال کی حفاظت کا ذمہ بادشاہِ اسلام نے جزیہ کے بدلے لیا ہو۔

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

حرام مال سے خریدی ہوئی چیز کا حکم؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ زید سود کے پیسوں سے کھانے کے لئے چیز خریدتا ہے تو وہ کھانے کی چیز حلال کہلائے گی یا حرام ہوگی؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: کسی حرام مال سے خریدی ہوئی چیز میں حرمت و خباثت کے سرایت کرنے یعنی اس خریدی ہوئی چیز کے حرام و خبیث ہونے کے لئے خرید و فروخت میں مالِ حرام پر عقد و نقد کا جمع ہونا ضروری ہے۔ مالِ حرام پر عقد و نقد جمع ہونے کا یہ معنیٰ ہے کہ حرام روپیہ دکھا کر کہے اس روپے کے بدلے فلاں چیز دے دو اور جو روپے دکھائے تھے وہی حرام روپے قیمت میں ادا کردے، اس طرح عقد و نقد مالِ حرام پر جمع ہونے سے جو چیز خریدی جائے گی وہ بھی حرام ٹھہرے گی۔ لیکن اگر خرید و فروخت میں مالِ حرام پر عقد و نقد جمع نہ ہوں مثلاً (1) سامان خریدتے ہوئے حرام روپے دکھائے تھے مگر دیتے ہوئے حلال روپے دیئے کہ یہاں حرام مال پر عقد ہوا لیکن نقد نہیں پایا گیا۔ (2) سامان خریدتے وقت حلال روپے دکھائے مگر دیتے ہوئے حرام روپے دیئے۔ (3) خریدتے وقت حلال یا حرام کوئی سے بھی روپے نہیں دکھائے لیکن دیتے وقت حرام روپے دیئے۔ ان دونوں مثالوں میں حرام مال پر نقد پایا گیا لیکن عقد نہیں ہوا لہٰذا ان صورتوں میں خریدی ہوئی چیزوں میں حرمت پیدا نہیں ہوگی یعنی وہ چیزیں حلال رہیں گی لیکن یہ بات یاد رہے کہ مذکورہ حکم سودی روپے کے عوض خریدی جانے والی چیز کی حلت و حرمت کے بارے میں تھا جہاں تک سودی مال میں تصرف کرنے کا معاملہ ہے تو وہ بہر صورت ناجائز و حرام ہے۔ (ملخص از فتاویٰ رضویہ، 16/298)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نیلامی کے ذریعے سامان خریدنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض اوقات حکومتی ادارے اپنی تحویل میں لئے ہوئے سامان کو نیلام کرتے ہیں، اس کا خریدنا جائز ہے یا نہیں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: جس سامان کی نیلامی مالک کی اجازت سے ہو اس مال کا خریدنا اور اس خریدے ہوئے مال میں تصرف جائز ہے البتہ جو مال مالک کی اجازت کے بغیر نیلامی میں فروخت کیا گیا ہو اس کا عقد مالک کی اجازت پر موقوف رہے گا اگر مالک اس عقد کو جائز کردے تو جائز ہو جائے گا اور خریدار اس کا مالک کہلائے گا اور اس کا تصرف اس مال میں جائز ہوگا اور اگر مالک اس عقد کو رد کردے تو وہ عقد باطل ہو جائے گا اور مالک کی اجازت کے بغیر کئے گئے سودے کو جب تک مالک جائز و نافذ نہ کرے اس وقت تک سامان میں خریدار کو تصرُّف حلال نہ ہوگا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اسمگلنگ کے بارے میں شرعی حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ اسمگلنگ کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ یعنی دوسرے ملک سے

* دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان،

چاندی سونا یا گھڑی اور کپڑا وغیرہ لا کر بیچنا شرع کے نزدیک کیسا ہے جب کہ ملکی قانون کے اعتبار سے جرم ہے؟ مطلب اس صورت میں جرم ہے جب چھپا کر لایا جائے اور جو ٹیکس بنتا ہے وہ نہ دیا جائے ایسا دو طرح سے ہوتا ہے ایک تو رسمی راستوں کے بجائے کشتیوں یا خفیہ راستوں کے ذریعے کیا جاتا ہے دوسرا یہ کہ سی پورٹ یا ائیر پورٹ کے ذریعے ہی سامان آتا ہے لیکن اندر کے لوگوں سے کھانچے ہوتے ہیں جس کی بنا پر رشوت وغیرہ دے کر ٹیکس بچا لیا جاتا ہے؟ اس بارے میں راہنمائی فرمائیں۔

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: جن چیزوں کی خرید و فروخت حلال ہے صرف اسمگلنگ کی وجہ سے وہ چیزیں حرام نہیں ہو جائیں گی البتہ ایسا طریقہ اختیار کرنا، ناجائز کہلائے گا۔ ناجائز ہونے کی وجہ ظاہر ہے کہ ایسا کرنا غیر قانونی ہے، پکڑے جانے پر قید و بند اور رسوائی لازمی چیز ہے پھر اس کام کو جاری رکھنے کے لئے رشوتیں دینا پڑتی ہیں جو خود الگ سے حرام کام ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

خون کی خرید و فروخت کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض بلڈ بینک (Blood bank) والے خون کی خرید و فروخت کرتے ہیں ان کا خون کی خرید و فروخت کرنا کیسا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: خون کی خرید و فروخت ناجائز و گناہ و باطل ہے۔ ہاں اگر مریض کو حاجت و ضرورت کی حالت میں بغیر پیسوں کے نہیں ملتا تو اس کو یا اس کے لواحقین کو خریدنا جائز ہے لیکن بیچنے والے کے لئے یہ پیسے حلال و طیب نہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نیا موبائل ڈبہ کھل جانے کے بعد کم قیمت میں بیچنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہم ڈبہ پیک نیا موبائل لے کر رقم کی ادائیگی بھی کر دیتے ہیں مگر ڈبہ کھولنے کے بعد موبائل پسند نہیں آتا تو دکان دار سے واپس کرنے کا کہتے ہیں تو وہ ہزار، دو ہزار بلکہ بعض اوقات اس سے بھی زیادہ رقم کم کر کے واپس کرتا ہے جس سے خریدار کو نقصان ہوتا ہے، ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیے؟ کیا یہ صورت سود میں داخل ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: نیا موبائل جب کھول کر چیک کرنے کے لیے اسٹارٹ کر لیا تو اس کی قیمت گر جاتی ہے ایسے موقع پر ہمارا عُرف یہ ہے کہ اس طرح کا دوسرا موبائل دیکھ کر پہلے اطمینان حاصل کیا جاتا ہے پھر ڈبہ پیک موبائل خریدا جاتا ہے اور اگر اس میں کوئی عیب نہ ہو تو واپس نہیں کیا جاتا اگر کوئی واپس کرنا چاہے تو نئی خریداری ہوتی ہے یعنی وہ بعد میں آکر دکاندار کو فروخت کرتا ہے اور ایسی فروخت بہت ساری چیزوں میں ہوتی ہے لوگ گاڑیاں لیتے ہیں، مہینا پندرہ دن استعمال کرنے کے بعد اسی شخص کو جس سے خریدی تھی کم قیمت پر فروخت کر دیتے ہیں تو دوسری ڈیل ایک نئی خریداری ہوتی ہے جس میں خرید و فروخت کی شرائط و تفصیل پائی جاتی ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بیعانہ ضبط کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عام طور پر رائج ہے کہ جب ایک شخص کسی سے کوئی مال خریدتا ہے تو وہ بیچنے والے کو کچھ رقم بیعانہ دیتا ہے پھر کسی وجہ سے وہ دونوں آپس میں بیع ختم کر دیتے ہیں تو بیچنے والا بیعانہ کی رقم ضبط کر لیتا ہے خریدار کو واپس نہیں کرتا اس کا ایسا کرنا کیسا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: سودا ختم ہو جانے پر بیعانہ ضبط کرنا، ناجائز و گناہ اور ظلم ہے۔ اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرّحمٰن فرماتے ہیں: "بیع نہ ہونے کی حالت میں بیعانہ ضبط کر لینا جیسا کہ جاہلوں میں رواج ہے ظلم صریح ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، 17/94)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تذکرۂ صالحات

حضرت سیّدتنا ماریہ قِبطیّہ رضی اللہ تعالٰی عنہا

ابو القاسم عطاری مدنی*

نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہجرتِ مدینہ کے چھٹے یا ساتویں سال حضرت سیّدنا حاطب بن ابی بَلْتَعَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو خط دے کر اِسْکَنْدریہ (Alexandria جو کہ اب مصر کا شہر ہے اس) کے بادشاہ کی جانب بھیجا۔ اس بادشاہ کا لقب مُقَوْقِس اور نام جُرَیْج بن مینا تھا۔ یہ نہایت اَخلاق سے پیش آیا اور نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا خط سینے سے لگا کر کہنے لگا: اس نبی کی تشریف آوری کا یہی زمانہ ہے جس کی تعریف و توصیف ہم اللہ کریم کی کتاب میں پاتے ہیں۔ ان کی صفات میں سے ہے کہ **وہ دو بہنوں کو ایک ساتھ غلامی یا نکاح میں جمع نہیں فرماتے، تحفہ قبول فرماتے جبکہ صدقہ کھانے سے گریز کرتے ہیں، ان کے ہم نشین مساکین ہیں اور ان کے کندھوں کے درمیان مہرِ نبوت ہے۔** (طبقات ابن سعد، 1/107، مدارج النبوت، 2/226، شرح الزرقانی علی المواہب، 4/459، حسن المحاضرہ، 1/84)

بادشاہ کا نذرانہ پھر اس نے بارگاہِ رسالت میں کچھ قیمتی تحائف بھیجے جن میں ایک ہزار مثقال سونا، 20 قبطی کپڑے، ایک خچر (جس کا نام دُلدُل تھا)، ایک دراز گوش (یعنی گدھا جس کا نام بعض روایات کے مطابق یعفور تھا)، شہد اور دو باندیاں تھیں۔ یہ دونوں سگی بہنیں تھیں، ایک کا نام ماریہ قِبطِیّہ اور دوسری کا سیرین (رضی اللہ تعالٰی عنہما) تھا۔ جب یہ تحائف (اور صدقہ) بارگاہِ رسالت میں پہنچے تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہدیہ قبول فرمایا اور صدقہ واپس کر دیا۔ (حسن المحاضرہ، 1/84، شرح الزرقانی علی المواہب، 4/459، 460)

قبولِ اسلام نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دونوں بہنوں کو ایک ساتھ اپنی غلامی میں جمع کرنا پسند نہ فرمایا اور ان دونوں میں سے کسی ایک کے اِنتخاب کے لئے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی: اے اللہ! اپنے نبی کے لئے ایک کو منتخب فرما چنانچہ حضرت سیّدتنا ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو اللہ پاک نے اپنے حبیب کے لئے یوں منتخب فرمایا کہ جب آپ علیہ السَّلام نے دونوں کنیزوں پر اسلام پیش فرمایا تو حضرت سیّدتنا ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فوراً اسلام قبول کرلیا جبکہ آپ کی بہن حضرت سیّدتنا سیرین رضی اللہ تعالٰی عنہا نے کچھ دیر بعد اسلام قبول کیا۔ پھر حضرت سیّدتنا سیرین رضی اللہ تعالٰی عنہا کو آپ علیہ السَّلام نے حضرت سیّدنا حسّان بن ثابت رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ہبہ کر دیا جن سے حضرت سیّدنا عبد الرحمٰن بن حسان رضی اللہ تعالٰی عنہما پیدا ہوئے۔ (حسن المحاضرہ، 1/84، شرح الزرقانی علی المواہب، 4/460)

حضور کی کرم نوازیاں حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرت سیّدتنا ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو بہت پسند فرماتے، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا پر کرم نوازی فرماتے ہوئے علیحدہ مکان عطا فرمایا۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مختلف اوقات میں آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے پاس تشریف لے جایا کرتے۔ ذوالحجۃ الحرام 8 ہجری میں انہیں سے شہزادۂ رسول حضرت سیّدنا ابراہیم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ولادت ہوئی۔ (طبقات ابن سعد، 1/107، الاصابہ، 8/311)

شیخین کی عقیدت حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ حضرت سیّدتنا ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی ضروریاتِ زندگی کا اہتمام فرماتے رہے، پھر امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس ذمہ داری کو سرانجام دیا۔

وصال حضرت سیّدتنا ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا وصال عہدِ فاروقی میں محرّمُ الحرام 16 ہجری کو ہوا۔ (الاصابہ، 8/311) امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی نمازِ جنازہ پڑھائی جنّتُ البقیع میں تدفین ہوئی۔ (المنتظم، 4/218، استیعاب، 4/465)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* شعبہ فیضانِ اولیا و علما، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

اسلامی بہنیں قعدہ میں کیسے بیٹھیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ عورتیں تشہد میں مردوں کی طرح ہی بیٹھیں۔ کیا عورتیں مردوں کی طرح ہی بیٹھیں گی یا مختلف طریقہ ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورتیں تشہد میں مردوں کی طرح نہیں بیٹھیں گی بلکہ ان کے لئے شریعت کا یہ حکم ہے کہ وہ تورُّک کریں یعنی اپنے دونوں پاؤں دائیں جانب نکال کر بائیں سرین پر بیٹھیں کیونکہ ایک تو اس طرح بیٹھنا بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہے اور اس طریقے سے بیٹھنے میں عورتوں کے لئے آسانی بھی ہے اور اس میں پردے کی رعایت بھی زیادہ ہے اور عورتوں کے لئے زیادہ مناسب وہی طریقہ ہوتا ہے جس میں پردے کی رعایت زیادہ ہو جیسا کہ سجدے کا معاملہ ہے کہ اس میں مردوں کو حکم ہے کہ وہ کہنیاں زمین سے، بازو پہلوؤں سے اور پیٹ رانوں سے دور رکھیں لیکن عورت کو اس کے برخلاف سمٹ کر سجدہ کرنے کا حکم ہے یہی معاملہ بیٹھنے کے متعلق بھی ہے جیسا کہ درج ذیل عبارات سے واضح ہے۔ روایات میں ہے کہ عورتوں کو مردوں کی طرح بیٹھنے سے منع کیا گیا اور پہلے ان کو حکم تھا کہ وہ چار زانو بیٹھیں پھر حکم دیا گیا کہ وہ چار زانو کے بجائے سمٹ کر اور باہم اعضا کو ملا کر بیٹھیں جو کہ تورُّک کا طریقہ ہے چنانچہ مصنف ابنِ ابی شیبہ میں ہے: کن النساء یؤمرن ان یتربعن اذا جلسن فی الصلاۃ، ولا یجلسن جلوس الرجال ترجمہ: عورتوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ وہ نماز میں چار زانو ہو کر بیٹھیں اور مردوں کے بیٹھنے کی طرح نہ بیٹھیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، 1/303) مسندِ ابی حنیفہ میں حضرت نافع سے مروی ہے کہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما، انہ سئل کیف کن النساء یصلین علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قال: کن یتربعن، ثم امرن ان یحتفزن ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے سوال کیا گیا کہ عورتیں رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے میں کیسے نماز ادا کیا کرتی تھیں تو فرمایا: کہ پہلے وہ چار زانو ہو کر بیٹھا کرتی تھیں پھر انہیں حکم دیا گیا کہ وہ سمٹ کر بیٹھیں۔ سمٹ کر بیٹھنے کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور محدث حضرت علّامہ علی قاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی لکھتے ہیں: ای یضممن اعضاءھن بان یتورکن فی جلوسھن ترجمہ: یعنی عورتیں اپنے اعضا ملا کر رکھیں بایں طور کہ وہ بیٹھنے میں تورُّک کریں (دونوں ٹانگیں ایک طرف نکال کر سرین پر بیٹھیں) (شرح مسند ابی حنیفہ لملا علی قاری، 1/191) صحاح جوہری میں ہے: وفی الحدیث عن علی رضی اللہ عنہ اذا صلت المراۃ فلتحتفز ای تتضام اذا جلست واذا سجدت ترجمہ: اور حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی حدیثِ پاک میں ہے: جب عورت نماز پڑھے تو وہ سمٹے۔ یعنی جب وہ بیٹھے اور جب وہ سجدہ کرے تو باہم اعضا ملائے رکھے۔ (الصحاح تاج اللغۃ، 3/874) مصنف ابنِ ابی شیبہ میں ہے: عن ابراھیم، قال: تجلس المراۃ من جانب فی الصلاۃ ترجمہ: حضرت ابراہیم (نخعی) سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: عورت نماز میں ایک جانب ہو کر بیٹھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، 1/304) ہدایہ میں ہے: ان کانت امراۃ جلست علی الیتھا الیسری واخرجت رجلیھا من الجانب الایمن لانہ استر لھا ترجمہ: اگر عورت ہے تو وہ اپنی بائیں سرین پر بیٹھے اور اپنے دونوں پاؤں دائیں جانب نکال لے کیونکہ یہ اس کے لئے زیادہ پردے والی کیفیت ہے۔ (ہدایہ، 1/53) علّامہ کاسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی لکھتے ہیں: اما المراۃ فانھا تقعد کاستر ما یکون لھا فتجلس متورکۃ عورت اس ہیئت پر بیٹھے جس میں اس کا پردہ زیادہ ہو لہٰذا وہ تورک کی حالت میں بیٹھے۔ (بدائع الصنائع، 1/211) امام اہلِ سنّت، سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن ایک سوال کے جواب میں ضمناً اس مسئلے پر کلام کرتے ہوئے لکھتے ہیں (فارسی عبارت کا ترجمہ کچھ یوں ہے): اس کی ایک نظیر مسئلہ قعود ہے کہ اس کے دونوں طریقے نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم سے منقول ہیں ہمارے علماء نے مردوں کے لئے دایاں پاؤں کھڑا کرنا اور بائیں پر بیٹھنے کو اختیار کیا ہے کیونکہ یہ شاق ہے اور بہتر عمل وہی ہوتا ہے جس میں مشقت ہو اور خواتین کے لئے تورک کا قول کیا کیونکہ اس میں زیادہ ستر اور آسانی ہے اور خواتین کا معاملہ ستر اور آسانی پر مبنی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 6/149)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیب	مُصَدِّق
محمد ساجد عطاری مدنی	عبدہ المذنب فضیل رضا عطاری عفا عنہ الباری

دودھ ضائع ہونے سے بچائیے

اُمِّ نور عطاریہ

دودھ اللہ کریم کی ایسی پیاری نعمت ہے جو ہر عمر کے افراد کے لئے فائدہ مند ہے اس نعمت کے جتنے فائدے ہیں اگر بے احتیاطی کی جائے تو یہ نعمت اتنی ہی جلدی خراب یا ضائع بھی ہو جاتی ہے لہٰذا یہاں دودھ کی قدر اور حفاظت کے بارے میں چند مدنی پھول پیش کئے جاتے ہیں: **دودھ خراب ہونے سے بچانے کے طریقے** ✸ کچا دودھ جلد از جلد اُبال لیں یا فریج میں محفوظ کر لیں کیونکہ اُبالے یا ٹھنڈا کئے بغیر زیادہ دیر تک رکھے رہنے سے اس کے جلد خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ ✸ جس برتن میں دودھ رکھا جائے وہ صاف ستھرا اور ہر قسم کی کھٹائی مثلاً لیموں، لسی اور دہی وغیرہ کے اثرات سے پاک ہو ورنہ دودھ خراب ہو جائے گا۔ **دودھ ابالنے کی احتیاطیں** ✸ جب دودھ اُبل کر برتن سے باہر آنے لگے تو فوراً اس پر پانی کی چھینٹیں ماریں یا آنچ ہلکی کر کے اسے دودھ کے چمچ وغیرہ سے ہلائیں تاکہ دودھ باہر نہ گرے۔ ✸ ایسے چھوٹے برتن میں دودھ نہ اُبالیں جو لبالب بھر جاتا ہو، کیونکہ اس صورت میں دودھ اُبلتے ہی گرنے کے امکانات زیادہ ہیں۔ ✸ دودھ اُبالتے وقت ممکن ہو تو چمچ ہلاتے رہیں یا پھر ہلکی آنچ پر اُبالیں۔ دودھ کے برتن کو چولہے پر رکھ کر عام طور پر گھر والے اپنے دیگر کاموں میں مصروف ہو جاتے ہیں کہ ابھی جوش آنے میں دیر ہے، جب جوش آتا ہے اور دودھ اُبل جاتا ہے تو انہیں ہوش آتا ہے یوں ذرا سی غفلت سے تھوڑی سی نعمت کا ضیاع ہو جاتا ہے جو کسی طرح بھی مناسب نہیں۔ ✸ دودھ کو ایک سے دو اُبال آجائیں تو چولہے سے اُتار لیں کہ زیادہ اُبالنے سے اس کی غذائیت کم ہو جاتی ہے نیز دودھ اور بالائی برتن کے ساتھ چپک جاتی ہے اور بعض اوقات تو زیادہ بے احتیاطی کی وجہ سے برتن کے ساتھ ہی جل جاتی ہے۔ **دودھ خراب ہونے لگے تو** ✸ اگر دودھ خراب ہونے لگے تو تھوڑا سا کاسٹک سوڈا ملا کر اُبال لیں اور پھر دہی جما لیں اس طرح دودھ ضائع نہیں ہو گا۔ دودھ خراب ہونے کی علامت یہ ہے کہ دودھ گاڑھا ہونے لگتا ہے، ذائقے میں تُرشی آجاتی ہے اور ہلکی ہلکی بُو آنے لگتی ہے۔ ✸ دودھ کے برتن ڈھانپ کر رکھیں کہ بعض اوقات گھروں میں پائے جانے والے حَشَراتُ الارض (کیڑے مکوڑے) اس میں گر جاتے ہیں۔ **دودھ خراب ہو جائے تو** ✸ اگر دودھ پھٹ جائے تو اسے مت پھینکیں بلکہ اس میں شہد یا چینی ڈال کر چولہے پر چڑھا دیں یہاں تک کہ اس کا پانی جل جائے اور کھویا رہ جائے، یہ کھانے میں انتہائی لذیذ ہوتا ہے۔ (فیضانِ سنّت، ص576 ماخوذاً) ✸ اگر دودھ سوڈا بنانا ہو تو پہلے دودھ اور سوڈے کی بوتل کو اچھی طرح ٹھنڈا کر لیں پھر مکس کریں، گرم دودھ میں سوڈا ہرگز مت ڈالیں ورنہ دودھ پھٹ جائے گا۔ **احتیاط** کچا دودھ اگر تازہ ہو تو اسے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر زیادہ دیر گزر گئی یا دکان سے خریدا ہو تو بغیر اُبالے ہرگز استعمال نہ کریں کہ اس میں مختلف جراثیم شامل ہو جاتے ہیں، نیز ✸ ہمارے یہاں کھلا دودھ عموماً پلاسٹک کی تھیلی یا بند دودھ گتے کے ڈبے میں ملتا ہے دودھ نکالنے کے باوجود اس تھیلی یا ڈبے میں دودھ کے کئی قطرے لگے رہ جاتے ہیں انہیں بھی ضائع ہونے سے بچانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس نعمت کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

روشن ستارے

رازدانِ مصطفیٰ

حضرت سیّدنا حُذَیفہ بن یَمان رضی اللہ تعالٰی عنہما

عدنان احمد عطاری مدنی*

غزوۂ خندق کے موقع پر ایک رات سخت آندھی اور شدید سردی تھی، سیّدِ دو عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک جانثار کو دشمنوں کی خبر لانے کا حکم فرمایا اور دعا دی: اے اللہ! تو اس کی حفاظت فرما سامنے سے اور پیچھے سے، دائیں سے اور بائیں سے، اوپر سے اور نیچے سے۔ وہ جانثار صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں کہ دعائے نبوی کے بعد گویا مجھ سے سردی بالکل جاتی رہی، ہر ہر قدم پر یوں معلوم ہو رہا تھا کہ گرمی میں چل رہا ہوں۔ دشمنوں کا جائزہ لے کر رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حالات گوش گزار کئے تب سردی کا احساس ہوا۔ پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے اپنے قریب کیا اور قدمین مبارکہ کے پاس سونے کے لئے جگہ دے دی پھر اپنی بابرکت چادر کا کنارہ مجھ پر ڈال دیا یہ کرم نوازی دیکھ کر میں اپنا پیٹ اور سینہ سرکار مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بابرکت قدموں سے باربار مَس کرتا رہا، صبح ہوئی تو دشمن بھاگ چکا تھا۔ (تاریخ ابن عساکر، 12/278تا280ملتقطاً) میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزِ قیامت معیتِ رسول کی سند پانے والے، رحمتِ عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدموں سے لپٹ کر خوب برکتیں لینے والے وفادار اور جانثار بلند مرتبہ صحابیِ رسول، ایران کے سابقہ پایۂ تخت مدائن کے گورنر حضرت سیّدنا حُذَیفہ بن یَمان انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہما تھے۔

لقب، کنیت و مقامِ پیدائش آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی کنیت ابوعبداللہ جبکہ لقب "صاحبُ سِرِّ رسول اللہ" ہے یعنی رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے رازدان۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے والد ماجد کا نام حضرت حِسْل یا حُسَیل تھا مگر "یَمان" کے لقب سے مشہور ہوئے، مکۂ مکرمہ کے قبیلہ عَبْس سے تعلق تھا کچھ وجوہات کی بنا پر مکہ چھوڑ کر مدینے میں رہائش اختیار کر لی اور یہیں شادی کی، یوں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی پیدائش مدینے میں ہوئی (زرقانی علی المواہب، 4/557) اسی وجہ سے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے اختیار دیا کہ میں اپنا شمار گروہِ مہاجرین میں کروں یا انصار میں، تو میں نے گروہِ اَنصار کو پسند کیا۔ (معجم کبیر، 3/164، حدیث: 3011)

والدِ ماجد کی شہادت جنگِ اُحد میں کفار شکست کھا کر بھاگ چکے تھے اور مسلمان مالِ غنیمت جمع کر رہے تھے کہ کفار نے پلٹ کر یکدم پھر حملہ کر دیا، چونکہ مسلمان صف بندی کی حالت میں نہ تھے، اس لئے کفار سے لڑتے ہوئے کچھ مسلمان بھی مسلمانوں کے ہاتھوں شہید ہو گئے ان شہدا میں حضرت سیّدنا حذیفہ کے والد گرامی حضرت سیّدنا یمان رضی اللہ تعالٰی عنہما بھی تھے۔ (زرقانی علی المواہب، 2/412)

خصوصی تعلیم آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ منافقین اور علاماتِ نفاق کی خوب پہچان رکھتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ غیب کی خبریں بتانے والے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اپنے قریب بلایا اور ایک ایک منافق کا نام بتایا۔ (معجم کبیر، 3/164، حدیث: 3010)

جنازے میں شرکت یہی وجہ تھی کہ جب بھی جنازہ آتا تو امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ معلوم کرواتے کہ حضرت حذیفہ جنازے میں شامل ہیں یا نہیں، اگر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ شامل ہوتے تو حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نمازِ جنازہ پڑھا دیتے ورنہ خود بھی شریک نہ ہوتے۔ (اسد الغابہ، 1/573)

فتنہ باز لوگوں کی خبر رکھنے والے ایک مقام پر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم!

*مُدَرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز

میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھی بھول گئے ہیں یا جانتے ہوئے انجان بن رہے ہیں۔ وَاللہ! دنیا کے خاتمہ تک جتنے بھی ایسے فتنہ پَرْوَر لوگ آئیں گے جن کے پیروکار تین سو یا اس سے زائد ہوں گے ان سب کا نام، ان کے باپوں کا نام، ان کے قبیلوں کا نام رسولُ اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمیں بتا دیا ہے۔ (ابوداود، 4/129، حدیث:4243)

بارگاہِ فاروقی میں مقام حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہُ تعالٰی عنہ جب کسی شخص کو کوئی عہدہ سپرد فرماتے تو وہاں کے لوگوں کے نام یہ تحریر دیتے کہ جب تک یہ تمہارے درمیان عدل کریں تو تم ان کی اطاعت کرنا، لیکن آپ رضی اللہُ تعالٰی عنہ کو مدائن کے گورنر کا عہدہ عطا کرنے کے بعد تحریر فرمایا: لوگو! ان کی اطاعت کرنا اور جو کچھ یہ طلب کریں، وہ انہیں دے دینا۔ **گورنر کی سادگی** آپ رضی اللہُ تعالٰی عنہ نہایت سادہ طبیعت تھے اور تکلُّفات (Formalities) میں پڑنے سے بچتے تھے چنانچہ دراز گوش (یعنی گدھے) پر سوار ہو کر بڑی بے نیازی سے دونوں پاؤں ایک جانب لٹکائے ہوئے شہر مدائن میں گورنر کی حیثیت سے داخل ہوگئے جبکہ شہر کے لوگ منتظر ہی رہے اور اندازہ بھی نہ لگا پائے کہ نیا گورنر کون ہے؟ **صرف دو وقت کا کھانا** بعد میں معلوم ہوا تو دوڑ کر آپ رضی اللہُ تعالٰی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس وقت آپ رضی اللہُ تعالٰی عنہ ہاتھ میں پکڑی ہوئی روٹی اور ایک بوٹی تناول فرما رہے تھے۔ لوگوں نے ضروریات کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اپنے لئے کھانا اور گدھے کے لئے چارا دن میں صرف 2 مرتبہ چاہئے۔ (تاریخ ابن عساکر، 12/286،ماخوذاً) **مال و دولت جمع نہ کیا** حضرت عمر فاروق رضی اللہُ تعالٰی عنہ کو جب آپ کی واپسی کی اطلاع ملی تو مدینے آنے والے راستے پر آپ کا انتظار کرنے لگے تاکہ آپ کی پہلے والی اور موجودہ حالت کو ملاحظہ فرمائیں جب آپ رضی اللہُ تعالٰی عنہ کو پہلی حالت پر دیکھا (یعنی خالی ہاتھ ہی تھے) تو (خوش ہو کر) آپ کو گلے سے لگالیا اور فرمایا: تم میرے بھائی اور میں تمہارا بھائی ہوں۔ (الزہد لاحمد، ص200)

کسی کو مت بتانا آپ رضی اللہُ تعالٰی عنہ نماز خشوع و خضوع سے ادا فرماتے تھے ایک مرتبہ نماز میں ہچکیاں بندھ گئیں۔ فارغ ہوئے تو قریب ہی ایک شخص کو موجود پایا، ارشاد فرمایا: جو کچھ دیکھا ہے کسی کو ہرگز نہ بتانا۔ خدا خوفی اور دنیا سے بے رغبتی کی وجہ سے اس خواہش کا اظہار کرتے کہ دروازہ بند کرکے بیٹھ جاؤں اور کسی سے نہ ملوں یہاں تک کہ بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہو جاؤں۔ (صفۃ الصفوۃ، 1/312)

مجاہدانہ کارنامے آپ رضی اللہُ تعالٰی عنہ نے غزوۂ بدر کے علاوہ تمام غزوات میں شرکت کی، دورِ فاروقی میں نَہاوَند کی جنگ میں امیرِ لشکر حضرت سیدنا نعمان بن مُقَرِّن رضی اللہُ تعالٰی عنہ کی شہادت کے بعد جھنڈا اپنے ہاتھ میں لیا، 22 ہجری میں ہمدان، رَے اور دینور کی فتوحات کا سہرا آپ کے سر پر سجا۔ (تاریخ ابن عساکر، 12/287، الاستیعاب، 1/394)

وصال مبارک بوقتِ انتقال بہت زیادہ رو رہے تھے کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا: اس لئے نہیں رو رہا کہ دنیا چھوٹ رہی ہے کیونکہ موت مجھے محبوب ہے لیکن (رونے کی وجہ یہ ہے کہ) میں نہیں جانتا کہ جب مجھے آگے پیش کیا جائے گا تو اللہ مجھ سے راضی ہوگا یا ناراض؟ (تاریخ ابن عساکر، 12/296)

آپ رضی اللہُ تعالٰی عنہ کا وصال مبارک میں خلیفہ ثالث حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہُ تعالٰی عنہ کی شہادت کے چالیس دن بعد (غالباً 28 محرم الحرام 36 ہجری کو مدائن (سلمان پاک) میں ہوا، یہیں آپ رضی اللہُ تعالٰی عنہ کا مزارِ پُرانوار ہے۔ (بغیۃ الطلب، 5/2176، مراٰۃ المناجیح، 1/80)

جسم سلامت رہا وصال کے سینکڑوں سال بعد غالباً 20 ذوالحجۃ الحرام 1351 ہجری کے دن قبر میں نمی آجانے کے باعث حضرت سیّدنا حذیفہ اور حضرت سیّدنا جابر رضی اللہُ تعالٰی عنہما کے اَجسامِ مبارکہ کی منتقلی ہوئی تو پوری دنیا سے آنے والے لاکھوں زائرین نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دونوں اصحابِ رسول رضی اللہُ تعالٰی عنہما کے اجسامِ مقدسہ اور پاکیزہ کفن یہاں تک کہ داڑھی مبارک کے بال تک بالکل صحیح سلامت تھے۔ اجسامِ مقدسہ کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا کہ شاید انہیں رحلت فرمائے ہوئے دو تین گھنٹے سے زائد وقت نہیں گزرا۔ (قبر کھل گئی، ص14، 15 ملخصاً)

ذہن میلا نہیں ہوتا، بدن میلا نہیں ہوتا
خدا کے پاک بندوں کا کفن میلا نہیں ہوتا

(پردے کے بارے میں سوال جواب، ص109)

فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی اہلِ بیت سے محبت

محمد نواز عطاری مدنی*

امامُ العادلین، امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ جہاں دیگر بہترین اوصاف کے مالک تھے وہیں آپ کی اہلِ بیتِ اطہار سے عقیدت و محبت بھی مثالی تھی۔ اہلِ بیتِ کرام سے محبت کے چند مَظاہر ملاحظہ کیجئے:

حضور کے چچا سے عقیدت و محبت حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے دورِ خلافت میں حضرت سیّدُنا عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے سوار ہو کر نہیں ملا کرتے تھے، بلکہ اپنی سواری سے اُتر کر ان کے ساتھ ساتھ چلتے یہاں تک کہ جب وہ اپنے گھر یا اپنی مجلس میں پہنچ جاتے تو حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ الگ ہو جاتے۔ (الصواعق المحرقۃ، ص178 ماخوذاً)

مولا مشکل کُشا سے عقیدت و محبت ایک بار مولا مشکل کشا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجہَہُ الکریم ایک ایسی مجلس میں تشریف لائے جہاں حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ جلوہ فرما تھے۔ جیسے ہی آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے انہیں دیکھا تو سمٹ گئے اور عاجزی کرتے ہوئے ان کیلئے جگہ کشادہ فرمادی۔ مجلس کے اختتام پر جب مولا علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجہَہُ الکریم تشریف لے گئے تو کچھ لوگوں نے عرض کی: یاامیرَ المؤمنین! آپ کا مولا علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجہَہُ الکریم کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا جیسا انداز ہے ویسا کسی اور کے ساتھ نہیں ہے۔ یہ سُن کر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے مولا علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھ اس حُسنِ سُلوک سے کون سی چیز روک سکتی ہے۔ اللہ پاک کی قسم! بے شک یہ میرے مولا ہیں اور ہر مؤمن کے مولا ہیں۔ (تاریخ ابن عساکر، 42/235 ملتقطاً)

بی بی فاطمۃ الزہراء سے عقیدت امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے خاتونِ جنّت حضرت سیّدَتُنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالٰی عنہا سے کہا: اے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شہزادی! اللہ پاک کی قسم! تمام مخلوق میں کوئی ایسا نہیں جو ہمیں آپ کے والدِ گرامی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے زیادہ محبوب ہو اور ان کے بعد آپ سے زیادہ ہمارے نزدیک کوئی پسندیدہ شخصیت نہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، 8/572، حدیث:4 مختصراً)

حسنینِ کریمین سے عقیدت ومحبت حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں وظائف مقرر کرنے کیلئے اپنے اصحاب سے مشورہ لیا کہ سب سے پہلے کس کا وظیفہ مقرر کیا جائے؟ سب کہنے لگے: یاامیرَ المؤمنین! سب سے پہلے آپ اپنا وظیفہ مقرر کریں۔ مگر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ساداتِ کرام سے آغاز کیا چنانچہ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہما کے لئے پانچ پانچ سو درہم وظیفہ مقرر کیا۔ (الریاض النضرۃ، 1/341)

حسنینِ کریمین کے لئے یمن سے کپڑے منگوائے

ایک مرتبہ یمن سے کچھ کپڑے آئے تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔ لوگ وہ کپڑے پہن کر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس آ آ کر دعا دینے لگے اس وقت آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے روضۂ انور اور منبرِ اقدس کے درمیان تشریف فرما تھے اچانک آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سامنے شہزادیِ کونین کے کاشانۂ اقدس

*ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

سے حسنینِ کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما باہر تشریف لائے، دونوں شہزادوں کے جسموں پر ان کپڑوں میں سے کوئی کپڑا نہیں تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دیکھ کر غمزدہ ہوگئے، اور فوراً حاکمِ یمن کو خط لکھا کہ جلد از جلد حسنینِ کریمین کے لئے دو بہترین اور قیمتی حُلّے بھیجو۔ حاکمِ یمن نے فوراً حکم کی تعمیل کی اور دو حُلّے بھیج دیئے۔ ایک روایت میں ہے کہ یمن سے آئے ہوئے کپڑے حسنینِ کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے شایانِ شان نہیں تھے پھر یمن سے دوسرے کپڑے منگوا کر انہیں پہنائے اور ارشاد فرمایا: اب میں خوش ہوگیا ہوں۔

(تاریخ ابن عساکر، 14/177 ماخوذاً)

شہادت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر 26 ذوالحجۃ الحرام کی صبح نماز کی حالت میں قاتلانہ حملہ ہوا جس کے چند دن بعد آپ اپنے خالقِ حقیقی سے جاملے، آپ کی تدفین یکم محرم الحرام 24 ہجری کو حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے روضۂ اقدس میں خلیفۂ اوّل حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں ہوئی۔ (تاریخ ابن عساکر، 44/464، 467 ماخوذاً)

اللہ پاک فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقے وطفیل ہمیں بھی اہلِ بیتِ اطہار سے محبت رکھنے اور ان کا ادب و احترام کرنے کی سعادت و توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سب سے پہلے

محمد رفیق عطاری مدنی*

(5 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مدنی گلدستہ)

(1) بروزِ قیامت سب سے پہلے کلام کرنے والا عضو

تَجِیْئُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَلٰی اَفْوَاہِکُمُ الْفِدَامُ، وَاِنَّ اَوَّلَ مَا یَتَکَلَّمُ مِنَ الْاٰدَمِیِّ فَخِذُہٗ وَکَفُّہٗ

تم بروزِ قیامت اس حال میں آؤگے کہ تمہارے منہ بند ہوں گے اور سب سے پہلے آدمی کی ران اور ہتھیلی کلام کریں گے۔ (مسند احمد، 7/236، حدیث: 20046)

(2) حقوق اللہ میں سب سے پہلے کس چیز کا حساب ہوگا؟

اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ صَلَاتُہٗ

قیامت کے دن (عبادات میں) سب سے پہلے بندے کی نماز کا حساب لیا جائے گا۔ (ابن ماجہ، 2/183، حدیث: 1426، مراٰۃ المناجیح، 2/306)

(3) حقوق العباد میں سب سے پہلے کس چیز کا فیصلہ ہوگا؟

اَوَّلُ مَا یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ بِالدِّمَاءِ

لوگوں کے درمیان (معاملات میں) سب سے پہلے خونِ (ناحق) کا فیصلہ ہوگا۔ (بخاری، 4/256، حدیث: 6533، مراٰۃ المناجیح، 2/306)

(4) سیدھے ہاتھ میں سب سے پہلے نامہ اعمال کسے ملے گا؟

اَوَّلُ مَنْ یُّعْطٰی کِتَابَہٗ بِیَمِیْنِہٖ، اَبُوْ سَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِ الْاَسَدِ

سب سے پہلے نامہ اعمال جس کے سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ (حضرت) ابو سلمہ بن عبد الاسد (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں۔ (الاوائل للطبرانی، ص 112)

(5) قیامت کے دن سب سے پہلے آگ کا لباس کس کو پہنایا جائے گا؟

اَوَّلُ مَنْ یُّکْسٰی حُلَّۃً مِنَ النَّارِ اِبْلِیْسُ

آگ کا لباس سب سے پہلے ابلیس کو پہنایا جائے گا۔

(مسند احمد، 4/308، حدیث: 12561)

شہیدِ کربلا کی شان

محمد امجد عطاری مدنی*

امامِ عالی مقام حضرتِ سیّدُنا امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اخلاق وعادات انتہائی اعلیٰ اور پاکیزہ تھے کیونکہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس ہستی کے زیرِ سایہ پرورش پائی جن کے بارے میں اللہ ربُّ العزّت نے فرمایا: ﴿وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ۝۴﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہاری خوبو بڑی شان کی ہے۔ (پ29، القلم:4) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے نانا جان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرح غُرَبا اور فُقَرا سے اُنسیت ومحبت رکھتے، ان کی دلجوئی فرماتے اور فخر وتکبر بالکل نہ کرتے تھے۔ **امامِ عالی مقام کی عاجزی وانکساری** ایک مرتبہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کہیں تشریف لے جارہے تھے کہ راستے میں ایک جگہ چند غریب لوگ بیٹھے کھانا کھارہے تھے، انہوں نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے عرض کی: ہمارے ساتھ کھانا تناول فرمالیجئے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ ان کے ساتھ بیٹھ گئے اور فرمایا: بے شک اللہ پاک کسی اِترانے، فخر کرنے والے کو پسند نہیں فرماتا۔ پھر ان سے فرمایا: میں نے تمہاری دعوت قبول کی ہے لہٰذا تم بھی میری دعوت قبول کرو۔ انہوں نے لبیک کہا تو آپ انہیں اپنے ساتھ گھر لے آئے اور گھر والوں سے فرمایا: جو کچھ جمع پونجی رکھی ہے سب لے آؤ۔ (ابن عساکر، 14/181) **راہِ خدا میں صدقہ وخیرات** ایک سائل مدینہ پاک کی گلیوں سے ہوتا ہوا آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے درِ دولت پر پہنچا تو دروازے پر دستک دی اور اشعار کی صورت میں کہنے لگا: جس نے آپ سے امید رکھی اور جس نے آپ کے دروازے پر دستک دی وہ کبھی نا اُمید نہیں ہوا، آپ صاحبِ جود وکرم بلکہ جود وسخاوت کے چشمہ ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ گھر میں مشغولِ نماز تھے، منگتا کی صدا سنتے ہی نماز کو مختصر کیا اور دروازے پر پہنچ گئے، دیکھا تو سامنے ایک دیہاتی کھڑا ہے جس کا شکستہ حال بھوک و اِفْلاس کا اعلان کر رہا ہے، امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے غلام "قنبر" سے فرمایا: ہمارے خرچ میں سے کتنا مال بچا ہوا ہے؟ عرض کی: دو سو درہم ہیں جو آپ کے حکم کے مطابق آپ کے اہلِ خانہ پر خرچ کرنے ہیں۔ فرمایا: جاؤ سب لے آؤ کیونکہ وہ شخص آیا ہے جو میرے گھر والوں سے زیادہ ان درہموں کا حقدار ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے وہ درہم سائل کو دیئے اور فرمایا: یہ لے لو اور ان کے کم ہونے پر میں تم سے معافی چاہتا ہوں، ہمیں ہر حال میں مہربانی ہی کا حکم ہے، یہ کم ہیں اگر اور زیادہ ہوتے تو وہ بھی تمہیں دے دیتا۔ سائل نے درہم لئے اور آپ کو دعائیں دیتا اور تعریفیں کرتا ہوا خوشی خوشی رخصت ہوگیا۔ (ابن عساکر، 14/185، ملخصا) **میدانِ کربلا میں خطبہ** شہیدِ کربلا رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں عبادت و ریاضت اور زہد و تقویٰ کو اپنا لباسِ زندگی بنائے رکھا اور ہمیشہ اسی کی نصیحت فرماتے رہتے، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے کثیر خطبات میں سے دلوں کو جھنجوڑ دینے والا ایک خطبہ وہ بھی ہے جو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے

* شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

زمینِ کربلا پر اپنی شہادت والے دن کی صبح دیا، اللہ کریم کی حمد و ثنا کے بعد کچھ اس طرح بیان فرمایا: اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اور دنیا سے بچو، اگر دنیا نے کسی کے لئے باقی رہنا ہوتا تو قضائے الٰہی پر سب سے بڑھ کر راضی رہنے والے، سب سے بڑھ کر اللہ پاک کا قرب پانے والے انبیائے کرام علیہمُ السّلام اس بات کے زیادہ حقدار تھے کہ دنیا ان کے لئے باقی رہتی مگر بات یہ ہے کہ اللہ پاک نے دنیا کو امتحان اور اہلِ دنیا کو فنا کے لئے پیدا فرمایا ہے، دنیا کا نیا پرانا ہونے والا، اس کی نعمتیں اور لذتیں تھکا دینے والیں اور اس کا سرور انتہائی بے مزہ ہونے والا ہے، اس کا ہر گھر اور ہر منزل عارضی اور زوال پذیر ہے لہٰذا توشہ ساتھ لو بے شک! سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے۔ (ابن عساکر، 14/218)

پیدل پچیس حج ادا کئے حضرت سیّدُنا امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ نماز، روزہ، صدقہ و خیرات، تلاوتِ قراٰن اور حج و عمرہ وغیرہ عبادات کثرت سے کیا کرتے تھے حتّٰی کہ تن سے جدا نیزے کی نوک پر بھی سرِ مبارک سے تلاوتِ قراٰن جاری رہی، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو حج کا بہت شوق تھا چنانچہ مروی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے 25 حج پیدل ادا کئے۔ (ابن عساکر، 14/180)

اللہ کریم ہمیں سیرتِ امام حسین سے وافر حصّہ عطا فرما کر دنیا و آخرت میں سیّدنا امام حُسین کی حُسینی غلامی نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم
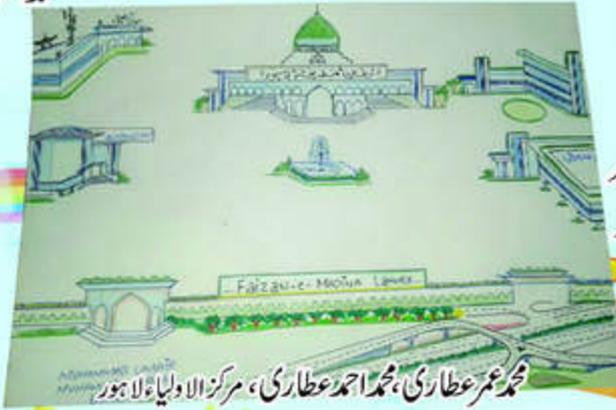
پیارے مدنی منّو اور مدنی منّیو! آپ بھی اس طرح کی پیاری پیاری ڈیزائننگ بنا کر صفحہ 2 پر دیئے گئے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیجئے یا اس ڈیزائننگ کی اچھی سی تصاویر بنا کر واٹس ایپ یا ای میل کیجئے۔

حضرت سیّدنا فضیل بن عیاض علیہ رحمۃ اللہ الرّزّاق

حافظ عرفان حفیظ عطاری مدنی*

سلسلۂ چشتیہ کے شیخِ طریقت، زاہدِ زمانہ، سردارِ اولیا، شیخُ الحرم حضرتِ سیّدنا ابوعلی فُضَیل بن عِیاض علیہ رحمۃ اللہ الرّزّاق دوسری صدی ہجری کے مشہور صوفیا اور محدثین میں سے ایک ممتاز شخصیت ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ 105ھ کو ثمرقند یا خراسان میں پیدا ہوئے۔ (تہذیب التہذیب، 6/422، الاعلام للزرکلی، 5/153) **ڈاکو، ولی بن گیا** توبہ سے پہلے آپ بہت بڑے ڈاکو تھے اور ایک عورت کے عشق میں گرفتار تھے۔ ایک دفعہ دیوار پھلانگ کر اس کی طرف جارہے تھے، آپ نے کسی کو قراٰنِ پاک کی یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کرتے سنا: ﴿اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ مَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ﴾ (پ27، الحدید:16) ترجمۂ کنزالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد اور اس حق کے لئے جو اُترا۔ یہ سنتے ہی دِل کی دنیا بدل گئی اسی وقت کہا: کیوں نہیں! اے میرے رب وہ وقت آگیا ہے۔ اسی وقت توبہ کی اور عہد کیا کہ اب ساری زندگی بیت اللہ میں رہوں گا۔ (تہذیب التہذیب، 6/421 ملخصاً، الاعلام للزرکلی، 5/153) چنانچہ تائب ہونے کے بعد علم و عمل کے ایسے جامع ہوئے کہ صوفیا اور محدثین کے امام بن گئے۔ **کنیت والقاب** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی کنیتِ مبارکہ ابوعلی ہے۔ محدثین نے آپ کو مختلف القابات سے یاد کیا ہے۔ جن میں سے شیخ الاسلام، اَلْمُجَاوِرُ بِحَرَمِ اللہِ، جیسے عظیم القابات بھی ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء، 7/631) **جلیلُ القدر اساتذہ** توبہ کے بعد علمِ دین سیکھنے کے لئے علما کی صحبت اختیار کی اور حضرت سیّدنا امام اَعْمَش، سیّدنا امام منصور اور حضرت سیّدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم اَجْمعین جیسے جلیل القدر مشائخ اور محدثینِ کرام سے علمِ حدیث و فقہ سیکھا۔ (تاریخ ابن عساکر، 48/375۔ تہذیب التہذیب، 6/420) **تلامذہ اور روایتِ حدیث** آپ کے شاگردوں میں حضرت سیّدنا امام شافعی، حضرت سیّدنا عبداللہ بن مبارک، حضرت سیّدنا سفیان بن عُیَیْنَہ، حضرت سیّدنا یحییٰ بن سعید قطان، حضرت سیّدنا عبدالرحمٰن بن مہدی اور حضرت سیّدنا مؤمل بن اسماعیل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم اجمعین جیسے محدثین کے نام آتے ہیں۔ (تہذیب التہذیب، 6/421) بخاری و مسلم کے ساتھ ساتھ دیگر کتبِ احادیث میں آپ کی بیان کردہ کئی روایات موجود ہیں۔ **اخلاق و اوصاف** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ انتہائی پارسا، باحیا اور کثیرالبُکاء (بہت زیادہ رونے والے) تھے۔ دنیا اور اہلِ دنیا سے بہت دور رہنے والے تھے۔ حضرت سیّدنا ابراہیم بن اَشْعَث رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کہتے ہیں: جب وہ اللہ پاک کا ذکر کرتے یا ان کے پاس اللہ پاک کا ذکر کیا جاتا یا قراٰنِ پاک کی تلاوت کی جاتی تو اللہ پاک کا خوف آپ کے چہرے سے ظاہر ہوتا اور آپ کے آنسو جاری ہوجاتے اور اتنا روتے کہ حاضرین کو آپ پر ترس آنے لگتا۔ (تہذیب الکمال، 8/243) **بیٹے کے انتقال پر مسکرادیئے** حضرت سیّدنا ابوعلی رازی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں: میں 30 سال آپ کی خدمت میں حاضر رہا۔ میں نے انہیں کبھی مسکراتے نہیں دیکھا سوائے اس دن جس میں آپ کے بیٹے کا انتقال ہوا۔ میں نے اس بارے میں ان سے سوال کیا تو فرمایا کہ یہ بات میرے رب تعالٰی کو

پسند ہے تو مجھے بھی یہ پسند ہے (اسی وجہ سے میں مسکرایا ہوں)۔ (تاریخ ابن عساکر، 48/383)

تقویٰ و پرہیز گاری خلیفہ ہارون الرشید نے ایک مرتبہ کہا کہ میں نے علما میں سے امام مالک علیہ رحمۃ اللہ الخالِق سے بڑھ کر رُعب والا اور فُضَیل بن عِیاض علیہ رحمۃ اللہ الرَّزّاق سے بڑھ کر تقویٰ والا نہیں دیکھا۔ (سیر اعلام النبلاء، 7/633)

اَبدالِ حجاز حضرت سیّدنا عبدُاللہ بن مبارک علیہ رحمۃ اللہ الخالِق کا فرمان ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنے زمانے میں سرزمینِ حجاز کے ابدال تھے۔ (سیر اعلام النبلاء، 7/633)

اقوالِ مبارکہ عبرت و نصیحت پر مشتمل آپ کے 4 اقوالِ مبارکہ ملاحظہ ہوں۔ (1) دو عادتیں دل کی سختی کا باعث ہیں "زیادہ بولنا" اور "زیادہ کھانا"۔ (2) مؤمن رشک کرتا ہے حسد نہیں کرتا۔ (3) بُرْد باری، کمزور بدن اور راتوں کا قیام انبیائے کرام کے اخلاق میں سے ہے۔ (4) جس نے کسی بدعقیدہ سے محبت کی اللہ تعالٰی اس کے اعمال ضائع فرمادے گا۔ (سیر اعلام النبلاء، 7/640، 641، 642، 644)

وصالِ مبارک آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی زندگی کے آخری ایام مسجدِ حرام شریف میں اعتکاف کی حالت میں گزارے۔ اس حال میں دنیا سے تشریف لے گئے کہ سوائے بدن پر دو کپڑوں کے کوئی دنیاوی ساز و سامان آپ کی ملکیت میں نہیں تھا۔ 10 محرم الحرام 187ھ میں آپ کا وصالِ باکمال ہوا۔ (اولیاء رجال الحدیث، ص 207 ملخصا، سیر اعلام النبلاء، ص632، تہذیب التہذیب، 6/422) آپ کا مزارِ مبارک مکۂ مکرمہ میں ہے۔

قبرِ مبارک زیارت کے لئے مشہور اَھلُ اللہ کے مزارات پر حاضری مسلمانوں کا قدیم معمول ہے۔ اسی لئے مشہور محدث حضرت سیّدنا امام ابن حبان علیہ رحمۃ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا فُضَیل بن عِیاض رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی قبر زیارت کے لئے مشہور ہے، میں نے ان کی قبر کی کئی مرتبہ زیارت کی ہے۔

(کتاب الثقات لابن حبان، 4/195)

اللہ غنی! شانِ ولی! راج دلوں پر
دنیا سے چلے جائیں حکومت نہیں جاتی

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص383)

مکتوبِ امیرِ اہلِ سنّت

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ

مولیٰ مشکل کُشا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجہَہُ الکریم فرماتے ہیں: "نماز کے علاوہ بے وُضو قراٰنِ پاک کا ایک حرف پڑھنے پر 10 نیکیاں، باوُضو پڑھنے پر 25 نیکیاں، نماز میں بیٹھ کر پڑھنے پر 50 نیکیاں اور نماز میں کھڑے ہو کر پڑھنے پر 100 نیکیاں ملتی ہیں۔" (احیاء العلوم، 1/366 ماخوذاً)

مرکزُالاولیاء لاہور سے قافلۂ چل مدینہ کی روانگی کے موقع پر مَدرَسۃُ المدینہ اپرمال روڈ کے مکتب میں حاضری ہوئی، اللہ پاک مدرسۂ ھٰذا کے مُعَلِّمِین و مُتَعَلِّمِین اور مدنی عملے کو دین و دنیا کی برکتیں عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

۲۳ ذوالقعدہ ۱۴۳۹ھ

تاجُ الشَّریعہ ہم میں نہ رہے!

اویس یامین عطّاری مدنی*

وارثِ علومِ اعلیٰ حضرت، جانشینِ حضور مفتیِ اعظم ہند، قاضیُ القضاۃ، تاجُ الشریعہ حضرت علامہ الحاج مفتی محمد اختر رضاخان ازہری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت باسعادت 24ذوالقعدۃ الحرام 1362ھ کو ہند کے شہر بریلی شریف (یوپی) کے محلہ سوداگران میں ہوئی۔

شجرۂ نسب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحْمٰن تک آپ کا شجرۂ نسب یوں ہے: محمد اختر رضا بن محمد ابراہیم رضا بن محمد حامد رضا بن امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم اجمعین۔

تعلیم وتربیت حضور تاجُ الشریعہ علیہ الرَّحمہ کی عمر شریف جب 4سال، 4ماہ، 4دن کی ہوئی تو آپ کے والدِ ماجد، خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مفسرِ اعظم ہند حضرت مولانا محمد ابراہیم رضا خان علیہ الرَّحمہ نے بِسْمِ اللّٰہ خوانی کی تقریب منعقد کی، حضور مفتیِ اعظم ہند نے رسمِ بِسْمِ اللّٰہ ادا کروائی۔ آپ نے ناظرہ قراٰنِ پاک اپنی والدۂ ماجدہ شہزادیِ مفتیِ اعظم ہند سے گھر پر ہی ختم کیا۔ والدِ ماجد سے اردو کی ابتدائی کتب پڑھیں، اس کے بعد دارُالعلوم منظرِ اسلام بریلی شریف سے درسِ نظامی مکمل کیا اور 1963ء میں جامعۃُ الازہر قاہرہ مصر تشریف لے گئے، جہاں مسلسل 3سال فنِ تفسیر و حدیث کے ماہر اساتذہ سے اکتسابِ علم کیا۔ 1966ء میں جامعۃ الازہر سے فارغ ہوئے اور اوّل پوزیشن حاصل کرنے پر "جامعہ ازہر ایوارڈ" سے نوازے گئے۔(1)

درس و تدریس اور فتویٰ نویسی حضور تاجُ الشریعہ نے تدریس کی ابتدا دارُالعلوم منظرِ اسلام بریلی شریف سے 1967ء میں کی، 1978ء میں دارُ العلوم کے صدرُ المدرسین اور رضوی دارُالافتاء کے صدر مفتی کے عہدے پر فائز ہوئے، تدریس کا سلسلہ 12سال تک جاری رہا جس کے بعد کثیر مصروفیات کے باعث باقاعدہ تدریس نہ فرما سکے۔(2) جبکہ افتاء کی مصروفیات کا سلسلہ 1967ء سے حیاتِ مبارکہ کے آخری ایام تک جاری رہا۔

بیعت و خلافت آپ کو بچپن ہی میں حضور مفتیِ اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان علیہ رحمۃ الحنّان نے شرفِ بیعت عطا فرما دیا اور 19سال کی عمر میں تمام سلاسل کی خلافت و اجازت سے نوازا جبکہ تلمیذ و خلیفۂ اعلیٰ حضرت علامہ مفتی محمد برہان الحق جبل پوری، سیّدالعلماء حضرت سیّد شاہ آلِ مصطفےٰ برکاتی مارہروی، احسن العلماء حضرت سیّد حیدر حسن میاں برکاتی اور والدِ ماجد حضرت مولانا محمد ابراہیم رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم سے بھی تمام سلسلوں کی اجازت و خلافت حاصل تھی۔(3)

تصانیف حضور تاجُ الشریعہ نے تحریر کے میدان میں مختلف علوم وفنون پر عربی اور اردو میں 65سے زائد کتب تحریر فرمائی ہیں جن میں سے چند کے نام یہ ہیں: ◈ ہجرتِ رسول ◈ آثارِ قیامت ◈ الحق المبین (عربی و اردو) ◈ سفینۂ بخشش (نعتیہ دیوان) ◈ فتاویٰ تاجُ الشریعہ ◈ الصحابۃ نجوم الاھتداء ◈ الفردہ شرح القصیدۃ البردہ

وصال علم و ادب کا یہ روشن و تابناک آفتاب 6 ذوالقعدۃ الحرام 1439ھ بمطابق 20جولائی 2018ء بروز جمعۃ المبارک مغرب کے وقت غروب ہوگیا۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حضور تاجُ الشریعہ کے وصال کی خبر ملنے پر ان کے بھائی حضرت مولانا منّان رضاخان المعروف منّانی میاں، آل اولاد، تمام مریدین اور معتقدین سے تعزیت کی نیز 21جولائی 2018ء کو دنیا بھر میں دعوتِ اسلامی کے جامعاتُ المدینہ اور مدارسُ المدینہ میں حضور تاجُ الشریعہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ایصالِ ثواب کے سلسلے میں قراٰن خوانی کا اہتمام کیا گیا۔

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) مفتیِ اعظم ہند اور ان کے خلفاء، 1/ 145، 149ماخوذاً (2) ایضاً، 1/ 150، 151ماخوذاً (3) ایضاً، 1/ 160، 163ماخوذاً

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

وہ بزرگانِ دین جن کا یومِ وصال / عرس محرم الحرام میں ہے

محرّم الحرام اسلامی سال کا پہلا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وصال یا عرس ہے، ان میں سے 23 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" محرّمُ الحرام 1439ھ کے شمارے میں کیا گیا تھا۔ مزید کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان (1) امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا ابو حفص **عمر فاروقِ اعظم** عدَوی قرشی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ولادت واقعۂ فیل کے 13 سال بعد مکۂ مکرمہ میں ہوئی۔ آپ دورِ جاہلیت میں علمِ انساب، گھڑ سواری، پہلوانی اور لکھنے پڑھنے میں ماہر اور قریش کے سردار و سفیر تھے، اعلانِ نبوت کے چھٹے سال مسلمان ہوئے۔ آپ جلیلُ القدر صحابی، دینِ اسلام کی مؤثر شخصیت، قاضیِ مدینہ، قوی و امین، مبلغ عظیم، خلیفۂ ثانی، پیکرِ زہد و تقویٰ، عدل و انصاف میں ضربُ المثل اور عظیم منتظم و مدبر تھے۔ آپ کے ساڑھے 10 سالہ دورِ خلافت میں اسلامی حدود تقریباً سوا22 لاکھ مربع میل تک پھیل گئیں۔ آپ نے محرم الحرام 24ھ کی چاندرات کو مدینہ طیبہ میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔[1] (تاریخ الخلفاء، ص86تا117، العبر فی خبر من غبر، 1/20) (2) مجاہدِ اسلام حضرت سیّدنا **سلمہ بن ہشام** مخزومی قرشی رضی اللہ تعالٰی عنہ قدیمُ الاسلام، مہاجرِ حبشہ و مدینہ اور بزرگ صحابی تھے۔ آپ محرمُ الحرام 14ھ کو واقعۂ مَرْجُ الصُّفَّر (شام) میں درجۂ شہادت پر فائز ہوئے۔ (طبقات الکبریٰ لابن سعد، 4/96تا98) **اولیائے کرام رحمہمُ اللہُ السَّلام** (3) غازیِ اسلام، قمرِ بنی ہاشم، برادرِ امام حسین، علم دارِ اہلِ بیت حضرت سیّدنا **عباس بن علی** ہاشمی قرشی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما کی پیدائش 26ھ کو مدینۂ منورہ میں اور شہادت 10 محرمُ الحرام 61ھ کو کربلا میں ہوئی، آپ حسنِ ظاہری و باطنی کے مالک، غریبوں اور لاچاروں کی مدد کرنے والے، علم و عمل کے جامع اور بہادری و شجاعت کے پیکر تھے۔ آپ کا مزار کربلا میں امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مزار سے شمال مشرق کی جانب زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔ (تاریخ طبری، 5/412، 413) (4) سجادِ اُمّت، حضرت سیّدنا **امام زینُ العابدین ابو الحسن علی اوسط** ہاشمی قرشی علیہ رحمۃ اللہ القوی شعبان 38ھ کو مدینۂ منورہ میں پیدا ہوئے اور محرمُ الحرام 94ھ میں وصال فرمایا۔ آپ کا مزار جنۃُ البقیع میں حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پہلو میں ہے۔ آپ عظیمُ المناقب تابعی، محدث، فقیہ، عابد، سخی، صاحبِ زہد و تقویٰ، جلیلُ القدر، عالی مرتبت اور سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے چوتھے شیخِ طریقت ہیں۔ (وفیات الاعیان، 2/127، شرح شجرۂ قادریہ، ص51، 54) (5) مرشدِ غوثِ اعظم، حضرت سیّدنا **شیخ ابو سعید مبارک مخزومی** حنبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی، فقیہ، صوفی،

مزارشریف حضرت عباس علمدار

مزار شریف بابا فرید گنج شکر

مزار شریف سید محمد غوث اوچی

مزار شریف مولانا عبد الغفور صاحب سوات

مزار شریف مولانا عبد الرحمٰن جامی

---

(1) حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی سیرت تفصیل سے جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 جلدوں پر مشتمل کتاب "فیضانِ فاروقِ اعظم" پڑھئے۔

* رکن شوریٰ و نگران مجلس المدینۃ العلمیہ، بابُ المدینہ کراچی

قاضیِ بغداد اور مدرسہ بابُ الازج کے بانی تھے، بغداد شریف میں پیدا ہوئے اور یہیں 12 محرمُ الحرام 513ھ میں وصال ہوا، بابِ حرم میں دفن کئے گئے۔ (شذرات الذہب،4/179، شریف التواریخ،1/13) (6) جدِّ امجد خاندانِ گیلانیہ فی الہند حضرت سیّد محمد غوث بندگی گیلانی اوچی قادری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت باسعادت 833ھ میں حلب شام میں ہوئی۔ آپ ولیِ کامل، جامع علومِ عقلیہ و نقلیہ، صاحبِ زہد و تقویٰ اور فخرِ خاندانِ قادریہ تھے، حاکمِ سندھ اور شاہِ ہند آپ کے عقیدت مند تھے۔ وصال 7 محرمُ الحرام 922ھ میں فرمایا، آپ کا مزارِ پُر انوار اُوچ شریف (ضلع بہاولپور جنوبی پنجاب پاکستان) میں مرجعِ خلائق ہے۔ (خزینۃ الاصفیاء،1/189، اقوام پاکستان، ص304) (7) ولیِ شہیر حضرت بابا فرید الدین مسعود گنجِ شکر فاروقی چشتی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت مدینۃ الاولیاء ملتان کے قصبہ کوٹھے وال میں 569ھ کو ہوئی اور 5 محرمُ الحرام 664ھ میں وصال فرمایا۔ آپ کا مزار پاک پتن شریف پنجاب (پاکستان) میں مشہور اور زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔ آپ عالمِ باعمل، ولیِ کامل، سلسلہ نظامیہ اور سلسلہ صابریہ کے جدِّ امجد ہیں۔ **راحت القلوب** اور **اسرار الاولیاء** آپ کے ملفوظات کا مجموعہ ہے۔ (مرآۃ الاسرار، ص771، فیضانِ بابا فرید گنج شکر، ص2تا96) (8) قطبُ العارفین، شیخُ الاسلام، امامُ المجاہدین حضرتِ سوات، سیدو بابا عبدُ الغفور اَخُوند قادری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1184ھ کو موضع جبڑی سوات میں اور وصال 7 محرمُ الحرام 1295ھ کو سیدو شریف سوات خیبر پختونخواہ پاکستان میں ہوا۔ آپ سلسلہ قادریہ کے عظیم شیخِ طریقت، ہر دلعزیز شخصیت اور شیخُ المشائخ ہیں۔ (تذکرہ اکابرِ اہلِ سنت، ص246، اردو دائرہ معارف اسلامیہ،2/216) **علمائے اسلام رحمہم اللہ السلام** (9) شاگردِ امام محمد، حضرت سیّدنا ابو حفص کبیر احمد بن حفص بخاری حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 150ھ کو بخارا ازبکستان میں ہوئی اور یہیں ماہِ محرمُ الحرام 217ھ کو وصال فرمایا۔ آپ فقیہِ مشرق، مجتہدِ عصر، مجدّدِ زمانہ، مصنفِ کتب اور شیخُ الشیوخ تھے۔ (حدائق الحنفیہ، ص140، الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ، ص24، سیر اعلام النبلاء،8/457، 458) (10) تلمیذِ امام محمد، حضرت سیّدنا ابو موسیٰ عیسیٰ بن ابان بصری حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت دوسری سن ہجری کے وسط میں عراق میں ہوئی۔ ماہِ محرمُ الحرام 221ھ کو بصرہ عراق میں وصال فرمایا۔ آپ فقیہِ وقت، محدثِ زمانہ، ماہرِ علمِ فلکیات و حساب، قاضیِ بصرہ اور مصنفِ کتب تھے۔ (تاریخ بغداد،11/158تا160، سیر اعلام النبلاء،9/152، تاریخ اسلام للذہبی،16/651) (11) محدثِ شہیر حافظ ابو نُعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی ولادت 336ھ کو اَصبہان (ایران) میں ہوئی اور یہیں 20 محرمُ الحرام 430ھ میں وصال فرمایا۔ آپ امامِ جلیل، صوفیِ کبیر، مؤرخِ اسلام، تاجُ المحدثین، شیخُ الاسلام اور مصنفِ کتب ہیں۔ 50 کتب میں **حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء** زیادہ مشہور ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، مقدمہ،1/6تا15، اللہ والوں کی باتیں، ص34تا37) (12) شمسُ الائمہ حضرت سیّدنا امام محمد بن عبدُ الستار کَرْدَری عمادی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 559ھ براقین (مضافاتِ کردر شہر، نزد جرجانیہ) خوارزم میں ہوئی۔ 9 محرمُ الحرام 642ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک بخارا (ازبکستان) میں امام ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب حارثی محدثِ بخاری کے ساتھ ہے۔ استاذُ الائمہ، محیِ اصولِ فقہ، مجددِ علمِ اصول و فروع اور فقیہِ مشرق ہیں۔ (تاریخ الاسلام للذہبی،47/138، حدائق الحنفیہ، ص279) (13) مشہور عاشقِ رسول حضرت مولانا نورُ الدّین عبدُ الرّحمٰن جامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کی ولادت 817ھ ہرات کے علاقہ جام (صوبہ غور) افغانستان میں ہوئی اور وصال 18 محرمُ الحرام 898ھ میں ہوا۔ آپ کا مزار مبارک ہرات (افغانستان) میں قبولیتِ دعا کا مقام ہے۔ آپ حافظُ القراٰن، عالمِ دین، خاتمُ الشعراء، مؤرخ، مصنفِ کتب اور سلسلہ نقشبندیہ کے شیخِ طریقت ہیں۔ بہارستان ورسائلِ جامی، نفحاتُ الانس، شرح ملّا جامی اور شواہدُ النبوت وغیرہ آپ کی بہترین کتب ہیں۔ (نفحات الانس مترجم، ص20تا28)

* حضرت سیّدنا ابو الحسن علی بن احمد ہکّاری (یوم عرس یکم محرم الحرام) ● حضرت سیّدنا معروف کرخی (یوم عرس 2 محرم الحرام) ● شیخ سیّد احمد جیلانی (یوم عرس 19 محرم الحرام)
● حضرت بابا سیّد محمد تاجُ الدّین اولیا (یوم عرس 26 محرم الحرام) ● شہزادۂ اعلیٰ حضرت، مصطفےٰ رضا خان (یوم عرس 14 محرم الحرام) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

تاریخ کے اوراق

غارِ ثَور

اعجاز نواز عطاری مدنی*

غارِ ثور کا تعارف غارِ ثور اسلام کے تاریخی مقامات میں سے نہایت مبارک مقام ہے، دنیا بھر کے عاشقانِ رسول دیگر ایام میں بالعموم اور عمرہ و حج کے موقع پر بالخصوص اِس مقدس مقام کی نہ صِرف زیارت کرتے ہیں بلکہ یہاں نوافل وغیرہ ادا کرکے خوب برکتیں بھی حاصل کرتے ہیں۔ **وجہِ تسمیہ** اس غار میں چونکہ ثُور بن عبدِ مَنات آکر ٹھہرا تھا اسی لئے اسے غارِ ثُور کہتے ہیں۔ (مکاشفۃ القلوب، ص57) **محلِّ وقوع** غارِ ثور مکۂ مکرمہ کی دائیں جانب "مَحَلَّۂ مَسفلہ" کی طرف کم و بیش چار کلومیٹر پر واقع جبلِ ثور میں ہے۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص240) **شہنشاہِ دوجہاں کا غارِ ثور میں قیام** محبوبِ رَبِّ اکبر، مکّے مدینے کے تاجوَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے یارِ غار و یارِ مزار حضرتِ سیّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھ بوَقتِ ہجرت یہاں تین رات قِیام پذیر رہے۔ جب دشمن تلاش کرتے ہوئے غارِ ثور کے منہ پر آپہنچے تو حضرتِ سیّدُنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ غمزدہ ہوگئے اور عرض کی: یَا رَسُولَ الله! دشمن اتنے قریب آچکے ہیں کہ اگر وہ اپنے قدموں کی طرف نظر ڈالیں گے تو ہمیں دیکھ لیں گے، سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں تسلّی دیتے ہوئے فرمایا: ﴿لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ (پ10، التوبۃ:40) (ایضاً، ص240) سرکار علیہ الصّلوٰۃ و السّلام یکم ربیعُ الاوّل جمعرات کی رات کو مکۂ مکرمہ سے نکل کر غارِ ثور میں مقیم ہوئے، تین راتیں یعنی جمعہ، ہفتہ اور اتوار کی راتیں غار میں قیام فرمایا، پھر وہاں سے پیر کی رات 5 ربیع الاوّل کو عازمِ مدینہ ہوئے۔ (فیضانِ صدیقِ اکبر، ص228) **سب سے پہلا قتل** ایک قول کے مطابق غارِ ثور والے پہاڑ یعنی جَبَلِ ثُور پر ہی سب سے پہلا قتل ہوا، قابیل نے اپنے بھائی حضرت سیّدُنا ہابیل رضی اللہ تعالٰی عنہ کو شہید کیا۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص240 ماخوذاً) **جبلِ ثور اور غارِ ثور کی پیمائش** جبلِ ثور کی بلندی 759 میٹر ہے یعنی یہ پہاڑ جبلِ اُحُد سے 120 میٹر زیادہ اونچا ہے، جبلِ ثور کی چوٹی کا رقبہ تقریباً 30 مربع میٹر ہے۔ غارِ ثور کی لمبائی 18 بالشت اور چوڑائی 11 بالشت ہے، غارِ ثور سطحِ سمندر سے تقریباً 748 میٹر بلند ہے۔ اس کا چھوٹا دہانہ تقریباً نصف میٹر کھلا ہے جبکہ غار میں کھڑے ہوں تو سر چھت سے لگتا ہے۔ (ماخوذ از انٹرنیٹ) جب ربِّ تعالٰی نے کوہِ طور پر تجلّی فرمائی تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور ان ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا جبلِ ثور بھی ہے۔ (المواہب اللدنیۃ، 1/108) **غارِ ثور کی اندرونی ساخت** حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی غارِ ثور کی ہیئت کے متعلق فرماتے ہیں: "اس غار کے دو دروازے ہیں، کفار اُس دروازے پر پہنچے جس سے حضور داخل ہوئے تھے۔ اس دروازے کی لمبائی ایک ہاتھ ہے چوڑائی صرف ایک بالشت۔ یہ فقیر اس غار شریف سے نکلتے وقت دروازے میں پھنس گیا تھا رگڑ سے کچھ سر کے بال اُڑ گئے وہاں پہلے بہت سوراخ تھے مگر اب کوئی سوارخ نہیں ہے۔ اندر چھ سات آدمیوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/256)

خوب چومے ہیں قدم ثور و حرا نے شاہ کے
مہکے مہکے پیارے پیارے دونوں غاروں کو سلام

(وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص609)

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ باب المدینہ کراچی

ابو الحسان عطاری مدنی

مُحرم الحرام کے مقدس مہینے کی مناسبت سے صحابہ و اہلِ بیت رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کی مدح و ثنا پر مشتمل دو اشعار ضروری وضاحت کے ساتھ پیشِ خدمت ہیں۔ پہلا شعر شہنشاہِ سُخن مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃ الحنّان جبکہ دوسرا امام اہلِ سنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرّحمٰن کے نعتیہ دیوان سے لیا گیا ہے۔

آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہلبیت ان کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں (ذوقِ نعت، ص71)

شرح اہلِ بیتِ اطہار کی شان و عظمت کا اظہار قراٰنِ کریم کی آیتِ تطہیر سے بھی ہوتا ہے جس میں اللہ پاک نے اہلِ بیت سے گناہوں کی آلودگی دور کرکے انہیں خوب پاک کرنے کو بیان فرمایا ہے۔ آیتِ تطہیر ﴿اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کرکے خوب ستھرا کردے۔ (پ22، الاحزاب:33) اہلِ بیت سے مراد کون؟ اہلِ بیت میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی ازواجِ مطہرات اور حضرت خاتونِ جنّت فاطمہ زہراء اور علی مرتضیٰ اور حسنینِ کریمین رضی اللہ تعالٰی عنہم سب داخل ہیں، آیات و احادیث کو جمع کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ (خزائن العرفان، پ22، الاحزاب، تحت الآیۃ:33، ص780) اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرّحمٰن اہلِ بیت کی شان میں فرماتے ہیں:

آبِ تطہیر سے جس میں پودے جمے اس ریاضِ نَجابَت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش، ص309)

اہلِ سنّت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسولُ اللہ کی (حدائقِ بخشش، ص153)

الفاظ و معانی بیڑا / ناؤ: کشتی۔ نجم: ستارہ۔ عترت: اولاد۔ شرح اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اہلِ سنّت و جماعت کامیاب ہوں گے اور ان کی کشتی بخیر و عافیت منزلِ مقصود پر پہنچ جائے گی کیونکہ یہ اہلِ بیتِ اطہار کی مقدس کشتی میں سوار ہیں اور آسمانِ ہدایت کے ستارے یعنی صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان منزل یعنی جنّت کی طرف ان کی راہنمائی فرما رہے ہیں۔ اس شعر میں ان دو فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف اشارہ ہے: (1) اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّهِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں، تم ان میں سے جس کی پیروی کروگے ہدایت پاجاؤ گے۔ (مشکاۃ المصابیح، جز3، 2/414، حدیث:6018) (2) مَثَلُ اَهْلِ بَیْتِیْ مَثَلُ سَفِیْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَکِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ میرے اہلِ بیت کی مثال کشتیِ نوح کی طرح ہے، جو اس میں سوار ہوا نجات پاگیا اور جو اس سے پیچھے رہا ہلاک ہوگیا۔ (مستدرک، 3/81، حدیث:3365) حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: سمندر کا مسافر کشتی کا بھی حاجت مند ہوتا ہے اور تاروں کی رہبری کا بھی کہ جہاز ستاروں کی راہنمائی پر ہی سمندر میں چلتے ہیں، اسی طرح اُمّتِ مسلمہ اپنی ایمانی زندگی میں اہلِ بیتِ اطہار کے بھی محتاج ہیں اور صحابۂ کبار کے بھی حاجت مند۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/345) گویا دنیا سمندر ہے اس سفر میں جہاز کی سواری اور تاروں کی رہبری دونوں کی ضرورت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اہلِ سنّت کا بیڑا پار ہے کہ یہ اہلِ بیت اور صحابہ دونوں کے قدم سے وابستہ ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/494)

صحابہ ہیں سب مثلِ انجم دَرَخشاں سفینہ ہے اُمّت کا عترت نبی کی (قبالۂ بخشش، ص172)

آصف اقبال عطاری مدنی*

"قربانی" کی اسلام میں بڑی اہمیت ہے، یوں کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ دین کا دوسرا نام قربانی ہے۔ دین کی خاطر جان دینا، مال خرچ کرنا، اہل و عیال سے دوری اختیار کرنا، کاروبار اور شہر و وطن کو چھوڑ کر ہجرت کر جانا یہ سب قربانی کی مختلف صورتیں ہیں۔

حضرت سیّدتنا رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے حضرت سیّدنا سفیان ثَوری علیہ رحمۃ اللہ القوی سے پوچھا: سخاوت کسے کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: دنیا والوں کے نزدیک سخاوت یہ ہے کہ بندہ اپنا مال خرچ کر دے اور آخرت والوں کے نزدیک یہ ہے کہ بندہ اپنی جان بھی قربان کر دے۔ (شعب الایمان، 1/373، رقم:433)

جب ہم اس امت کے اوّلین لوگوں پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں ہر طرح کی قربانی دینے والی ہستیاں نظر آتی ہیں، کسی نے اسلام کی خاطر بے انتہا مال خرچ کیا، کسی نے اہل و عیال کی قُربانی پیش کی اور کسی نے دین کی آبیاری و سربلندی کے لئے اپنی جان تک قربان کر دی، پھر جب ہم واقعۂ کربلا کو دیکھتے ہیں تو ہمیں قربانی کی تمام اقسام یکجا نظر آتی ہیں۔

گھر لُٹانا جان دینا کوئی تجھ سے سیکھ جائے
جانِ عالَم ہو فدا اے خاندانِ اہلِ بیت

امامِ عالی مقام حضرت سیّدنا امام حسین اور خاندانِ نبوت رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے میدانِ کربلا میں نہ صرف لازوال قربانی پیش کی بلکہ صبر و برداشت، اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَر (نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے)، وفاداری و جاں نثاری، تسلیم و رضا، خلوص و للّٰہیت، احساسِ ذمہ داری، حق و صداقت کی پاسداری، راہِ عزیمت پر استقامت اور ظلم و استبداد کی روک تھام کی بے مثال داستان رقم کر دی۔

صدیاں گزر جانے کے بعد بھی واقعۂ کربلا کا بیان سننے سے دلوں کو جِلا (تازگی) ملتی اور دین پر مَر مٹنے کا جذبہ اُجاگر ہوتا ہے مگر وقت گزرنے کے ساتھ لوگوں نے اس عظیم قربانی کے متعلق بہت سی جھوٹی باتیں گھڑ لیں اس وجہ سے علمائے اُمّت نے صحیح اور غلط کو الگ کرنے کے لئے اس واقعہ کے متعلق کتابیں لکھیں، اِن میں سے ایک **"آئینۂ قیامت"** بھی ہے، یہ مستند کتاب شہنشاہِ سخن، استاذِ زَمَن، برادرِ اعلیٰ حضرت **مولانا حسن رضا خان** علیہ رحمۃ الرَّحمٰن کی تصنیف ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن سے ذِکرِ شہادت کے متعلق سوال کیا گیا تو ارشاد فرمایا: مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کی کتاب (سِرُّ الشَّهَادَتَيْن) جو عربی میں ہے وہ یا حسن میاں مرحوم میرے بھائی کی کتاب **"آئینۂ قیامت"** میں صحیح روایات ہیں، انہیں سننا چاہیے، باقی غلط روایات کے پڑھنے سے نہ پڑھنا اور نہ سننا بہت بہتر ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص293)

دعوتِ اسلامی کی **مجلس المدینۃ العلمیۃ** کے شعبۂ تخریج نے اس کتاب پر جدید و تحقیقی کام کیا ہے۔ متعدد نسخوں سے تقابل، جدید کمپیوٹر کمپوزنگ، نئے عنوانات کا اضافہ، احادیث و روایات کی تخریج، مفید و ضروری حواشی، کتابت کے اختلافی مقامات کی تصحیح اور اخیر میں فیضانِ سنت (جلد اوّل) سے **فضائلِ عاشورہ** شامل کئے گئے ہیں۔ یوں مکتبۃُ المدینہ کی شائع کردہ **"آئینۂ قیامت"** گوناگوں خوبیوں سے آراستہ ہے۔ خود بھی خرید کر مطالعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کے پڑھنے کی ترغیب دلائیے۔ یہ کتاب دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کی جاسکتی ہے۔ تادمِ تحریر (پاکستان میں) مکتبۃ المدینہ پر اس کی قیمت 30 روپے ہے۔

*شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کا صُوری پیغام

(Video Message)

ابورجب آصف عطاری مدنی سے تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے ابورجب آصف عطاری مدنی (رکنِ مجلس) المدینۃ العلمیۃ، مُدَرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ باب المدینہ کراچی!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

رُکنِ شوریٰ حاجی امین عطاری نے یہ خبر دی کہ آپ کے شہزادے ابو معاویہ محمد حمزہ رضا عطاری جو کل (14 ذوالقعدۃ الحرام 1439ھ / 27 جولائی 2018ء جمعۃ المبارک کو) پیدا ہوئے تھے، آج (یعنی 15 ذوالقعدۃ الحرام 1439ھ شبِ ہفتہ) انتقال کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔

صدمے پر صدمہ کہ آپ اپنے مدنی منّے کی تجہیز و تکفین میں بھی شریک نہ ہوسکے کیونکہ آج آپ کی حج کے لئے براہِ راست مدینے کی فلائٹ تھی اور امید ہے کہ آپ مدینے شریف پہنچ بھی گئے ہوں گے، اللہ کریم آپ کو صبر عطا فرمائے، اجر عطا فرمائے، اُمِّ رجب کو بھی صبر دے اور سارے خاندان والوں کو، سوگواروں کو صبر دے۔ اللہ پاک مدنی منّے کو آپ کی اور ان کی امّی کی آخرت کے لئے ذخیرہ بنائے، اپنے والدین کی شفاعت کرنے والا بنائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صبر سے کام لیجئے گا! جو نابالغ بچے فوت ہوتے ہیں وہ اپنے والدین کی شفاعت کرتے اور ان کیلئے جہنّم سے روک بنتے ہیں۔ اگر کوئی حقیقت بین نگاہ پائے تو یہ نابالغ بچوں کا دنیا سے جانا اس کے لئے بڑی ہی نعمت ہوتے ہیں۔ مگر سنت یہی ہے کہ ان کے فوت ہونے پر تعزیت کی جائے۔ آپ صبر کیجئے گا، ہمت رکھئے گا اور آپ بھی، ان کی امّی بھی اور سب خاندان والے اللہ پاک کی رضا پر صابر و شاکر رہئے گا، میں سب کے ساتھ تعزیت کرتا ہوں۔ اللہ کریم آپ کو حجِ مبرور کی سعادت بخشے، مدینے پاک کی حاضری کا ذوق آپ کا متأثر نہ ہو بلکہ کاش! ذوق میں مزید اضافہ ہو۔

حضرتِ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کو سفر میں کسی نے خبر دی کہ آپ کی نابالغہ بچی فوت ہوگئی، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن کہا اور سواری سے اتر کر دو رکعت (نفل) نماز ادا کی، پھر فرمایا: میں نے اللہ پاک کے اس حکم پر عمل کیا ہے اور یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ﴾ (پ1، البقرۃ: 45) (ترجمۂ کنزالایمان: اور صبر اور نماز سے مدد چاہو۔) (تعظیم قدر الصلاۃ، 1/222) لہٰذا آپ بھی صبر کیجئے اور نماز پڑھ کر نماز سے مدد حاصل کیجئے۔ اللہ کریم آپ کو صبر و ہمت دے، آپ کا حج قبول کرے، اٰمین۔

اس کے بعد شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی طرف سے اور خصوصی مدنی مذاکرے میں شریک اسلامی بھائیوں کی طرف سے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم، شیخینِ کریمین، سیّدنا عثمانِ غنی، سیّدنا امیر حمزہ، شہدائے اُحد، اہلِ بقیع و معلّٰی رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کی بارگاہوں میں اور دیگر مقدّس مقامات کی حاضری کے موقع پر سلام عرض کرنے، بے حساب مغفرت اور مدینے کی حاضری کیلئے دعا کرنے کا کہا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شیخ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے صُوتی (Audio) اور صُوری (Video) پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے ساتھ پیش کئے جا رہے ہیں۔

صاحبِ فتاویٰ یورپ مفتی عبد الواجد قادری علیہ رحمۃ اللہ القوی کے وصالِ پُر ملال پر تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

حضرت علّامہ مولانا مفتی عبد الواجد قادری صاحب (صاحبِ فتاویٰ یورپ) کے انتقالِ پُر ملال کی خبر ملی، اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔ میں حضرت کے تمام اہلِ خانہ، اولاد (مولانا مفتی فیضان الرحمٰن سبحانی رضوی (مفتی و مہتمم الجامعۃ الواجدیہ دربھنگہ بہار ہند)، مولانا خالد رضا رضوی، جناب احسان الرحمٰن فیضانی رضوی، جناب یزدان الرحمٰن دانش رضوی)، تلامذہ، معتقدین، متوسّلین اور مریدین سے تعزیت کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں: یااللہ! پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا واسطہ حضرت علّامہ عبد الواجد صاحب کو غریقِ رحمت فرما، یااللہ! حضرت کی تمام دینی خدمات کو قبول فرما، ربُّ العٰلمین حضرت کے درجات بلند فرما، بے حساب مغفرت سے مشرف فرما کر جنّت الفردوس میں اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما، جملہ سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما۔ یااللہ! میرے پاس جو کچھ اعمال ہیں ان کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما، اپنے کرم کے شایانِ شان ان کا اجر و ثواب عطا فرما کر یہ سارا ثواب جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطا فرما، بوسیلۂ رحمۃ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرت مولانا مرحوم سمیت ساری امت کو عنایت فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مولانا نظام الدین صاحب سے عیادت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے حضرت علّامہ مولانا نظام الدّین صاحب قاضی بندی راجستھان ہند!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

ابو البنتین حاجی حسّان رضا نے مجھے صَوتی پیغام (Audio Message) کے ذریعے خبر دی کہ آپ فجر کی نماز پڑھانے جارہے تھے کہ راستے میں ایک جانور نے حملہ کردیا جس سے آپ زخمی ہوگئے، اللہ پاک آپ کو رُو بہ صحّت کرے، اللہ کریم آپ کو صحتوں، راحتوں، عافیتوں، عبادتوں، ریاضتوں، دینی خدمتوں اور سنّتوں بھری طویل زندگی عطا کرے، لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ، لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ، لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ۔ عالی جاہ! ہمت رکھئے گا! صبر کیجئے گا! اللہ کریم آپ کے یہ زخم دور کرکے زخمِ مدینہ عطا فرمائے۔ بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سابق وفاقی وزیر حاجی محمد حنیف طیب سے عیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے سابق وفاقی وزیر حاجی حنیف طیب (بابُ المدینہ کراچی) کی علالت کی خبر ملنے پر بذریعہ صُوری پیغام (Video Message) اُن سے عیادت فرمائی اور دعائے صحت و عافیت فرماتے ہوئے انہیں روزانہ یَا سَلَامُ 111 بار پڑھ کر پانی پر دم کرکے پینے کی ترغیب دلائی۔

تعزیت کے مختلف پیغامات

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صُوری پیغامات (Video Messages) کے ذریعے ❀ محمد ساجد عطّاری سے اُن کی والدہ (بابُ المدینہ کراچی) ❀ عبدالرحمٰن و برادران سے ان کے والدِ محترم ہدایت علی (مدینۃ الاولیاء، ملتان) ❀ عارف حسین عطّاری و برادران سے ان کی والدہ نسیم اختر (بزرگوال، گجرات) ❀ حاجی اشفاق عطّاری اور حاجی محمد امین عطّاری سے ان کی والدہ ❀ حکیم محمد مبین عطّاری و برادران سے ان کے والدِ محترم ریاض احمد ❀ محمد ہاشم عطّاری سے ان کے بچّوں کی امّی جان حوّا بائی اور ❀ مدرسۃ المدینہ کنزالایمان بابری چوک (بابُ المدینہ کراچی) کے طالبِ علم مدنی منّے منور رضا عطّاری کے انتقال پر تعزیت فرمائی اور لواحقین کو صبر کی تلقین فرماتے ہوئے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے مختلف مدنی مشورے دیئے جن میں مسجد بنانے، تقسیمِ رسائل، مدنی قافلے میں سفر کرنے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے منسلک رہنے کی ترغیب بھی شامل ہے۔

ابتدائی طبّی امداد

بخار کی صورت میں ابتدائی طبی امداد

ڈاکٹر کامران اسحٰق عطّاری*

بخار دَراصل کوئی بیماری نہیں بلکہ کسی بھی بیماری کی علامت ہوتی ہے۔ بخار جسم کا درجۂ حرارت 37 ڈگری سینٹی گریڈ سے بڑھ جانے کو کہتے ہیں۔ بخار ہمارے جسم میں کسی بھی انفیکشن کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جیسے ہی ہمارے جسم میں انفیکشن پیدا ہوتا ہے تو جسم کا مدافعتی نظام (Immune System) متحرک ہوجاتا ہے اور جسم میں موجود وائٹ سیل اس کے خلاف کام کرنا شروع کر دیتے ہیں جس کے نتیجے میں جسم کا درجۂ حرارت (Temperature) بڑھ جاتا ہے اسی کو بخار کا نام دیتے ہیں۔ اگر کسی کو بخار ہو جائے تو مندرجہ ذیل باتوں پر عمل کر کے مریض کی مدد کی جاسکتی ہے: 1 مریض کو پانی یا پانی والی اشیاء کا استعمال زیادہ سے زیادہ کروائیں کیونکہ بخار جسم میں پانی کی کمی (Dehydration) کا سبب ہوسکتا ہے۔ 2 کیفین (Caffeine) والی اشیاء جیسے کولڈ ڈرنک، کافی، چائے وغیرہ سے پرہیز کروائیں کیونکہ یہ پیشاب آور ہوتی ہیں۔ 3 کھانے میں نرم غذا کا استعمال کروائیں۔ 4 بچوں کو بخار کی صورت میں کپڑوں میں لپیٹ کر نہ رکھیں بلکہ انہیں ہلکے کپڑے پہنائیں، بھاری کپڑے پسینے کا سبب بن سکتے ہیں جس سے جسم میں پانی کی کمی ہوسکتی ہے۔ 5 سردی لگنے کی صورت میں ہلکی چادر اوڑھا دیں۔ 6 تیز بخار کی صورت میں مریض کے سر، سینہ، بازو اور ٹانگوں پر سادہ پانی کی گیلی پٹیاں رکھیں۔ **احتیاط** اگر بچوں یا بڑوں میں بخار کے ساتھ مندرجہ ذیل علامات بھی ظاہر ہوں تو فوری طور پر اسپتال لے جائیں۔ 3 ماہ سے چھوٹے بچوں میں اگر پانی کی کمی کی علامات ظاہر ہوں جیسے 6 سے 8 گھنٹے تک پیشاب نہ کرنا، روتے وقت آنسو نہ نکلنا، منہ کا خشک ہونا وغیرہ۔ جبکہ بڑوں میں پیشاب کی کمی یا رنگت کا پیلا ہونا، زبان کا خشک ہونا اور آنکھوں کا اندر دھنس جانا وغیرہ۔

بالوں کا گرنا

بالوں کی اہمیت انسانی شخصیت کی خوبصورتی میں جہاں لباس کی اہمیت ہے وہیں بالوں کا بھی کافی عمل دخل ہے۔ فی زمانہ مصنوعی طرزِ زندگی (Artificial Life Style) نے ہمیں جہاں دیگر بیماریوں کا تحفہ دیا ہے وہیں بالوں کے حوالے سے بھی آزمائش سے دوچار کردیا ہے۔ بالخصوص شہری علاقوں کے رہائشی افراد کی بڑی تعداد سر میں خشکی (Dandruff)، بال جھڑنے، پورے سر یا سر کے درمیان میں گنج پن کا شکار نظر آتی ہے۔ **بال گرنا ایک قدرتی عمل ہے** مخصوص مقدار میں سر اور داڑھی کے بالوں کا گرنا ایک قدرتی عمل ہے لیکن اگر گرنے والے بالوں کی تعداد زیادہ ہوجائے تو یہ کسی بیماری کی نشانی ہی ہے۔ ایک بال کی عمر عموماً ساڑھے چار سے پانچ سال ہوتی ہے، اس کے بعد وہ کمزور ہو کر گر جاتا اور اس کی جگہ نیا بال نکلتا ہے۔ **معمول سے زیادہ بال گرنے کی وجوہات** ہیموگلوبن، خون، پروٹین اور آئرن کی کمی، بالوں کی نشوونما میں مُعاون ہارمون کی کمی، مخصوص ادویات کا استعمال، ذہنی دباؤ، کھانے پینے میں بے احتیاطی، کھارے پانی کا استعمال، بالوں میں خشکی، تیل نہ لگانا، بلڈ پریشر اور شوگر وغیرہ۔ **کیمیکل زدہ اشیاء کے استعمال کا نقصان** مختلف قسم کے کیمیکلز کا بے دریغ استعمال بھی بالوں کی کمزوری اور گرنے نیز جلد پر دھبے وغیرہ پڑنے کا سبب بن سکتا ہے۔ بالوں میں طرح طرح کے شیمپو، کنڈیشنر، کریم، ہیئر کلر اور جیل وغیرہ کا اندھا دھند استعمال کرنے والوں کو بالوں کے ڈاکٹر (Dermatologist) سے مشورہ کرکے اِعتدال کا راستہ اختیار کرنا چاہئے۔ **متفرق مدنی پھول** بال خشک کرنے کے لئے ڈرائی مشین کے استعمال سے بال کمزور ہو کر گرنے لگتے ہیں ❁ پروٹین اور آئرن کی کمی دور کرنے کے لئے گوشت بالخصوص مچھلی اور دالیں وغیرہ استعمال فرمائیں ❁ ہیموگلوبن کی کمی پوری کرنے کے لئے آئرن سے بھرپور چیزیں مثلاً چقندر، کلیجی اور سیب وغیرہ کا زیادہ استعمال کریں ❁ ذہنی دباؤ دور کرنے کے لئے پیدل چلنے اور ورزش کرنے کا معمول بنائیے۔ ❁ بالوں کو گرنے سے بچانے کیلئے سر کی خشکی کو قابو کرنا بھی ضروری ہے۔

بالوں میں تیل کا استعمال پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سر اقدس میں اکثر تیل لگاتے تھے۔ (الشمائل المحمدیۃ للترمذی، ص40، حدیث:32) حضرتِ سیّدُنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما دن میں دو مرتبہ تیل لگاتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ،6/117) بالوں میں تیل کا بکثرت استعمال خصوصاً اہلِ علم حضرات کے لئے مفید ہے کہ اس سے سر میں خشکی نہیں ہوتی، دِماغ تر اور حافظہ قوی ہوتا ہے۔ (163مدنی پھول، ص11) تیل لگانے کی سنت پر عمل کرنا بھی بالوں کی حفاظت اور نشوونما میں مُعاون ثابت ہوسکتا ہے۔ گرمیوں کے موسم میں ناریل (Coconut) جبکہ سردیوں میں زیتون یا سرسوں کے تیل کا استعمال بالوں کے لئے مفید ہے۔ **دیسی نسخوں کا استعمال مناسب ہے** سر میں خشکی، بال گرنے اور گنج پن سے چھٹکارہ پانے کے لئے آج کل مختلف شیمپو وغیرہ دستیاب ہیں۔ اپنے طبیب کے مشورے سے ان کے استعمال میں بھی حرج نہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ اس مقصد کے لئے سادہ اور دیسی گھریلو نسخوں سے استفادہ کیا جائے کہ ان سے نقصان (Side Effect) ہونے کا امکان بہت کم ہوتا ہے۔ ذیل میں بالوں کے حوالے سے

مختلف گھریلو نسخے اور روحانی علاج پیشِ خدمت ہیں۔ اپنے بالوں کی کیفیت کے مطابق حسبِ حال ان سے استفادہ فرمائیے۔ **بال لمبے کرنے کے دو نسخے** (1) 250 گرام خشک آملہ، 125 گرام سِکاکائی اور 125 گرام میٹھی دانہ پیس کر محفوظ کر لیجئے۔ دو چمچ حسبِ ضرورت پانی میں رات کو بھگو دیجئے، صبح چھان کر سر دھو لیجئے، ہفتہ میں ایک بار یہ عمل کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بال گرنا بند ہوں گے اور بال لمبے ہونے بھی شروع ہو جائیں گے۔ (2) خشک آملے کا سُفوف (پاؤڈر) بنوالیجئے، حسبِ ضرورت پوڈر میں پانی ملا کر گاڑھا سا لیپ بنالیجئے، پھر اسے تمام بالوں کی جڑوں میں لگا کر کچھ دیر بعد سر دھولیجئے۔ (40 روحانی علاج مع طبی علاج، ص12) **سر میں گنج کے چار علاج** (1) روزانہ زیت (یعنی زیتون شریف کا تیل) سر میں ڈال کر گنج کی خوب مالش کیجئے، اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس طرح بند شُدہ مَسام کُھل جائیں گے اور بال اُگنے لگیں گے مگر یہ عمل بہُت دِنوں تک جاری رکھنا ہوگا۔ (2) سَر میں پیاز کا رس تیل کی طرح ڈالنے سے جُوؤں کا خاتِمہ ہو جاتا ہے نیز بیماری سے جو بال جَھڑ چکے ہوتے ہیں دوبارہ اُگ جاتے ہیں۔ (اس سے سر میں بدبو ہو جائیگی، اس صورت میں مسجد کا داخِلہ حرام رہے گا لہٰذا اچّھی طرح سر دھو کر بدبو ختم کر کے مسجد میں حاضر ہوں) (3) داڑھی یا سر کے بال جھڑتے ہوں یا گنج ہو تو آٹھ چمچ زیتون کے گرم کئے ہوئے تیل میں ایک چمچہ اصلی شہد اور ایک چمچہ باریک پِسی ہوئی دار چینی ملالیں پھر جہاں کے بال جھڑتے ہوں وہاں خوب مَسلیں پھر اندازاً پانچ مِنٹ کے بعد دھولیں یا نہالیں۔ بچا ہوا تیل دوبارہ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ اِنْ شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ 12 دن میں فائدہ نظر آجائے گا، مگر تاحُصولِ شِفا یہ عمل جاری رکھئے۔ (4) کلونجی پیس کر مہندی میں ملا کر سر میں لگانے سے سر کے بال جھڑنا بند ہو جاتے ہیں۔ (گھریلو علاج، ص94) **سر کے بال جھڑنے کا روحانی علاج** باوُضو ہر بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے ساتھ سُوْرَۃُ اللَّیْل 41 بار پڑھ کر سَرسوں یا ناریل کے تیل کی بوتل پر دم کر لیجئے، روزانہ سوتے وقت سر پر اس تیل کی مالش کیجئے۔ کچھ دن مالش کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سر کے بال جھڑنا بند ہو جائیں گے۔ داڑھی کے بال جھڑتے ہوں تو اس کیلئے بھی یہ عمل مفید ہے۔ (ضرورتاً اُسی بوتل میں دوسرا تیل شامل کر لیجئے) (بیمار عابد، ص36) **بالوں کی خشکی اور جھڑنے کا گھریلو علاج** کیلہ پاؤڈر: 10 گرام، مہندی پاؤڈر: 10 گرام، روغن نیم: 10 گرام، ناریل کا تیل: 100 گرام۔ ناریل کے تیل میں بقیہ تینوں چیزوں کو مکس کر لیں۔ رات کو سوتے وقت بالوں کی جڑوں میں اچھی طرح مساج کریں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خشکی اور بال گرنے میں فائدہ ہو گا۔ **بالوں کو مضبوط، گھنا اور لمبا کرنے کے لئے تیل** چقندر کا جوس: 250 گرام، خشک آملہ: 50 گرام، بالچھڑ: 25 گرام، امر بیل: 25 گرام، ناگر موتھا: 25 گرام۔ **طریقہ:** تمام دوائیں کوٹ کر ایک گلاس پانی میں بھگو دیجئے، چقندر کا جوس بھی اسی میں ملالیں اور 8 گھنٹے بھیگا رہنے دیں۔ اس کے بعد آدھا کلو تل کا تیل اس میں شامل کر کے اسے ہلکی آنچ پر پکائیں، جب پانی جل جائے اور صرف تیل رہ جائے تو اسے کپڑے میں چھان لیجئے اور اس میں 100 گرام ارنڈی کا تیل (Castor Oil) شامل کر لیں۔ بالوں کو لمبا، مضبوط اور گھنا کرنے کے لئے مفید ترین پائیں گے۔ **سر پر بال اُگ آئے** صحابیِ رسول حضرت سیدنا ھُلْب رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سر پر بال نہ تھے (یعنی گنج پن کا مرض تھا)۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ پاک ان کے سر پر پھیرا، فوراً بال اُگ آئے اس لئے آپ کا لقب ھُلْب ہوا یعنی بالوں والے۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/25 بتغیر)

غم و رنج و الم اور سب بلاؤں کا مداوا ہو
اگر وہ گیسوؤں والا مرا دلدار ہو جائے

(سامانِ بخشش، ص156)

نوٹ: تمام علاج اپنے طبیب (Doctor) کے مشورے سے ہی کیجئے۔

پھلوں اور سبزیوں کے فوائد

ابو عتیق عطاری مدنی*

سونف کے فوائد اور گھریلو علاج

اللہ پاک کی عطا کردہ بے شمار نعمتوں میں سے ایک نعمت سونف (Fennel) بھی ہے۔ اس کا مزاج تَر، گرم جبکہ ذائقہ شیریں ہوتا ہے۔ کھانے کو مزید خوش ذائقہ کرنے کے لئے بھی سونف کو استعمال کیا جاتا ہے۔ چند فوائد ملاحظہ کیجئے:

سونف کے 9 فوائد (1) سونف پیٹ کے درد اور قولنج (پسلی کے نیچے ہونے والے درد) کے لئے مفید ہے۔ (2) سینہ، جگر، گردہ اور تلی کے لئے مفید ہے۔ (3) دماغ کی کمزوری اور ہاضمہ کی خرابی دور کرنے کیلئے بہترین دوا ہے۔ (4) سونف معدہ اور بینائی کو طاقت دیتی ہے۔[1] (5) خشک کھانسی کے لئے مفید ہے۔[2] (6) سونف چباتے رہنے سے بیٹھی ہوئی آواز ٹھیک ہو جاتی ہے۔ (7) پیشاب اور حیض کو جاری کرتی ہے۔[3] (8) ماں کو دودھ کم آتا ہو تو سونف کا پاؤڈر گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کرنے سے فائدہ ہو گا۔[4] (9) دودھ پیتے بچوں کے پیٹ درد اور گیس وغیرہ کے لئے ایک چمچ سونف ایک گلاس دودھ میں پکا کر تھوڑا تھوڑا پلانا مفید ہے۔

سونف کے ذریعے 6 گھریلو علاج (1) 6 گرام سونف آدھا کلو پانی میں ڈال کر چولہے پر جوش دیجئے جب 125 گرام پانی رہ جائے تو اس میں 250 گرام گائے کا دودھ، 12 گرام گائے کا گھی اور حسبِ ضرورت چینی ملا کر استعمال کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نیند آنے لگے گی۔[5] (2) دو تولہ سونف پانچ تولہ گُل قند پانی میں رگڑ کر گرمیوں کے موسم میں دن میں تین سے چار بار پیچش کے مریض کو پلائیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آرام ہو گا۔ (3) اگر گرمی یا خشکی کے باعث حیض بند ہو جائے تو ایک کپ سونف کے عرق میں ایک چھوٹا چمچ تربوز کے بیج کا مغز اور ایک چمچ شہد ملا کر صبح و شام پینے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہو جائے گا۔[6] (4) سونف اور دھنیا دونوں 250 گرام باریک پیس کر آدھا کلو چینی لیکر 750 گرام اصلی گھی میں مکس کر کے محفوظ کر لیجئے۔ روزانہ صبح و شام 25، 25 گرام کھا لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خون کی خرابی، خارش، جریان اور نظر کی کمزوری کیلئے مفید پائیں گے۔[7] (5) خشک سونف اور خشک آملہ ہم وزن باریک پیس کر چھان کر اس پر 313 بار دُرودِ پاک پڑھ لیجئے اور اندازاً 6 گرام تا حُصولِ شِفا روزانہ صبح و شام تازہ پانی سے استعمال کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے شوگر کم کرنے کا بہترین عِلاج پائیں گے۔[8] (6) سونف، مصری اور ایرانی بادام ہم وزن باریک پیس کر مکس کر کے محفوظ کر لیجئے اور بغیر پانی کے روزانہ نَہار مُنہ ایک چائے کے چمچ کی مقدار کھا لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بینائی کو فائدہ ہو گا۔[9]

تجربہ شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: ایک مدنی مُنّی کی آنکھوں میں پانی آتا تھا میں نے (سونف، مصری اور ایرانی بادام سے تیار کردہ) لذیذ چورن پیش کیا، ایک آدھ بار کھانے ہی سے اُس کی بیماری جاتی رہی اور ڈاکٹر کے پاس جانے کی نَوبت ہی نہ آئی۔[10]

نوٹ: تمام علاج اپنے طبیب کے مشورے سے ہی کیجئے۔

---

(1) رسائل طب، 2/233 ماخوذاً (2) ایضاً، 2/231 ماخوذاً (3) ایضاً، 2/233 مفہوماً (4) ایضاً، 2/231 ماخوذاً (5) گھریلو علاج، ص 31 ماخوذاً (6) ایضاً، ص 101 (7) ایضاً، ص 40 ماخوذاً (8) ایضاً ص 65 ملتقطاً (9) ایضاً ص 33 ماخوذاً (10) ایضاً، ص 33 ماخوذاً۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تاثرات (اقتباسات)

(1) مفتی محمد صلاح الدین رضوی صاحب (استاذ دار العلوم عمادیہ، پٹنہ سٹی، ہند) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی زیارت و مطالعہ کا پہلی بار موقع میسر آیا۔ اس کے تمام مشمولات (Contents) نہایت عمدہ ہیں۔ ہر مضمون میں اپنے عنوان کے تحت معلوماتی و سیر حاصل گفتگو نہایت سہل انداز میں پیش کی گئی ہے۔ دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اسے ترقیات کے اُفق پر ہمیشہ چمکائے رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(2) مولانا محمد مظہر قادری (ناظم جامعہ غوثیہ، چمن عطار چنیوٹ، پنجاب) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مجھے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھنے کی سعادت ملی، جس کے بعد میری نیت بنی ہے کہ اب اسے حاصل کرتا رہوں گا۔ کیونکہ اس میں دینی اور دنیوی امور کے حوالے سے بہترین معلومات نئے انداز میں معتمد مواد کے ساتھ دی گئی ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ دعوتِ اسلامی کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اسلامی بھائیوں کے تاثرات (اقتباسات)

(3) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے تمام سلسلے خوب تر ہیں، "روشن ستارے" مجھے بہت پسند ہے اور "اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے" کی تو کیا ہی بات ہے۔ (اشفاق عطاری، گلزار طیبہ، سرگودھا)

(4) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، اس میں بہت پیارے مضامین ہوتے ہیں، اس سے بہت کچھ نیا سیکھنے کو ملتا ہے۔ (فیضان عطاری، منگووال، گجرات پاکستان)

مَدَنی مُنّوں کے تاثرات (اقتباسات)

(5) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" جب سے آیا ہے میں اسے پابندی سے پڑھتا ہوں۔ اس کے مضامین بہت اچھے لگتے ہیں۔ (محمد علی، مرکز الاولیاء لاہور) (6) مجھے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت اچھا لگتا ہے۔ اس کے سلسلے "روشن مستقبل" سے کافی نئی معلومات ملتی ہیں۔ (صادق عطاری، مرکز الاولیاء لاہور)

اسلامی بہنوں کے تاثرات (اقتباسات)

(7) مجھے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت اچھا لگتا ہے، خصوصاً اس کا موضوع "امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مکتوبات" اور "امیرِ اہلِ سنت کے صَوتی پیغامات" تو بہت ہی اچھے لگتے ہیں۔ اللہ پاک اس میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔ (بنت سید ذوالفقار علی، کھدر والا، چک 209) (8) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" علمِ دین کا مہکتا ہوا گلشن ہے، اس کے مطالعہ سے کئی دینی مسائل کا حل حاصل ہو جاتا ہے۔ (بنتِ اصغر علی، سردار آباد فیصل آباد)

اقامت میں کب کھڑا ہونا سنّت ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ اقامت میں کب کھڑا ہونا چاہئے؟ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر کھڑے ہونے کو سنّت کہہ سکتے ہیں؟ نیز کچھ لوگ کھڑے ہو کر اقامت سنتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟ سائل: سعید احمد عطاری (گلستان جوہر، کراچی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

احناف کے نزدیک اس بارے میں حکم یہ ہے کہ امام و مقتدی جب مسجد میں موجود ہوں تو اس صورت میں امام و مقتدی سب حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر کھڑے ہوں اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر کھڑا ہونا سنّت مستحبہ اور اسے صرف سنّت ہی کہہ لیا جائے تو بھی کچھ حرج نہیں اور یوں بھی ٹھیک ہے کہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ پر کھڑا ہونا شروع کریں اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر مکمل کھڑے ہو جائیں۔ چنانچہ حاشیۂ شلبی علی التبیین میں ہے: ”قال فی الوجیز: والسنة ان یقوم الامام و القوم اذا قال المؤذن حی علی الفلاح اھ۔ و مثله فی المبتغی“ یعنی وجیز میں ہے: سنّت یہ ہے کہ امام اور قوم اس وقت کھڑے ہوں جب موذن حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے۔ اسی بات کے مثل ”المبتغی“ میں ہے۔

(حاشیہ شلبی علی تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، 1 / 283)

کتاب مَا لَا بُدَّ مِنْهُ میں ہے: ”طریق خواندن نماز بر وجه سنت آنست که اذان گفته شود واقامت ونزد حَیَّ عَلَی الصلٰوۃ امام برخیزد (ومقتدیاں نیز برخیزد)۔“ نماز پڑھنے کا سنّت طریقہ یہ ہے کہ اذان و اقامت کہی جائے اور اقامت کہنے والے کے حَیَّ عَلَی الصلٰوۃ کے ساتھ امام کھڑا ہو (اور مقتدی بھی)۔ (مالا بد منہ فارسی، ص28)

عمدۃ المحققین حضرت علامہ مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی بھاگلپوری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”جب اقامت شروع کرنے سے پہلے مقتدی مسجد میں حاضر ہوں اور امام بھی اپنے مصلے پر یا اس کے قریب میں موجود ہو اور اقامت کہنے والا شخص خود امام نہ ہو تو اس صورت میں سب کو حَیَّ عَلَی الصلٰوۃ یا حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر کھڑا ہونا چاہئے، یہی مسنون و مستحب ہے۔ اس صورت میں ابتدائے اقامت سے کھڑے ہونے کو حنفی مسلک میں ہمارے فقہائے کرام نے مکروہ تحریر فرمایا ہے۔“ (حبیب الفتاویٰ، ص134)

اس حالت میں کھڑے کھڑے اقامت سننا مکروہ ہے۔ رد المحتار میں ہے: ”یکرہ له الانتظار قائماً و لکن یقعد ثم یقوم اذا بلغ المؤذن حی علی الفلاح“ یعنی کھڑے ہو کر انتظارِ نماز نہ کرے کہ مکروہ ہے، بلکہ بیٹھ جائے پھر جب مؤذن ”حَیَّ عَلَی الْفَلَاح“ کہے تو کھڑا ہو۔ (رد المحتار، 2/88)

بخاری شریف کی حدیث پاک ”اذا اقیمت الصلٰوۃ فلا تقوموا حتی ترونی“ کے تحت عمدۃ القاری شرح بخاری میں صحابۂ کرام کے عمل کے بارے میں ہے: ”وکان انس رضی اللہ تعالٰی عنه یقوم اذا قال المؤذن قد قامت الصلٰوۃ“ یعنی حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ اس وقت کھڑے ہوتے تھے جب مؤذن قد قامت الصلٰوۃ کہتا مزید اسی صفحہ پر ہے ”وفی المصنف کرہ هشام یعنی ابن عروہ ان یقوم حتی یقول المؤذن قد قامت الصلٰوۃ“ یعنی مصنف میں ہے کہ ہشام بن عروہ اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ سے پہلے کھڑے ہونے

کو مکروہ جانتے تھے۔(عمدۃ القاری، 4/ 215)

علامہ ابو بکر بن مسعود کاسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بدائع الصنائع میں فرماتے ہیں:”والجملة فيه ان المؤذن اذا قال حی علی الفلاح فان کا ن الامام معهم فی المسجد يستحب للقوم ان يقوموا فی الصف“ یعنی خلاصہ کلام یہ کہ امام قوم کے ساتھ مسجد میں ہو توسب کو اس وقت کھڑا ہونا مستحب ہے جب مؤذن حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے۔(بدائع الصنائع، 1/467)

یونہی تَبْیِیْنُ الْحَقَائِق میں ہے:”والقيام حين قيل حی الفلاح لانه امر به ويستحب المسارعة اليه۔“(تبیین الحقائق، 1/283)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں:”اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے، بلکہ بیٹھ جائے جب حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر پہنچے اس وقت کھڑا ہو۔ یوہیں جو لوگ مسجد میں موجود ہیں، وہ بیٹھے رہیں، اس وقت اُٹھیں، جب مُکَبِّر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر پہنچے، یہی حکم امام کیلئے ہے۔ آج کل اکثر جگہ رواج پڑ گیا ہے کہ وقتِ اقامت سب لوگ کھڑے رہتے ہیں بلکہ اکثر جگہ تو یہاں تک ہے کہ جب تک امام مصلے پر کھڑا نہ ہو، اس وقت تک تکبیر نہیں کہی جاتی، یہ خلافِ سنّت ہے۔“

(بہار شریعت، حصہ 3، 1/471)

خاتم المحققین علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرَّحمہ نے حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر کھڑا ہونے کے بارے میں 14 کتابوں کا حوالہ دیا ہے چنانچہ درمختار کی عبارت ”والقيام لامام ومؤتم حين قيل حی علی الفلاح“ کے تحت فتاویٰ شامی میں ہے ”كذا فی الكنز ونور الايضاح والاصلاح والظهيرية والبدائع وغيرها والذی فی الدرر متنا وشرحا عند الحيعلة الاولى:يعنی حيث يقال حی علی الصلوٰة اھ وعزاه الشيخ اسماعيل فی شرحه الی عيون المذاهب والفيض والوقاية والنقاية والحاوی والمختار اھ قلت واعتمده فی متن الملتقى،وحكى الاولى بقيل، لكن نقل ابن الكمال تصحيح الاول ونص عبارته:قال فی الذخيرة: يقوم الامام والقوم اذا قال المؤذن حی علی الفلاح عند علمائنا الثلثة“ یعنی اسی طرح 1 کنز 2 نورالایضاح 3 اِصلاح 4 ظهیریه 5 بدائع وغیرہ میں ہے، 6 دُرر کے متن اور شرح میں یہ ہے کہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہنے پر کھڑا ہو، شیخ اسماعیل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اس قول کو 7 عیون المذاهب 8 فیض 9 وقایه 10 نقایه 11 حاوی 12 مختار کی طرف منسوب فرمایا، میں کہتا ہوں کہ اس پر 13 ملتقی کے متن میں اعتماد کیا ہے، اور پہلے کو قیل کے ساتھ نقل کیا ہے، لیکن علامہ ابنِ کمال رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے پہلے قول ہی کی تصحیح نقل کی ہے ان کی عبارت یہ ہے: 14 ذخیرہ میں فرمایا:”امام اور مقتدی اس وقت کھڑے ہوں جب مؤذن حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے یہی ہمارے علماء ثلاثہ کے نزدیک حکم ہے“۔(ردالمحتار، 2/216)

14 کتابیں تو علامہ شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی نے ذکر فرمائیں ہیں۔ اس کے علاوہ تنویرالابصار، درمختار، عمدۃ القاری اور خود ردالمحتار تو یہ کل 18 کتابیں ہوئیں۔ حکمِ شرعی ماننے اور اس پر عمل کرنے والے کے لئے ایک ہی کتاب کافی ہے اور نہ ماننے والے کے لئے اگر پورا ذخیرہ بھی نقل کر دیا جائے تو ناکافی ہے۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مَلِکُ العلماء، محدث کبیر حضرت علامہ مولانا مفتی ظفر الدّین بہاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی نے اس موضوع پر ایک رسالہ ”تنویر المصباح“ کے نام سے تحریر فرمایا ہے جس میں آپ نے 50 کتابوں کے حوالے سے اس مسئلے میں احناف کے مؤقف کو واضح کیا ہے تفصیل کے لئے اُسے ملاحظہ فرمائیں۔

اللہ تعالٰی حکمِ شرعی پر عمل کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیب	مُصَدِّق
ابو حذیفہ شفیق رضا عطاری مدنی	ابو الصالح محمد قاسم القادری

دعوتِ اسلامی

تری دھوم مچی ہے

مدنی مرکز فیضانِ مدینہ سردار آباد فیصل آباد میں ہونے والے مدنی کاموں کی جھلکیاں

اعتکاف: ماہِ رمضان المبارک کی برکتیں حاصل کرنے کے لئے پورے ماہِ رمضان کے اعتکاف کا سلسلہ ہوا جس میں نگرانِ پاکستان اِنتظامی کابینہ حاجی ابورجب محمد شاہد عطاری نے پورے ماہِ رمضان کا اِعتکاف کیا، روزانہ بعد نمازِ فجر مدنی حلقے میں بذریعہ مدنی چینل براہِ راست(Live) بیان، وقتاً فوقتاً اعتکاف کی مجالس اور حلقوں کے نگران واراکین اسلامی بھائیوں کی مدنی تربیت اور دیگر مدنی کاموں کا جدول رہا۔ **سُنّتوں بھرے اجتماعات اور مدنی مشورے:** شَوَّالُ الْمُکَرَّم 1439ھ میں اِن شعبہ جات کے سُنّتوں بھرے اجتماعات اور مدنی مشوروں کی ترکیب ہوئی: ❁ مجلس اعتکاف ❁ مجلس مدرسۃ المدینہ بالغان ❁ شعبۂ تعلیم ❁ مجلسِ ڈاکٹرز ❁ مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ ❁ مجلس مدرسۃُ المدینہ ❁ مجلس ہفتہ وار اجتماع جن میں نگرانِ مجالس و صوبائی ذمہ داران نے شرکت کی، نگرانِ پاکستان اِنتظامی کابینہ حاجی شاہد عطاری نے مدنی کاموں کی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے شُرکا کو مزید مدنی کام بڑھانے کے مدنی پھول اِرشاد فرمائے۔ **مدنی مشورہ پاکستان اِنتظامی کابینہ:** 8 تا 10 جولائی 2018ء "پاکستان اِنتظامی کابینہ" کا مدنی مشورہ ہوا جس میں چند اراکینِ شوریٰ، نگرانِ کابینات اور ❁ شعبۂ تعلیم ❁ مجلسِ ڈاکٹرز ❁ مجلسِ اعتکاف پاکستان ❁ جامعۃُ المدینہ للبنین ❁ مجلسِ مالیات اور ❁ مجلس مدرسۃُ المدینہ کے نگرانِ مجالس وصوبائی ذمہ داران نے شرکت کی۔ **جامعۃُ المدینہ کا افتتاح:** پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد (پاک مہروی کابینات) کے نواحی علاقے علی پور فراش میں دعوتِ اسلامی کے تحت جامعۃُ المدینہ کی ایک نئی شاخ کا افتتاح ہوا، اس پُرمسرت موقع پر سنّتوں بھرا اجتماع منعقد کیا گیا جس میں مقامی اسلامی بھائیوں اور شخصیات نے شرکت کی، رکنِ شوریٰ حاجی محمد اظہر عطاری نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ **حج تربیتی اجتماعات:** مجلسِ حج وعمرہ کے تحت ❁ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں حج تربیتی اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں رکنِ شوریٰ مولانا عبد الحبیب عطاری نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا اور ارکانِ حج کے متعلق عازمینِ حج کی تربیت فرمائی۔ ❁ فتح جنگ (ضلع اٹک، پاک سمرقندی) کابینہ میں بھی حج تربیتی اجتماع ہوا جس میں مبلغ دعوتِ اسلامی نے عازمینِ حج کی تربیت فرماتے ہوئے احرام باندھنے کا طریقہ اور دیگر احکامِ حج بیان کئے۔ **دارُالمدینہ کے طلبہ کا شاندار رزلٹ:** ❁ میٹرک رزلٹ 2018ء میں دارُالمدینہ اسلامک اسکولنگ سسٹم کے طلبہ کا رزلٹ شاندار رہا۔ سردار آباد (فیصل آباد) کے طلحہ عطاری نے 93.36٪، منیب رضا عطاری نے 92.81٪، عبدالقیوم عطاری نے 92.63٪، محمد حامد خان عطاری نے 91.63٪، مرکزالاولیاء، ملتان کے اویس سہیل عطاری نے 91.00٪ اور محمد حسن افضل عطاری نے 90.36٪ نمبر حاصل کرکے A+1 گریڈ حاصل کیا۔ **تنظیم المدارس کے امتحانات میں جامعات المدینہ کے طلبہ کی نمایاں کامیابی:** تنظیم المدارس اہلِ سنّت پاکستان کے امتحانی نتائج میں جامعات المدینہ کے طلبائے کرام نے پاکستان سطح پر پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشنز حاصل کیں ❁ درجہ عالمیہ (ایم اے عربی و اسلامیات) میں محمد ایوب عطاری (مرکزی جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی) نے پہلی ❁ درجہ عالیہ (بی اے) میں فیصل عطاری، محمد عثمان عطاری اور قمر حسین عطاری (جامعۃ المدینہ فیضان

مدینہ کابینہ ٹو، مرکز الاولیا، لاہور) نے بالترتیب پہلی، دوسری اور تیسری، ❁درجہ خاصہ (ایف اے) میں محمد اویس عطاری (مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ اوکاڑہ) نے دوسری اور ❁ درجہ عامّہ (میٹرک) میں محمد حمزہ عطاری (جامعۃ المدینہ فیضانِ بخاری موسیٰ لین باب المدینہ کراچی) نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ **مجلس خدام المساجد کے مدنی کام** مجلس خدام المساجد کے تحت جولائی 2018ء میں ❁ دارالسلام (ٹوبہ) سلطانی کابینہ میں جامع مسجد فیضانِ غوث اعظم اور ❁سردارآباد فیصل آباد نئی سو سائٹی احمد دین میں جائے نماز کا افتتاح ہوا۔ ❁ پینسرہ سردارآباد میں نئی سو سائٹی آئیڈیل سپر مارکیٹ میں جامع مسجد فیضانِ حسنین کریمین اور ❁مرید کے پاک زنجانی کابینہ کی ایک نئی سوسائٹی میں مسجد فیضانِ اہلِ بیت کے لئے جگہ کی ترکیب بنی۔ ❁رکنِ شوریٰ حاجی لقمان عطاری نے باب المدینہ کراچی میں واقع جامع مسجد عثمان غنی گلستانِ جوہر اور رضا مسجد کورنگی میں جاکر اور بلاس پور ہند میں بذریعہ انٹرنیٹ ذمہ داران کے تربیتی اجتماع اور مدنی مشوروں میں شُرکا کو مدنی پھولوں سے نوازا اور مساجد بنانے کی خوب ترغیب دلائی۔ **عاشقانِ رسول کا بذریعہ اسپیشل ٹرین مدنی قافلوں میں سفر** شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خواہش کے مطابق 2018ء مدنی قافلے کا سال منایا جارہا ہے تادمِ تحریر ایک ماہ کے مدنی قافلے کے لئے ❁ 15 جون 2018ء کو باب المدینہ کراچی سے اسلام آباد اسپیشل ٹرین بنام **جنّت ایکسپریس** ❁ 29 جون اور یکم جولائی 2018ء کو زم زم نگر حیدرآباد سے راولپنڈی دو اسپیشل ٹرینیں بنام **سخی سلطان ایکسپریس** اور **مشکل کشا ایکسپریس** روانہ ہوئیں جن میں 1604 عاشقانِ رسول نے راہِ خدا میں سفر کیا۔ **اعراسِ بزرگانِ دین پر مجلس مزاراتِ اولیا کے مدنی کام** مجلس مزاراتِ اولیا کے تحت جولائی 2018ء میں ❁ حضرت سید لعل بادشاہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (ٹیومری) ❁حضرت مولانا عارف اللہ قادری علیہ رحمۃ اللہ الولی (راولپنڈی) ❁حضرت سید عبد اللہ شاہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (بھنگالی شریف) ❁حضرت پیر سید چھیتن شاہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (قصور) اور ❁حضرت بابا گُلّا پیر سرکار (مرکز الاولیاء لاہور) کے اعراسِ مبارکہ کے موقع پر قراٰن خوانی، اجتماعِ ذکر و نعت، مدنی حلقوں، مدنی دوروں، انفرادی کوشش اور مدنی قافلوں کی آمد کا سلسلہ رہا جن کی برکت سے کثیر عاشقانِ رسول کو مزار شریف پر حاضری کا طریقہ اور دیگر مدنی پھول بیان کئے گئے۔ **مجلس اصلاح برائے فنکار کے مدنی کام** دعوتِ اسلامی کی مجلس اصلاح برائے فنکار کے تحت جولائی 2018ء میں مرکز الاولیاء لاہور کے ❁ تماثیل تھیٹر ❁آرٹس کونسل الحمراء ہال ❁الفلاح تھیٹر ❁سنگم تھیٹر ❁الحمراء قذافی ہال اور گوجرانوالہ ترمذی کابینات کے ❁کیپری تھیٹر سمیت دیگر مقامات پر مدنی حلقوں کا انعقاد کیا گیا جن میں ڈائریکٹرز، پروڈیوسرز، گلوکاروں، اداکاروں اور فنکاروں نے شرکت کی۔ **مختلف شعبہ جات کی مدنی خبریں** ❁ شعبۂ تعلیم اور مجلس ڈاکٹرز کے زیرِ انتظام مرکز الاولیاء لاہور میں عظیم الشان پروفیشنلز اجتماع منعقد کیا گیا جس میں میڈیکل شعبہ سے وابستہ 100 سے زائد HOD، پروفیسرز، کنسلٹنٹ، PG، میڈیکل اسٹوڈنٹس،30 سے زائد پی ایچ ڈی اسکالرز،50 سے زائد فنانس آفیسرز، 100 سے زائد IT و دیگر انجینئرز سمیت سرکاری اور پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے اساتذہ نے شرکت کی، رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطاری نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ ❁ مجلس آئی ٹی کے تحت 16 جولائی 2018ء کو مدنی حلقے کا سلسلہ ہوا جس میں رکنِ شوریٰ حاجی محمد اطہر عطاری نے شُرکا کو مدنی پھولوں سے نوازا۔ ❁ مجلسِ معاونت برائے اسلامی بہنیں کے تحت جولائی 2018ء میں 115 محارم اجتماعات منعقد ہوئے جن میں کم و بیش 1714 اسلامی بھائیوں نے شرکت کی، مدنی انعامات کے 468 رسائل تقسیم کئے گئے، 437 عاشقانِ رسول نے 3 دن، 47 اسلامی بھائیوں نے 12 دن اور 17 اسلامی بھائیوں نے ایک ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت پائی۔ ❁ مجلس تقسیمِ رسائل کے تحت نگرانِ مجلسِ تقسیمِ رسائل نے سردارآباد فیصل آباد اور مرکز الاولیاء لاہور کی مختلف مارکیٹوں میں مدنی دورہ فرمایا اور شخصیات سے ملاقاتیں کرتے ہوئے انہیں مکتبۃُ المدینہ کی کتب و رسائل تقسیم کرنے اور اپنی دوکانوں پر رسائل بکس رکھنے کا ذہن دیا۔

بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

قبولِ اسلام کی مدنی بہار

27جون 2018ء کو ایسٹ افریقہ کے ملک ملاوی (Malawi) میں ایک غیر مسلم نے مبلغِ دعوتِ اسلامی کی انفرادی کوشش کی برکت سے اسلام قبول کیا جن کا اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا۔

جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت کا سفرِ تنزانیہ جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا ابو اُسید عبید رضا عطاری مدنی دامت برکاتہم العالیہ نے 25 جولائی 2018ء کو ایسٹ افریقہ کے ملک تنزانیہ اور کینیا (Kenya) کا مدنی سفر فرمایا جہاں مختلف مقامات پر سنّتوں بھرے اجتماعات میں بیانات، مدنی مرکز فیضانِ مدینہ اور مدرسۃ المدینہ کے دورے اور تنزانیہ کے علما و شخصیات سمیت مقامی عاشقانِ رسول سے ملاقاتوں کا سلسلہ رہا۔ **اراکینِ شوریٰ کا بیرونِ ممالک سفر** ❁ مولانا عبدالحبیب عطاری نے مفتی محمد قاسم عطاری مدظلہ العالی کے ہمراہ 11 جولائی 2018ء کو جرمنی ❁ 12 جولائی کو آسٹریا ❁ 13 جولائی کو سوئٹزر لینڈ (Switzerland) اور ❁ 14، 15 جولائی کو اٹلی ❁ سیّد محمد ابراہیم عطاری نے 3 تا 17 جولائی 2018ء جرمنی، ہالینڈ، فرانس، ڈنمارک، سویڈن، ناروے، یونان، اسپین، اٹلی اور ترکی ❁ سید محمد لقمان عطاری اور حاجی محمد امین عطاری نے 22 جولائی 2018ء کو ایسٹ افریقہ کے شہروں تنزانیہ، کینیا اور یوگنڈا ❁ حاجی وقار المدینہ عطاری نے 25 جولائی 2018ء کو ساؤتھ افریقہ کے مختلف شہروں پریٹوریا، کیپ ٹاؤن، جوہانسبرگ، ڈربن، وینڈا (Venda)، پولو کوانے (Polokwane)، لیمپوپو (Limpopo) اور پیٹر ماریٹز برگ (Pietermaritzburg) اور موزمبیق (Mozambique) کے شہر بیرا (Beira) ❁ سیّد عارف علی عطاری نے 2 جولائی 2018ء کو کویت (Kuwait) ❁ محمد رفیع العطاری نے 8 جولائی 2018ء کو تھائی لینڈ، ملائیشیا، سری لنکا اور کمبوڈیا (Cambodia) ❁ محمد بلال رضا عطاری ❁ محمد فضیل رضا عطاری ❁ محمد فاروق جیلانی عطاری ❁ مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی ❁ مولانا محمد عقیل عطاری مدنی نے جولائی 2018ء میں نیپال کا مدنی سفر فرمایا۔ اراکینِ شوریٰ نے اپنے مدنی اسفار میں جدول (Schedule) کے مطابق مختلف مقامات پر سنّتوں بھرے اجتماعات، مدنی حلقوں اور ذمہ داران کے مدنی مشوروں میں مدنی پھول عطا فرمائے، مدنی مراکز اور مدارس المدینہ وغیرہ کے دورے (Visit) کئے جبکہ مقامی علما و شخصیات اور دیگر عاشقانِ رسول نے اِن سے ملاقات بھی کی۔ **مسجد کا سنگِ بنیاد** مجلس خدام المساجد کے تحت شیرانی آباد حمیدی کابینہ، ہند میں جامع مسجد فیضان جیلان ومدرسہ فیضانِ جیلان کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ **جامعۃ المدینہ کا افتتاح** 27جولائی 2018ء کو سری لنکا کے شہر کولمبو میں جامعۃ المدینہ (للبنین) کا افتتاح ہوا، اس پُر مسرت موقع پر سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں رکنِ شوریٰ محمد رفیع العطاری نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ **مدنی قافلہ** ❁ 29 جون 2018ء کو سنّتوں کی تربیت کے لئے یوکے چشتی کابینات سے ایک مدنی قافلہ جرمنی روانہ ہوا۔ **ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات** دعوتِ اسلامی کے تحت ہر جمعرات کو دنیا بھر میں مختلف مقامات پر ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات کا سلسلہ ہوتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک میں کم و بیش 752 مقامات پر ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات کا سلسلہ جاری ہے جن میں مبلغینِ دعوتِ اسلامی سنّتوں بھرا بیان فرماتے اور ہزاروں عاشقانِ رسول شرکت کی سعادت پاتے ہیں۔ **مدنی تربیتی اجتماع** ❁ مجلس بیرونِ ملک کے تحت 22 جولائی 2018ء کو سنّتوں بھرے اجتماع کا سلسلہ ہوا جس میں نگرانِ ممالک، کابینات، کابینہ، ڈویژن، علاقہ اور اجتماعی قربانی کے ذمہ داران اسلامی بھائیوں نے شرکت کی، رکنِ شوریٰ مولانا عبدالحبیب عطاری نے بذریعہ انٹرنیٹ لنک (آڈیو/ویڈیو) سنّتوں بھرا بیان فرماتے ہوئے شُرکا کو اجتماعی قربانی سے متعلق مدنی پھولوں سے نوازا۔

شخصیات کی مدنی خبریں

علمائے کرام سے ملاقاتیں مجلسِ رابطہ بالعلما و المشائخ کے ذمہ داران نے پچھلے دنوں جن علمائے کرام سے ملاقاتیں کیں ان میں سے چند کے نام یہ ہیں۔ **پاکستان:** ○ مولانا قاری عبدالرزاق چشتی صاحب (مدرس مدرسہ عربیہ انوارالعلوم حسینیہ تعلیم القرآن، ڈیرہ غازی خان) ○ مولانا زبیر صاحب (ناظم جامعہ رضاءالعلوم، ڈیرہ غازی خان) ○ مولانا قاری مقبول حسین اختر القادری صاحب (مہتمم دارالعلوم شمع الاسلام، زم زم نگر حیدرآباد) ○ مولانا غلام دستگیر نقشبندی صاحب (مہتمم جامعہ الحمرہ للبنات، ضلع منڈی بہاؤالدین) ○ مفتی غلام مرتضیٰ بندیالوی صاحب (مہتمم جامعہ نور مصطفٰے، کوٹ اڈو، ضلع مظفر گڑھ) ○ مولانا محمد سلیمان صاحب (خطیب جامع مسجد شاہ بابا بخاری، سبز پور (ہری پور) ہزارہ) ○ مولانا خلیل احمد سلیمانی صاحب (مدرس مدرسہ فخریہ اسلامیہ، ڈیرہ غازی خان) ○ مولانا سعید احمد سعیدی صاحب (مہتمم جامعہ گلزار مدینہ فیض العلوم، ڈیرہ غازی خان) ○ مولانا قاری خالد محمود نقشبندی (ناظم اعلیٰ مدرسہ ممتازالعلوم، زم زم نگر حیدرآباد) **ہند:** (جامعہ قدیریہ اعجازالعلوم، نانپارہ یوپی کے علمائے کرام) ○ مولانا عبدالرشید قدیری صاحب ○ مولانا رضوان صاحب ○ مولانا سید ظہیر میاں صاحب ○ مولانا ذوالفقار رضوی صاحب ○ مولانا ضیاء الدین صاحب (صدر مدرس جامعہ تیغیہ، ممبئی) ○ مولانا سید محمد رضوان رفاعی صاحب (صدر اعلیٰ دارالعلوم سہارا، ممبئی) ○ مفتی قاضی ابراہیم رتنگری (دارالعلوم فیضان امام احمد رضا) ○ مولانا مجیب اشرف رضوی صاحب (قاضی مہاراشٹر) ○ مفتی منظر حسن اشرفی صاحب (مہتمم دارالعلوم حجازیہ چشتیہ، ممبئی) ○ مولانا شمس الحق نوری صاحب (مدرس مدرسہ وحیدیہ آرہ بہار) ○ مولانا محمد صلاح الدین رضوی صاحب (مدرس مرکزی دارالعلوم عمادیہ پٹنہ بہار) ○ مفتی مطیع الرحمن اشرفی صاحب (مدنی دارالافتاء، احمد آباد) ○ مولانا کمال الدین صاحب (امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ، کلکتہ) ○ مولانا محمد یعقوب صدیقی صاحب (ناظم اعلیٰ دارالعلوم فیض الرحمن گجرات) ○ مفتی محمد اشتیاق القادری صاحب (قاضی دہلی) **نیپال:** ○ مفتی کہف الوری مصباحی صاحب (خطیب جامع مسجد فیض النبی، نیپال گنج، نیپال)

کرغیزستان (Kyrgyzstan) سے علمائے کرام کی عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی آمد کرغیزستان سے 8 علمائے کرام کی عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی آمد ہوئی، ان علمائے کرام نے دعوتِ اسلامی کے دارالافتاء اہلِ سنّت، المدینۃ العلمیہ، جامعۃ المدینہ، دار المدینہ اور مدرسۃ المدینہ سمیت دعوتِ اسلامی کے دیگر شعبہ جات کا دورہ فرمایا اور شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت مولانا عبید رضا عطاری مدنی مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی، نگرانِ شوریٰ حضرت مولانا محمد عمران عطاری، نگرانِ پاک انتظامی کابینہ حاجی ابورجب محمد شاہد عطاری اور دیگر اراکینِ شوریٰ و مفتیانِ کرام سے ملاقات کی۔ ان علمائے کرام نے مدنی چینل کو تأثرات دیتے ہوئے خدماتِ دعوتِ اسلامی کو خوب سراہا۔

شخصیات سے ملاقاتیں مجلس رابطہ کے ذمہ داران نے جن شخصیات سے ملاقاتیں کیں ان میں سے چند کے نام یہ ہیں: ○ چوہدری سلیم احمد میلہ (جنرل ریٹائرڈ گلزارِ طیبہ سرگودھا) ○ میاں مناظر علی رانجھا (سابق صوبائی وزیر گلزارِ طیبہ سرگودھا) ○ برکات احمد گوندل (فنانس آفیسر کوٹ مومن، گلزارِ طیبہ سرگودھا) ○ حافظ عمر فاروق (اسسٹنٹ کمشنر خوشاب) ○ محمد ندیم عباس (ڈپٹی کمشنر خوشاب) ○ محمد حسنین حیدر (ڈی پی او خوشاب) ○ محمد عثمان وڑائچ (ڈی ایس پی خوشاب) ○ ملک عبدالطیف طاہر اعوان (ڈی ایس پی مٹھہ ٹوانہ) ○ محمد عمران خان (ڈی ایس پی نورپور تھل) ○ ملک محمد

جواب دیجئے!

محرم الحرام ۱۴۴۰ھ

سوال 01: پیارے نبی صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کس صحابی کی آزادی کیلئے 300 درخت لگائے؟

سوال 02: صاحبِ سِرِّ رسول اللہ کس صحابی کا لقب ہے؟

☆ جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی پچھلی جانب لکھئے۔ ☆ کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک (Post) نیچے دیئے گئے پتے (Address) پر روانہ کیجئے۔ ☆ یا مکمل صفحے کی صاف تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس ایپ (Whatsapp) کیجئے۔ +923012619734 جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی 400 روپے کے تین "مدنی چیک" پیش کئے جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (مدنی چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کر سکتے ہیں۔)

پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

(ان سوالات کے جواب ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے اسی شمارے میں موجود ہیں)

ظفر اعوان (ڈی ایس پی لیگل خوشاب) ○ زبیر احمد وریشک (ڈی پی او گلزارِ طیبہ سرگودھا) ○ وقاص اسلم مارتھ (اسسٹنٹ کمشنر گلزارِ طیبہ سرگودھا) ○ مہر اختر عباس وینس (ڈی ایس پی گلزارِ طیبہ سرگودھا) ○ آصف بہادر خان (ڈی ایس پی جلوال) ○ سعید اللہ خان روکھڑی (ڈی ایس پی سٹی گلزارِ طیبہ سرگودھا) ○ محمد امتیاز احمد شاہد (اسسٹنٹ کمشنر قائد آباد) ○ مسعود منیر (CPO، ملتان) ○ امیر تیمور (SP INV، ملتان) ○ محمد طالب ڈوگر (ڈائریکٹر جنرل PTA اسلام آباد) ○ نقیب ارشد (سیکشن آفیسر اسلام آباد) ○ خورشید خان (ڈپٹی سیکرٹری اسلام آباد) ○ سید آصف علی (اے سی سٹی وہاڑی) ○ شبیر احمد (ڈی ایس پی سوہاوہ) ○ عثمان اعجاز باجوہ (ڈی پی او لودھراں) ○ سید فیصل شاہ (ڈی ایس پی جہلم)۔ ان شخصیات کو مکتبۃ المدینہ کی چھپی ہوئی کُتُب اور ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے شمارے تحفے میں پیش کئے گئے۔

سابق سینیٹر کے انتقال پر تعزیت سانحہ مستونگ (بلوچستان) میں انتقال کرنے والے سابق سینیٹر نوابزادہ میر سراج خان رئیسانی کے لئے ان کی رہائش گاہ سارا وان ہاؤس میں دعوتِ اسلامی کی مجلسِ رابطہ بلوچستان کے تحت فاتحہ خوانی اور ایصالِ ثواب کا سلسلہ ہوا، ذمہ داران اسلامی بھائیوں نے مرحوم کے بھائی سابق سینیٹر نوابزادہ میر لشکری خان رئیسانی اور بیٹے نوابزادہ جمال خان رئیسانی سے ملاقات کرکے تعزیت کی اور سانحہ مستونگ کے مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی۔

شخصیات کا مدنی قافلوں میں سفر ○ مرکز الاولیاء لاہور سے کشمیر سفر کرنے والے شخصیات کے مدنی قافلے میں وزیرِ اعظم کشمیر کے پروٹوکول آفیسر خواجہ محمد عارف میر، اسپیشل سیکرٹری ٹو پی ایم، ایڈیشنل سیکرٹری، ہوم سیکرٹری، اے آئی جی ریٹائرڈ ملک محمود کی آمد ہوئی، اور انہوں نے فرض علوم کے مدنی حلقے میں شرکت کی سعادت پائی۔ ○ مجلس فیضانِ مرشد کے تحت 13، 14، 15 جولائی 2018ء کو شخصیات نے مدنی قافلے میں سفر کیا جس میں رکنِ شوریٰ حاجی وقار المدینہ عطاری نے بھی وقت عطا فرمایا۔ علاوہ ازیں رکنِ شوریٰ کا محمدی کابینات میں اعلیٰ سطح کی شخصیات سے ملاقاتوں، جامعۃ المدینہ کوٹلی اور جامعۃ المدینہ نکیال کشمیر میں حاضری کا جدول رہا۔

اسلامی بہنوں کی مدنی خبریں

مدنی کورسز ○ 21 شوال المکرم 1439ھ سے زَم زَم نگر حیدرآباد، مدینۃ الاولیاء ملتان، سردار آباد فیصل آباد، گلزارِ طیبہ سرگودھا اور گجرات میں قائم اسلامی بہنوں کی مدنی تربیت گاہوں میں 12 دن کے "اصلاحِ اعمال کورس" کا آغاز ہوا جس میں شریک اسلامی بہنوں کو بالخصوص مدنی انعامات کی عملی مشق کروائی گئی۔ ○ اسی دن باب المدینہ کراچی میں 12 دن کا "خصوصی اسلامی بہن کورس" شروع ہوا جس میں خصوصی (یعنی گونگی، بہری اور نابینا) اسلامی بہنوں میں مدنی کام کرنے کے طریقے سکھائے گئے۔ ان مدنی کورسز میں 226 اسلامی بہنوں نے شرکت کی سعادت پائی۔

مجلس تجہیز وتکفین کے مدنی کام اسلامی بہنوں کو غسلِ میت کا طریقہ کار سکھانے کے لئے گزشتہ دنوں کئی تربیتی اجتماعات کا انعقاد کیا گیا جن میں 1552 اسلامی بہنوں نے شرکت کی ○ 371 مقامات پر اجتماعاتِ ذکر و نعت برائے ایصالِ ثواب کی ترکیب بنی ○ 455 کُتُب اور 9057 رسائل تقسیم کئے گئے ○ 1583 اسلامی بہنوں نے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی جبکہ ○ 1978 اسلامی بہنوں نے مدرسۃ المدینہ برائے بالغات میں داخلہ لیا۔

جواب یہاں لکھئے

محرم الحرام ۱۴۴۰ھ

جواب (1): --

جواب (2): --

نام: ---------------- ولد: ----------------

مکمل پتہ: --

فون نمبر: --

نوٹ: ایک سے زائد درست جوابات موصول ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی ہوگی۔ اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

اسلامی بہنوں کی بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

قبولِ اسلام کی مدنی بہار

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جولائی 2018ء میں ایک اسلامی بہن کی انفرادی کوشش کی برکت سے امریکی ریاست پلانو (Plano) میں ایک غیر مسلم خاتون نے اسلام قبول کیا۔

حج تربیتی اجتماعات مجلس حج و عمرہ کے تحت اس سال 1439ھ میں حج پر جانے والی خوش نصیب اسلامی بہنوں کی مدنی تربیت کے لئے ● مکی ممالک: اسکاٹ لینڈ (Scotland)، یوکے (UK) کے شہروں لندن، لیسٹر (Leicester)، ڈربی (Derby) اور برمنگھم (Birmingham) میں 16 ● عطاری ممالک: اٹلی، ناروے، اسپین اور ڈنمارک میں 7 ● بلالی ممالک: کینیا اور تنزانیہ میں 3 ● مالکی ممالک: عمان، کویت، اور بحرین میں 6 ● بغدادی ممالک: ماریشس میں 2 ● حنبلی ممالک: نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا میں 2 ● شافعی ممالک: سری لنکا میں 2 ● قادری ممالک: امریکا کے شہروں نیو یارک، شکاگو (Chicago)، ہیوسٹن (Houston)، ڈیلاس (Dallas)، میامی (Miami)، سیکرامنٹو (Sacramento)، یوباسٹی (Yuba city) اور کینیڈا (Canada) میں 11 ● رضوی ممالک: نیپال (نیپال گنج، پوکھرا، سرکھیت) میں 6، ہند کے شہروں حیدرآباد، کلکتہ، کانپور، جھانسی، دہلی، بروہی، اناوہ، ممبئی، ناسک، مالے گاؤں اور پونا میں کم و بیش 57 مقامات پر سنتوں بھرے حج اجتماعات کا انعقاد کیا گیا جن میں شریک اسلامی بہنوں کو حج کے ضروری مسائل، آدابِ حاضریِ مدینہ اور دیگر احکامات سکھائے گئے۔ **مدنی انعامات ذمہ دار اسلامی بہن کا بیرونِ ملک سفر** سنتوں کی خدمت کے عظیم جذبے کے تحت رکن عالمی مجلس مشاورت (اسلامی بہنیں) و مدنی انعامات ذمہ دار اسلامی بہن نے 7، 8 جولائی 2018ء کو ڈنمارک کا سفر کیا[1] جہاں 7 گھنٹے کے "مدنی انعامات کورس"، شخصیات مدنی حلقے اور دیگر مدنی کاموں میں شرکت کی۔ انہوں نے اسلامی بہنوں کو مدنی انعامات کے مطابق زندگی گزارنے، قراٰنِ کریم کو درست تجوید کے ساتھ پڑھنے کے لئے مدرسۃ المدینہ بالغات و آن لائن میں داخلہ لینے اور دیگر مدنی کاموں میں شرکت کی ترغیب دلائی۔ **مدنی ممالک ذمہ دار اسلامی بہن کا بیرونِ ممالک سفر** رکن عالمی مجلس مشاورت (اسلامی بہنیں) و مدنی ممالک ذمہ دار اسلامی بہن نے 9 جون تا 7 جولائی 2018ء خلیجی ممالک اور عرب شریف میں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے سلسلے میں سفر کیا۔ جہاں مختلف سنتوں بھرے اجتماعات، مدنی کورسز اور ذمہ دار اسلامی بہنوں کے مدنی مشورے میں شرکت کی ترکیب ہوئی۔ **عالمی سطح پر شعبہ تعلیم کے مدنی کاموں کی جھلکیاں** جون 2018ء میں شعبۂ تعلیم کے تحت ● تعلیمی اداروں سے وابستہ 927 خواتین شخصیات نے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی ● 639 شخصیات کو مدنی رسائل تحفے میں دیئے گئے ● 9 شخصیات نے جامعات المدینہ للبنات اور دار المدینہ للبنات کے دورے کئے اور ● 126 تعلیمی اداروں میں درس اجتماعات ہوئے۔ **تجہیز و تکفین اجتماعات** مجلس تجہیز و تکفین کے تحت گزشتہ دنوں ہند میں ● کانپور (یوپی) ● بمبئی ● مالے گاؤں ● دھانوں مہاراشٹر ● موریشس میں ● گرینڈ پورٹ (Grand Port) ● یوکے میں ● لندن (London) ● بولٹن (Bolton) ● ایلفورڈ (Ilford) ● اسٹریٹ فورڈ (Stratford)

---

(1) دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لئے اسلامی بہنیں اپنے محارم یا اپنے بچوں کے ابو کے ساتھ سفر کرتی ہیں۔

مدرسۃ المدینہ اسکاٹ لینڈ (Scotland) ● شیفیلڈ (Sheffield) ● برٹن (burton) ● سٹیفورڈشائر (Staffordshire) ● ڈربی (Derby) ● لیسٹر شائر (Leicestershire) میں تجہیز و تکفین اجتماعات ہوئے جن میں تقریباً 2000 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔

مدنی کورسز

● دعوتِ اسلامی کی ذمہ دار اسلامی بہنوں کی مدنی تربیت کے لئے 3 دن کا رہائشی کورس کانپور اور دہلی ہند میں ہوا۔ ● جون 2018ء میں عرب شریف کے شہر جدہ میں ● 12 تا 14 جولائی 2018 مسقط عمان میں اور ● جولائی میں بنگلہ دیش کے شہر سلہٹ میں تین دن کے "مدنی کام کورس" کی ترکیب رہی جن میں 300 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ ان کورسز کی برکت سے 42 اسلامی بہنوں نے شرعی پردہ کرنے کی نیت کی۔ ● شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ اسلامی بہنوں کے 63 مدنی انعامات کو اپنی زندگی میں عملی طور پر نافذ کرنے کے لئے جون اور جولائی 2018ء میں ہند کے ان مقامات پر 3 گھنٹے کے "مدنی انعامات کورس" ہوئے: ● ممبئی (Mumbai) ● گودھرا پنچ محل (Godhra Panchmahal) ● موڈاسا (Modasa) ● مانگرول جوناگڑھ (Mangrol Junagadh) ● جامنگر (Jamnagar) ● بسمتھ مہاراشٹرا (Basmath Maharashtra) ● مہسانہ (Mehsana) ● ہمت نگر (Himmatnagar) ● کوٹہ راجستھان (Kota Rajasthan) ● بیدر (Bidar Karnataka) ● میسور (Mysore) ● ادے پور (Udaipur) ● کاروار (Karwar) ● کنگیری (Kengeri) ● پرتاپ گڑھ (Pratapgarh) وغیرہ۔ ان مدنی کورسز میں کم و بیش 542 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔

مدنی رسائل کے مطالعہ کی دھوم دھام

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے گزشتہ ماہ ان مَدَنی رسائل کے پڑھنے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: (1) یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی رسالہ "نمازِ جنازہ کا طریقہ (حنفی)" کے 19 صفحات پڑھ یا سن لے اس کو سبز سبز گنبد کے سائے میں جلوۂ مصطفٰے میں بصورتِ شہادت موت آئے، مدینے میں دھوم سے جنازہ نکلے اور جنّتُ البقیع میں مدفن نصیب ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 1 لاکھ 81 ہزار 338 اسلامی بھائیوں جبکہ تقریباً 1 لاکھ 15 ہزار 141 اسلامی بہنوں نے یہ رسالہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ (2) یاالٰہی! جو کوئی رسالہ "گناہوں کے عذابات" کے 85 صفحات پڑھ یا سن لے اسے نزع و قبر و حشر و جہنّم کے عذابات سے بچا۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 1 لاکھ 47 ہزار 503 اسلامی بھائیوں اور تقریباً 1 لاکھ 20 ہزار 454 اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا۔ (3) اے ربِّ کعبہ! جو کوئی رسالہ "تجدیدِ ایمان و تجدیدِ نکاح کا آسان طریقہ" کے 25 صفحات پڑھ یا سن لے اسے بارش میں جھوم جھوم کر طوافِ خانۂ کعبہ کی سعادت عنایت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 1 لاکھ 99 ہزار 845 اسلامی بھائیوں اور تقریباً 1 لاکھ 30 ہزار 375 اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا۔ (4) یاربَّ الصّحابیات! جو کوئی رسالہ "صحابیات اور دین کی خاطر قربانیاں" کے 52 صفحات پڑھ یا سن لے اس کو دین کی خاطر قربانیاں دینے کا جذبہ عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 2 لاکھ 6 ہزار 879 اسلامی بھائیوں اور تقریباً 1 لاکھ 31 ہزار 399 اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا۔

دورانِ پروازِ سوئے مدینہ کی تحریر

اللہ

بھاگا ہوا مجرم اپنے مولیٰ کی
بارگاہ میں حاضری کیلئے چل پڑا
ہے۔
جو ہیبت سے رُکے مجرم
تو رحمت نے کہا بڑھ کر
چلے آؤ! چلے آؤ! یہ گھر
رحمٰن کا گھر ہے
(دورانِ پرواز ... سوئے مدینہ ... کی تحریر

25 سال قبل 1993 مدرستہ المدینہ ڈرگ کالونی نمبر 4

25 سال بعد 2018 مدرستہ المدینہ ڈرگ کالونی نمبر 4
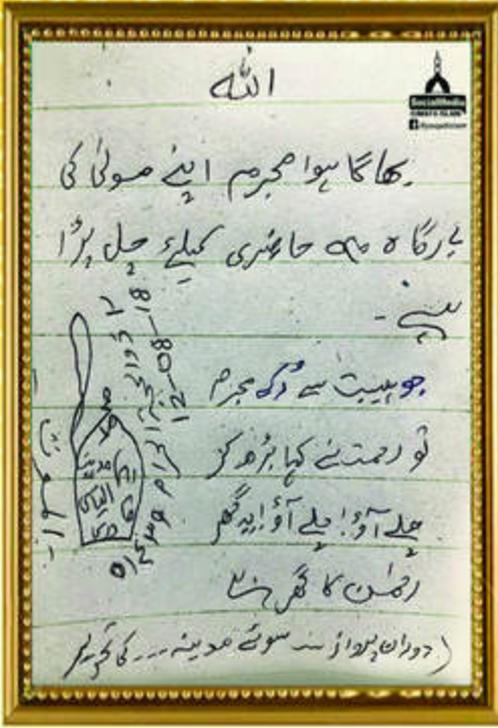
اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! یکم اگست 2018ء بروز بدھ ڈرگ کالونی نمبر 4 میں واقع دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ کو قراٰنِ پاک کی تعلیم عام کرتے ہوئے 25 سال مکمل ہوگئے۔ ان 25 سالوں میں تقریباً 1272 طلبہ نے ناظرہ اور 441 طلبہ نے حفظِ قراٰن کی سعادت پائی جبکہ اسی مدرسۃ المدینہ کے 8 طلبۂ کرام نے اس سال درسِ نظامی (عالم کورس) مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اللہ پاک اس میں پڑھنے پڑھانے اور اس کے ساتھ تعاون کرنے والے تمام عاشقانِ رسول کو دنیا و آخرت کی بے شمار برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

”درخت لگائیے، ثواب کمائیے“

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه

شجر کاری یعنی درخت لگانے کے بارے میں 2 فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم: (1) جو مسلمان درخت لگائے یا فصل بوئے پھر اُس میں سے جو پرندہ، انسان یا چوپایہ کھائے تو وہ اُس کی طرف سے صدقہ ہو گا۔ (مسلم، ص646، حدیث:3974) (2) جس نے کوئی درخت لگایا اور اُس کی حفاظت اور دیکھ بھال پر صبر کیا یہاں تک کہ وہ پھل دینے لگا تو اُس میں سے کھایا جانے والا ہر پھل اللہ پاک کے نزدیک اُس شخص کے لئے صدقہ ہے۔ (مسند احمد، 5/575، حدیث:16586)

شجر کاری کے حوالے سے مَدَنی پھول

- رسولوں کے سردار، حبیبِ پروردگار صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے حضرتِ سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی آزادی کے لئے ایک باغ میں 300 پودے اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے لگائے۔ (مسند احمد، 9/185، حدیث:23798 ماخوذاً) یوں مَدَنی آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم سے درخت لگانا ثابت ہے
- پودے اور درخت اللہ پاک کی عظیم نعمت اور بڑی عمدہ چیز ہیں، کیونکہ یہ سبزہ ہیں اور سبزہ سے نگاہ تیز ہوتی ہے
- یہ ہمیں آکسیجن فراہم کرتے ہیں جو ہماری زندگی کے لئے بے حد ضروری ہے
- یہ قحط سالی میں اپنے اندر سے نمی خارج کرتے اور بادل بنانے میں مدد دیتے ہیں
- گلوبل وارمنگ (Global Warming) یعنی عالمی ماحول کے درجۂ حرارت میں خطرناک حد تک ہونے والے اِضافے کو کم کرنے میں ان کا اَہم کردار ہوتا ہے
- اس کے علاوہ درخت اور پودے فضائی آلودگی میں کمی لاتے
- ماحول کو ٹھنڈا اور خوشگوار بناتے
- لینڈ سلائیڈنگ کے خطرات کو کم کرتے
- زمین کو زرخیز رکھتے
- تناؤ اور ڈپریشن کو کم کر کے ذِہنی اور جسمانی صحّت فراہم کرتے نیز
- درخت اور پودے ہمیں لکڑی
- کاغذ
- پھل اور
- دیگر غذاؤں کے ساتھ ساتھ
- آلۂ ادائے سنّت ”مسواک“ بھی فراہم کرتے ہیں
- درختوں کے بے شمار فوائد کے پیشِ نظر **”دعوتِ اسلامی“** اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پورے پاکستان میں ”1 ارب پودے“ لگانے کا ذِہن رکھتی ہے
- فی اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کم از کم 12، 12 پودے لگانے کا ہَدَف ہے
- بیان کردہ فوائد کو ذِہن میں رکھتے ہوئے ادائے مصطفےٰ کی پیروی اور عام مسلمانوں کی بھلائی کے پیشِ نظر بُزرگانِ دین اور اپنے عزیزوں کے ایصالِ ثواب نیز پیارے پیارے پاک وطن کو سرسبز و شاداب کرنے کی نیّت سے **شجر کاری** کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ ثواب کا انبار لگ جائے گا۔

دُعائے عطّار **یااللہ! پیارے حبیب** صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم **کا واسِطہ، سلمان فارسی** رضی اللہ تعالٰی عنہ **کے اُس مُبارک باغ کا واسِطہ جس میں میرے آقا** صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم **نے درخت لگائے، جو کوئی کم از کم 12 پودے لگائے یا کسی کو لگانے کے لئے تیار کرلے اس کو اس وقت تک موت نہ دے جب تک خواب میں تیرے پیارے محبوب** صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم **کا دیدار نہ کرلے۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم

مزید معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ ”درخت لگائیے، ثواب کمائیے“ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:6)) پڑھئے۔

ہم شجرکاری بڑھاتے جائیں گے	اور ثوابِ آخرت کو پائیں گے
سبز پودے چار سُو لگوائیں گے	خوب اپنے مُلک کو چمکائیں گے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی تقریباً دُنیا بھر میں 104 سے زائد شعبہ جات میں دینِ اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔